تخریج شدہ

صحیح مسلم 6

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ



الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵



قرآن لرننگ اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن

حافظ بابا نگر، حیدرآباد، دکن۔

www.qlrf.net

QLRF Islamic Library

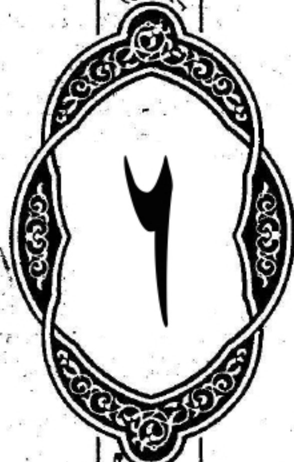
گلشن اقبال کالونی، حیدراباد، دکن۔

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ؒ

٢٠٤ھ - ٢٦١ھ



ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ



ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

Vol. 1-1



فہرست

www.qlrf.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کا بیان

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ.

باب: نبی ﷺ کے نسب مبارک کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنے کا بیان۔

(٥٩٣٨) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ؓ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَعِيلَ ؑ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)).

واثلہ بن اسقع ؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ''اللہ جل جلالہ نے اسماعیل ؑ کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا' اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔''

[ترمذی: ٣٦٠٥، ٣٦٠٨]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو (برابر) نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں۔ البتہ مُطّلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(٥٩٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)).

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔

(٥٩٤٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلی میری قبر پھٹے گی

مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)). [ابو داود: ٤٦٧٣]

اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔"

فائدہ: اگرچہ آپ ﷺ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ ﷺ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا۔ اور سرداری آپ ﷺ کی بخوبی کھل جائے گی، اور یہ کلمہ آپ ﷺ نے فخر کی وجہ سے نہیں فرمایا، جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [۹۳/ الضحیٰ: ۱۱] دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں، اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے۔ "پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو۔" اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، بعد اس کے آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے، چوتھے یہ کہ اس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو، پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفضیل نہیں ہے، بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابٌ فِيْ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ .

باب: نبی ﷺ کے معجزوں کا بیان۔

(٥٩٤١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّأُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ. [بخاري: ٢٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹب لایا گیا پھیلا ہوا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ (٦٠) سے اسی (٨٠) آدمی تک نے وضو کیا ہوگا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔



(٥٩٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تِلْكَ الْاِنَاءِ يَدَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ: فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنَ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ.

[بخاري: ١٦٩، ٣٥٧٣؛ ترمذي: ٣٦٣١؛ نسائي: ٧٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا، پانی نہ ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا اس میں سے وضو کرنے کا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔



(٥٩٤٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ۔ قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهْ۔ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب زوراء میں تھے، اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام

أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا يَااَبَاحَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوْا زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحمزہ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تین سو آدمیوں کے تھے۔ (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

(٥٩٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِيَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ قَدْرَمَا يُوَارِيْ اَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَحَدِيْثِ هِشَامٍ. [بخاري:٣٥٧٢]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ زوراء میں تھے، آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَازَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِيْهَا؟)) فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَازَالَ قَائِمًا.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام مالک رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر، پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک رضی اللہ عنہا اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک رضی اللہ عنہا نے (حرص کر کے) اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔“

(٥٩٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگتا تھا، آپ ﷺ نے اس کو آدھا وسق جو دیے، (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اس کو نہ ماپتے تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے، اور وہ ایسا ہی رہتا۔“ (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٤٧) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی۔ آپ ﷺ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی، اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، ایک دن آپ ﷺ نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے، پھر نکلے اس کے بعد تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، بعد اس کے فرمایا: ”تم کل اللہ چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جائے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو

((اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَآءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ)) فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَآءٍ قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا)) قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ قَالَ: وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَآءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ: غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُوْ عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ۔ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: ((يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَاهٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا)). [راجع:١٦٣١]

اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں۔" معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم اس چشمے پر پہنچے، ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے، اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتے کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا: "تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا" انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ ﷺ نے ان کو سنایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: "اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا۔" (یہ بھی آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا، اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔



(٥٩٤٨) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْرُصُوْهَا)) فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ: ((اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)). فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ

ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے، جو ایک عورت کا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے۔" ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے کہا: "تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں، اگر اللہ چاہے۔" پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج کی رات زور کی آندھی چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے۔" پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا، اس کو ہوا اڑا لے گئی، اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سفید خچر تحفہ لایا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب لکھا اور ایک

اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِیَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَآ اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی [عَبْدِ] النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا اٰخِرًا فَقَالَ ((اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ)). [راجع: ٣٣٧١]

چادر تحفہ بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آپ ﷺ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا، کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا: پورا دس وسق نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے، اور جس کا جی چاہے ٹھہر جائے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے۔'' (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں، (کیوں کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔'' پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا، یہ سن کر سعد نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔''



(٥٩٤٩) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِیْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٣٣٧١]

عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے (اس روایت میں) آپ ﷺ کے اس فرمان تک ہے کہ ''انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے۔'' اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ والے واقعہ کا ذکر نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایلہ والوں کے لیے ان کا ملک لکھ دیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا۔

فائدہ: اس حدیث میں کئی معجزے ہیں۔ آپ ﷺ کے ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا، دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے، تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

بَابُ تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِصْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ النَّاسِ.

باب: آپ ﷺ کا ذاتِ باری پر توکل اور اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے بچانے کا بیان۔

(٥٩٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ وَادٍ كَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَیْفَهٗ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْوَادِیْ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا اَتَانِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّیْفَ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِیْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّیْفُ صَلْتًا فِیْ یَدِهٖ فَقَالَ لِیْ: مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّانِیَةِ: مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ قَالَ: فَشَامَ السَّیْفَ فَمَا هُوَ ذَا جَالِسٌ)) ثُمَّ لَمْ یَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جہاد کو گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف۔ ہم نے آپ ﷺ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آپ ﷺ ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص میرے پاس آیا، میں سو رہا تھا، اس نے تلوار اتار لی، میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آ گئی۔ وہ بولا: اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا: ”اللہ تعالیٰ“ پھر دوسری بار اس نے یہی کہا، میں نے کہا ”اللہ“ یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔



فائدہ: سبحان اللہ توکل، بہادری، استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے، یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں، پر امتحان کے وقت سٹی گم ہو جاتی ہے، میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعض نے زہر کھا لیا اور جان دی، لا حول و لا قوة، یہ حدیث بھی آپ ﷺ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے۔

(٥٩٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِیُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ یَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ وَّمَعْمَرٍ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ ﷺ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے۔ ایک روز دوپہر کے وقت۔ پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔



(٥٩٥٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ یَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ یَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع میں پہنچے۔ زہری کی حدیث کے مانند نقل کیا اور اس میں آپ ﷺ کے تعرض نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔



بَابُ بَیَانِ مَثَلِ مَابُعِثَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے

مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ.

ہیں اس کی مثال کا بیان۔

(۵۹۵۳) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ)). [بخاری:۷۹]



ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مثال اس کی جو اللہ نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم، ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر، اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا، اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا، اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا، اس نے اس پانی کو سمیٹ رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے، لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا چرایا (بخاری کی روایت میں زَرَعُوْا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے، نہ گھاس اگائے، (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا۔) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز سے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو قبول نہ کیا جس کو میں دے کر بھیجا گیا۔''

فائدہ: یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں، اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں۔

قسم اول: جو پانی سے زندہ ہوتی ہے، گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے، لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، آپ بھی عمل کیا، لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

دوسری قسم: وہ جو خود نہیں اگاتی، لیکن پانی روک رکھتی ہے، اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، لیکن اس کو اتنا فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے، خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

تیسری قسم: چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے، یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہو، نہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ شَفَقَتِهٖ ﷺ عَلٰی اُمَّتِهٖ وَمُبَالَغَتِهٖ فِیْ تَحْذِيْرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ.

باب: آپ ﷺ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اور نقصان دہ چیزوں سے ڈرانے کا بیان۔

(۵۹۵٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ: يَا قَوْمِ! اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں واضح ڈرانے والا ہوں، سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے، اور آرام سے چلے گئے، اور

فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ)) . [بخاري:٦٤٨٢ ، ٧٢٨٣]

بعض نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی جگہ رہے، اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا، ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا، اور جھٹلایا سچے دین کو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا، اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(٥٩٥٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَآبُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ)) . [ترمذي:٢٨٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے، جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھادھند اس میں گرپڑتے ہو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں، اور حضور ﷺ کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں، جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے، پر افسوس کہ نادان حرص نہیں رکتے۔

(٥٩٥٦) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ابوالزناد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(٥٩٥٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَآبُّ الَّتِيْ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے، اور وہ شخص ان کو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رکے اس میں گرنے لگے، میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں، اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ، اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٥٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، اور ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ ان کو روکنے لگا، اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں، انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهٖ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.

باب: آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان میں۔

(٥٩٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاۗءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ يَقُوْلُوْنَ: مَارَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت۔ لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے: ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں۔“ (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہو گا)۔



(٥٩٦٠) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاۗءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَّا وَضَعْتَ هٰهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کی زیبائش کی، آرائش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے، مکان والے سے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اینٹ میں ہوں۔“



(٥٩٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاۗءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ)) قَالَ: ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے۔ اور ان کی زیبائش کی، آرائش کی اور مکمل کیا۔ مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب لوگ اس کے گرد گھومنے لگے۔ ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ مکان والے سے کہنے لگے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی تو تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں یہ ہے کہ ”میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیا ہوں۔“

(٥٩٦٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور پہلے نبیوں کی مثال۔“ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٩٦٣) عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاۗءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا

جابر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور، دوسرے پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا

فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِم اَجْمَعِيْنَ)).

[بخاری:٣٥٣٤؛ ترمذی:٢٨٦٤]

اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اینٹ کی جگہ ہو میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٤) عَنْ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: بَدَلَ۔ اَتَمَّهَا۔ اَحْسَنَهَا.

سلیم سے انہی اسناد کے ساتھ اس کی مثل روایت ہے اور اس میں پو کی بجائے آرائش دیا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا.

باب: اس بات کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ امت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کی ہلاکت پہلے نبی کو بلا لیتا ہے۔

(٥٩٦٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اور جب کسی امت کی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس کے نبی کے سامنے اور نبی ا تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

باب: حوض کوثر کا بیان۔

(٥٩٦٦) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاری:٦٥٨٩]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔'' (یعنی آگے تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا، اور تمہارے پلانے کا سامان در کروں گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں، اور ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے' یہاں تک کہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٩٦٧) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٩٦٦]

جندب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٨) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَهْلًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ)) قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ: فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ.

پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں، پھر وہ روک دیئے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔

[بخاری: ۷۰۵۰، ۷۰۵۱]

○ ○ ○ ○

(۵۹۶۹) قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ: ((اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ)).

میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے، جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو۔ دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔"

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا، اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور بعض نے کہا: اس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی، یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا، بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۹۷۰) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ)).

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ یعقوب نے حدیث بیان کی۔

(۵۹۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَّمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَاُ بَعْدَهُ اَبَدًا)). [بخاری: ۶۵۷۹، ۶۵۹۳، ۷۰۴۸]

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (یعنی طول اور عرض یکساں ہے) اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے، اس پر جو آبخورے رکھے ہیں، ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

(۵۹۷۲) قَالَ: وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ: اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ

عبداللہ نے کہا: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر رہوں گا، دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں، اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں، جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کیے، اللہ کی قسم تمہارے بعد ذرا

مَابَرِحُوْا بَعْدَكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ)).
قَالَ: فَكَانَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا.

نہ ٹھہرے، ایڑیوں پر لوٹ گئے۔'' (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں، جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے الگ ہو گئے، اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت ﷺ کی وصیت پر عمل نہ کیا، اور حضرت ﷺ کے اہل بیت کو ستایا، اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے: یا اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: [يَقُوْلُ] وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ اَصْحَابِهٖ: ((اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِيْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ: اَيْ رَبِّ! مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَاعَمِلُوْا بَعْدَكَ مَازَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے: ''میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں اللہ کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے رب یہ میرے لوگ ہیں، اور میری امت کے لوگ ہیں، پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے''۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا، یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں، اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

(٥٩٧٤) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِّنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِيْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِيْ عَنِّيْ قَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَآءَ فَقُلْتُ: اِنِّيْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَايَأْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّيْ كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ: فِيْمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا تھا، ایک دن لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے لوگو!'' یہ سن کر میں نے لڑکی سے کہا: سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی: آپ ﷺ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آئے پھر ہٹایا جائے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں؟ جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں) میں کہوں گا: تو دور ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَهِيَ تَمْتَشِطُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِهَا: كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کی آواز کو منبر پر، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں، انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا: بس کر۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِيَ الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا)). [بخاري: ١٣٤٤، ٣٥٩٦، ٤٠٤٢، ٤٠٨٥، ٦٤٢٦، ٦٥٩٠؛ ابو داود: ٣٢٢٣، ٣٢٢٤؛ نسائي: ١٩٥٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، اور گواہ ہوں گا اور قسم اللہ کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں، اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں یا زمین کی کنجیاں اور اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو، مسلمانوں نے حضرت ﷺ کے چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی، معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے لڑے، اور یزید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے۔ کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے۔ آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

[1] خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔

(٥٩٧٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو، پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے۔“

فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)).

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع:٥٩٧٦]

عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آخری بار میرا دیکھنا تھا آپ ﷺ کو منبر پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ: يَارَبِّ! أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)). [بخاري:٦٥٧٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا، پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے، انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد“۔

(٥٩٧٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي)). [راجع:٥٩٧٨]

اعمش نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں اُصَیْحَابِي اُصَیْحَابِي کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ: سَمِعْتُ أَبَاوَائِلٍ. [بخاري:٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں عَنْ مُغِيرَةَ کی جگہ سَمِعْتُ أَبَاوَائِلٍ کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٨١) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ. [بخاري: ٦٥٧٥]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش اور مغیرہ دو کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥٩٨٢) عَنْ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: ((الْأَوَانِي)) قَالَ: لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: ((تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ)). [بخاري:٦٥٩١]

حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ۔“ (ایک مہینہ کی مسافت) مستورد نے کہا: تم نے آپ ﷺ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا، حارثہ نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ”تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔“

(٥٩٨٣) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَ ذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ. [راجع:٥٩٨٢]

حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اسی طرح اپنے حوض کے بارے میں بیان فرماتے تھے۔ اور پھر حوض کی روایت مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی اور اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ)). [ابوداود:٤٧٤٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے“۔

٥٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ؛: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ رُحَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى ((حَوْضِيْ)). [بخاری:٦٥٧٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا۔(جس کا فاصلہ) جرباء اور اذرح کے فاصلہ جتنا ہوگا۔“ اور ابن مثنی کی روایت میں ((حَوْضِيْ)) ”میرے حوض“ کے الفاظ ہیں۔

٥٩٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ;ادَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَرْيَتَيْنِ لشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِيْ حَدِيْثِ ِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: دو گاؤں ہیں شام میں، ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔



٥٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔

٥٩٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ;: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ ذْرُحَ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح، اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو وہاں آئے گا اور اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“

٥٩٨٥) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ لّٰهِ ﷺ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ سَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا! فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ لْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ)). [ترمذی:٢٤٤٥]

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے) اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پیئے پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے، جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے۔ (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے“۔

(٥٩٩٠) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ: ((مِنْ مُقَامِيْ اِلٰى عَمَّانَ)). وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ: ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لیے میں اپنی لکڑی سے ماروں گا۔ یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا“۔ (اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی، انہوں نے دنیا میں حضرت محمد ﷺ کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا۔ پس حضور ﷺ بھی آخرت میں ان کی

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ)).

مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے) پھر پوچھا گیا آپ ﷺ سے اس کا حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے یہاں سے عمان۔'' پھر پوچھا گیا: اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے، ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا''۔



(٥٩٩١) عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ)).

قتادہ نے ہشام سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر ہوں گا۔



(٥٩٩٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ عَوَانَةَ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهٗ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ: انْظُرْلِيْ فِيْهِ فَنَظَرَلِيْ فِيْهِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ.

ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے حدیث حوض بیان کرتے ہیں۔ (محمد بن بشار کہتے ہیں) کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تو نے یہ حدیث ابوعوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے: (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا! وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کر دی۔

(٥٩٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں اجنبی اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔''

(٥٩٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [بخاری:٢٣٦٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی۔

(٥٩٩٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَآءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [بخاری:٦٥٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن تعداد میں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔''



(٥٩٩٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوْا اِلَيَّ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَلَاَقُوْلَنَّ: اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَلَيُقَالَنَّ لِيْ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں ان کو دیکھ لوں گا، اور وہ میرے سامنے کر دیئے جائیں گے تو اٹکائے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا، تم نہیں جانتے' جو

[بخاری:٦٥٨٢]

انہوں نے کل کھلایا تمہارے بعد"۔

(٥٩٩٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ: ((اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٩٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے"۔

(٥٩٩٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا: اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَعَمَّانَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِيْ)). [ابن ماجه:٤٣٠٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ یوں کہا: جتنا مدینہ اور صنعاء ہے یا مدینہ اور عمان میں ہے۔ اور ابوعوانہ کی روایت میں لابتی حوضی کے الفاظ ہیں۔

(٦٠٠٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [ابن ماجه:٤٣٠٥]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِثْلَهٗ وَزَادَ: ((اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)).

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ زائد ہے کہ "وہ آسمان کے تاروں سے بھی زیادہ ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَا اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَاَيْلَةَ كَاَنَّ الْاَبَارِيْقَ فِيْهِ النُّجُوْمُ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر، اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٣) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ مَعَ غُلَامِيْ نَافِعٍ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)).

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔"

[راجع:٤٧١١]

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٧) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ: ((مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). [بخاری: ٢٦٢٧، ٦٨٤٧، ٢٨٦٢، ٦٢١٢؛ ترمذی: ١٦٨٥، ١٦٨٦، ابو داؤد: ٤٩٨٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، اور فرمایا: ''ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا''۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ: لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ: عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا. [راجع: ٦٠٠٧]

شعبہ نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارے لیے ایک گھوڑا تھا' اس میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا ذکر نہیں ہے۔ حدیث خالد میں قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور خالد کی روایت میں عَنْ انس کی جگہ سَمِعْتُ اَنَسًا ہے۔

بَابُ جُوْدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. [بخاری: ٦، ١٩٠٢، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧؛ نسائی: ٢٠٩٤]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے، اور سب وقتوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی، اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے، اخیر مہینہ تک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن سناتے جب جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال دینے میں۔'' (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٦٠٠٩]

زہری نے انہی اسناد کے تحت اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اخلاق کا بیان۔

(٦٠١١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِيْ: اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا.
زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ: لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک، اللہ کی قسم کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اف نہ کہا تھا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا، جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَ اللّٰهِ!

○ ○ ○ ○

(٦٠١٢) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِهِ. [بخاری:٦٠٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٦٠١٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدِمْكَ قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَ هٰكَذَا؟ [بخاری:٢٧٦٨، ٦٩١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس رضی اللہ عنہ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے گا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر اور حضر میں۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا: تو نے کیوں کی اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا: تو نے کیوں نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِيْ قَطُّ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ وَ لَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک۔ میں نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

(٦٠١٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((يَا أُنَيْسُ! أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! [ابو داود:٤٧٧٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں، آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انیس رضی اللہ عنہ (یہ تصغیر ہے انس رضی اللہ عنہ کی پیار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو وہاں گیا ہے جہاں میں نے حکم دیا تھا۔'' میں نے عرض کیا: جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ۔

(٦٠١٦) قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ أَوْلِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.؟

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نو برس تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو: کیوں نہیں کیا۔

(٦٠١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

[راجع:١٥٠٠]

زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ سَخَائِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: ((لَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ ﷺ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

(٦٠١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

[بخاري:٦٠٣٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَي الْفَاقَةَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں ایک جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے، اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے، کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو، کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض نے سوائے زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٦٠٢١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَآءً اَمَّا يَخَافُ الْفَقْرَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، آپ ﷺ نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، اللہ کی قسم! محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص کا مسلمان ہونا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

فائدہ: بعض نسخوں میں فَمَا يُسْلِمُ کے بدلے "فَمَا يُمْسِيْ" ہے، یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ علیہ السلام کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا۔

(٦٠٢٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ

ابن شہاب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا، پھر آپ ﷺ سب مسلمانوں سمیت جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْطَانِيْ وَاِنَّهُ لَاَ بْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ. [ترمذی:٦٦٦]

نکلے، وہ حنین میں لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ کو سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے پھر سو دیئے، صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے دیا مجھ کو جو دیا، اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں برے تھے، آپ ﷺ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے، یہاں تک سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. [بخاری: ٢٢٩٦، ٢٥٩٨، ٢٦٨٣، ٣١٣٧، ٤٣٨٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آئے تو میں تجھ کو اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔'' (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ ﷺ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ ﷺ کے بعد۔ انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کے لیے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کچھ وعدہ کیا ہو۔ یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آئے۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لپ بھرا، پھر مجھ سے کہا: اس کو گن۔ میں نے گنا وہ پانچ سو نکلے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دوگنا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [راجع:٦٠٢٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی ﷺ وصال فرما گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا نبی اکرم ﷺ پر قرض ہو یا کسی سے آپ ﷺ نے وعدہ کیا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آئے۔ باقی روایت ابن عیینہ کی حدیث کی مانند بیان کی۔

○ ○ ○ ○

الَّذِيْ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ)).

میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو دائیں ملی ہیں، جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی"۔

(٦٠٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا: نَعَمْ فَقَالُوْا: لٰكِنَّا وَاللّٰهِ! لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ)). وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). [ابن ماجه:٣٦٦٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو۔ وہ بولے: ہاں۔ پھر بولے: قسم اللہ کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کیا کروں اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔"



(٦٠٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). [ابوداود:٥٢١٨؛ ترمذی:١٩١١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولا: یا رسول اللہ ﷺ میرے دس بچے ہیں میں نے ان سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو رحم نہ کرے گا (بچوں، یتیموں، عاجزوں اور ضعیفوں پر) اللہ بھی اس پر رحم نہ کرے گا"۔

(٦٠٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔



(٦٠٣٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)). [بخاری:٦٠١٣، ٧٣٧٦]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔"



(٦٠٣١) عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ. [ترمذی:١٩٢٢]

جریر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے اعمش کی حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں۔

بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهٖ ﷺ

باب: آپ ﷺ کی شرم وحیا کا بیان۔

(٦٠٣٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ. [بخاری: ٣٥٦٢، ٦١٠٢، ابن ماجه: ٤١٨٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ ﷺ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے۔



فائدہ: لیکن حیا کی وجہ سے آپ ﷺ زبان سے برا نہ کہتے، یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہیں اور جو ایمان کا جزو ہے۔

(٦٠٣٣) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا)). قَالَ عُثْمَانُ: حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ [إِلَى] الْكُوْفَةِ. [بخاري: ٣٥٥٩، ٣٧٥٩، ٦٠٢٩، ٦٠٣٥؛ ترمذي: ١٩٧٥]

مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا تو کہا آپ ﷺ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں“۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حسن خلقت صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھے، ان پر شفقت کرے، اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں، کبر اور غرور نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، مؤاخذہ اور غضب کو چھوڑ دے، طبری نے کہا: سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ انتہٰی۔

(٦٠٣٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٠٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ.

باب: آپ ﷺ کے تبسم اور حسن معاشرت کا بیان۔

(٦٠٣٥) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ [راجع: ١٥٢٥]

سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ ﷺ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ ﷺ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ ﷺ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)۔

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ.

باب: آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔

(٦٠٣٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ)). [بخاري: ٦١٤٩، ٦١٦١، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا وہ حدی خوان خوش الحان (اچھی آواز والا) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! آہستہ آہستہ چل، اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ غلام خوش آواز تھا، اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں، اور جلد چلتے ہیں اور عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی، اور بعض اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا، حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جائے، اس واسطے منع فرمایا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کی مثل ہے۔ الغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا۔ یعنی سرود منتر ہے زنا کا۔

(٦٠٣٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِنَحْوِهِ. [راجع:٦٠٣٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(٦٠٣٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ: اَنْجَشَةُ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)).

قَالَ: قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ: تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ. [راجع:٦٠٣٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا انکے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو۔“ (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) ابوقلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی۔ اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَآءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے ساتھ تھیں، اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو۔“

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ)) يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَآءِ. [بخاری:٦٢١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”آہستہ چل اے انجشہ! مت توڑ شیشوں کو۔“ یعنی ناتواں عورتوں کو تکلیف مت دے۔

(٦٠٤١) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس میں گانے والے کی خوش آوازی کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ قُرْبِهٖ ﷺ مِنَ النَّاسِ وَ تَبَرُّكِهِمْ وَتَوَاضُعِهٖ لَهُمْ.

باب: آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ ﷺ کی تواضع۔

(٦٠٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَآءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَآءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهِ وَرُبَّمَا جَآءُوْهُ فِى الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ ﷺ کے پاس آتا، آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ﷺ ہاتھ ڈبو دیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

(٦٠٤٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے دیکھا حجام آپ ﷺ کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ ﷺ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین میں سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ ﷺ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہیں، اور ان سے برکت لینا درست ہے، پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(٦٠٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ: ((يَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. [ابوداود:٤٨١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہ کہہ سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔“ پھر آپ ﷺ نے راہ میں ان سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

فائدہ: یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ ﷺ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی۔ اور جواب دے دیا، حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

بَابُ تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔

(٦٠٤٥) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

[بخاری:٣٥٦٠، ٦١٢٦؛ ابوداود:٤٧٨٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ ﷺ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٦) عَنْ مُحَمَّدٍ، فِيْ رِوَايَةِ فُضَيْلٍ، ابْنِ شِهَابٍ، وَفِيْ رِوَايَةِ جَرِيْرٍ: مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن سند میں راوی مختلف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [بخاری:٦٨٥٣]

ابن شہاب نے بھی مالک کی حدیث کے مطابق روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ ﷺ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔



(٦٠٤٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ.

ہشام نے اسی سند کے ساتھ اس قول تک بیان کیا ہے کہ ((اَیْسَرَهُمَا)) آسان کام کو اختیار فرماتے۔ اور اس میں مَا بَعْدَہٗ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٦٠٥٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو نہ خادم کو، البتہ جہاد میں اللہ کی راہ میں مارا اور آپ ﷺ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کے حکم میں خلل ڈالا، تو اللہ کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا)۔

(٦٠٥١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. [ابن ماجه:١٩٨٤]

ہشام نے بھی انہی سندوں کے مطابق روایت کی ہے صرف کچھ کمی بیشی ہے۔

بَابُ طِيْبِ رِيْحِهٖ ﷺ وَلِيْنِ مَسِّهٖ.

باب: نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔

(٦٠٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا، سامنے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔



فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ خوشبو آپ ﷺ کے بدن کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ ﷺ خوشبو نہ لگائیں۔ اور اس پر آپ ﷺ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

(٦٠٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ اَنَسٌ: مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی، اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ ﷺ کے مبارک

دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

جسم میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٤) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَ لَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَ لَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے، جیسے کشتی جھکی جاتی ہے، زہری نے کہا: یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ ﷺ کی ہتھیلی نرم تھی، اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک میں تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ طِيْبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهٖ.

باب: آپ ﷺ کے پسینے کا خوشبو دار اور متبرک ہونے کا بیان۔

(٦٠٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَ تْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ؟)) قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا، آپ ﷺ کو پسینہ آیا۔ میری ماں ایک شیشی لائی۔ آپ ﷺ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ کیا کر رہی ہے''۔ وہ بولی: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِيْ بَيْتِكَ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے۔ وہ وہاں نہیں ہوتیں تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو رہے۔ وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں، یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشیوں میں

فَجَعَلَتْ تَنْشِفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعِيْنَ؟ يَآ اُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: ((اَصَبْتِ)).

بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا: ''کیا کرتی ہے اے ام سلیم رضی اللہ عنہا۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ٹھیک کیا۔'' (اوپر گزر چکا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔



(٦٠٥٧) عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقُكَ اَدُوْفُ بِهِ طِيْبِيْ.

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں۔ آپ ﷺ اس پر سوتے اور آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا، تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کرتیں، اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ کیا کرتی ہے''۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ وَحِيْنَ يَأْتِيْهِ الْوَحْيُ.

باب: سردی کے دنوں میں وحی کے دوران آپ ﷺ کو پسینہ آنے کا بیان۔

(٦٠٥٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيْضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر سردی کے دن میں وحی اترتی، آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔



(٦٠٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: ((اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَاَحْيَانًا مَلَكٌ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں''۔



(٦٠٦٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ پر سختی ہوتی اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا۔ (دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تَرَبَّدَ کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے تَرَبَّدَ ہوتا ہے پھر سرخی تو

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)۔

(٦٠٦١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُ وْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ سر جھکا لیتے اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ ﷺ اپنا سر اٹھاتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ ﷺ وَصِفَاتِهِ وَحُلْيَتِهِ.

باب: آپ ﷺ کے بال مبارک' آپ ﷺ کی صفات اور آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. [بخاري:٣٥٥٨، ٣٩٤٤، ٥٩١٧؛ ابوداود:٤١٨٨؛ نسائي:٥٢٥٣؛ ابن ماجه: ٣٦٣٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے، (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ ﷺ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں، تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے) تو آپ ﷺ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علما نے کہا: مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ ﷺ کا، اور ظاہر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اختیار کیا اس کو وحی سے، قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہے، اب وہ جائز نہیں، اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو، نہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے، اور مانگ نکالنا افضل ہے، اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی، اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا، جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ ﷺ کو حکم نہ آتا۔ انتهٰى مختصرًا۔

(٦٠٦٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٠٦٢]

ابن شہاب نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَنَّهُ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا.

باب: آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(٦٠٦٤) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک، آپ ﷺ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سیکیا

حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ.
[بخاری:۳۵۵۱، ۵۸٤۸؛ ابوداود:٤۰۷۲، ٤۱۸٤؛ ترمذی:۲۸۰۰؛ نسائی: ۵۲٤۷، ۵۳۲۹]

کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں) میں نے کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٥) عَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. قَالَ: أَبُوْكُرَيْبٍ: لَهُ شَعَرٌ. [ابوداود: ٤۱۸۳؛ ترمذی: ۱۷۲٤، ۲۸۰۰، ۳٦۳۵؛ نسائی: ۵۲٤۸]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے، اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٦) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.
[بخاری:۳۵٤۹]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ ﷺ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے، نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٧) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَّيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. [بخاری:۵۹۰۵، ۵۹۰٦؛ نسائی: ۵۰٦۸؛ ابن ماجہ:۳٦۳٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے۔ انہوں نے کہا میانہ تھے، نہ بہت گھونگریالے، نہ بالکل سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ. [بخاری:۵۹۰۳، ۵۹۰٤؛ نسائی:۵۲۵۰]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.
[ابو داود: ٤۱۸٦؛ نسائی: ۵۲٤۹]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْنَيْهِ وَعَقِبَيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے منہ مبارک، آنکھوں اور ایڑھیوں کا بیان۔

(٦٠٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. [ترمذی:٣٦٤٦، ٣٦٤٧]

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے، ایڑیاں کم گوشت والی، سماک سے کہا شعبہ نے: ضليع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا: اشكل العينين کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا: منهوس العقبين کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایڑی کم گوشت والی۔

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ.

باب: نبی مکرم ﷺ کی سرخی مائل سفید رنگت کا بیان۔

(٦٠٧١) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [ابوداود:٤٨٦٤]

جریری سے روایت ہے میں نے ابو طفیل ؓ سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا انہوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو الطفیل ١٠٠ھ فوت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی فوت ہوئے۔



فائدہ: وہ آخر تھے اصحاب کے، ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ٦٠٠ ہجری میں ظاہر ہوا یہ محض غلط اور جھوٹ ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے ١٠٠ برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

(٦٠٧٢) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ: فَقُلْتُ [لَهُ:] فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ: كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا. [راجع:٦٠٧١]

ابو الطفیل ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوائے میرے آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں کوئی نہیں رہا، جریری نے کہا: میں نے پوچھا تم نے دیکھا، آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے۔

بَابُ شَيْبِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان۔

(٦٠٧٣) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ [ابْنُ مَالِكٍ] هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟

ابن سیرین سے روایت ہے، انس ؓ سے پوچھا گیا: کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا

قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [بخاری:٥٨٩٤]

گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)۔



(٦٠٧٤) عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَئَلْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَضَبَ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ فَقَالَ: كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ أَبُوبَكْرٍ يَخْضِبُ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [راجع:٦٠٧٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے، کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ خضاب کے درجے کو نہیں پہنچے، آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے، ابن سیرین نے کہا: کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب کرتے تھے، انہوں نے کہا: ہاں حناء اور وسمہ سے۔



(٦٠٧٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيْلًا.

[راجع:٦٠٧٣]

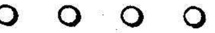
ابن سیرین سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔



(٦٠٧٦) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ: لَمْ يَخْتَضِبْ وَ قَدِ اخْتَضَبَ أَبُوبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا.

[بخاری: ٥٨٩٥؛ ابوداود: ٤٢٠٩]

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گن لیتا، آپ ﷺ نے خضاب نہیں کیا، البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے، اور عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔



(٦٠٧٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضَبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَ فِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ. [نسائی:٥١٠٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سر اور داڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی رحمہ اللہ) اور رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا، آپ ﷺ کی چھوٹی داڑھی میں (جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے۔) کچھ سفید تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔



(٦٠٧٨) عَنِ الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مثنیٰ نے اس سند کے تحت بیان کیا ہے۔

(٦٠٧٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ.

انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا: آپ ﷺ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

(٦٠٨٠) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ میں یہ سفیدی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهٖ عَلَى عَنْفَقَتِهٖ قِيْلَ لَهٗ: مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ اَبْرِيْ النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا. [بخاري: ٣٥٤٥؛ ابن ماجه: ٣٦٢٨]

دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی داڑھی پر رکھ کر بتلائیں۔ لوگوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨١) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْشَابَ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ [بخاري:٣٥٤٣، ٣٥٤٤؛ ترمذی:٢٨٢٦، ٢٨٢٧]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نیچے کا حصہ، غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ ﷺ کی، افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا، انا لله و انا اليه راجعون، اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٦٠٨٢) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُوْلُوْا: اَبْيَضَ قَدْ شَابَ. [راجع:٦٠٨١]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں اَبْيَضَ قَدْ شَابَ کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

(٦٠٨٣) عَنْ سِمَاكٍ [بْنِ حَرْبٍ] قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِذَالَمْ يَدَّهِنْ رُءِيَ مِنْهُ. [نسائی:٥١٢٩]

سماک سے روایت ہے، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا: آپ ﷺ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی نہ معلوم ہوتی۔ البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا یا نہیں، تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا، اور بعض کا قول یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور مختار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا، اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ اِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَصِفَتِهٖ وَمَحَلِّهٖ مِنْ جَسَدِهٖ ﷺ

باب: مہر نبوت کا بیان۔

(٦٠٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَاَيْتُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ ﷺ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ ﷺ کی داڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا: آپ ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ ﷺ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے

الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

ملتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَماً فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٦) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سماک نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

(٦٠٨٧) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [بخاري:١٩٠، ٣٥٤٠، ٥٦٧٠، ٦٣٥٢؛ ترمذي:٣٦٤٣]

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور برکت کی دعا کی، پھر وضو کیا، میں نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا، میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جیسے گھنڈی مسہری کی، (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ: ثَرِيْدًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَسْتَغْفَرَلَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ.

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم نے کہا: میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ ﷺ نے انہوں نے کہا: ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [٤٧/محمد:١٩] (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چپنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ.

باب: آپ ﷺ کی عمر مبارک اور اقامت مکہ و مدینہ کے بارے میں بیان۔

(٦٠٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی، آپ ﷺ کے بال نہ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ . [بخاری: ٣٥٤٧، ٣٥٤٨، ٥٩٠٠؛ ترمذی: ٣٦٢٣]

بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں، پھر آپ ﷺ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھا لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا، اور مکہ میں (نبوت) کے تیرہ سال تک رہے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعض نے کہا: تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں، آپ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے، پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

(٦٠٩٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ [بْنِ اَنَسٍ] وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا كَانَ اَزْهَرَ. [راجع: ٦٠٨٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ.

باب: عمر کے کس حصے میں آپ ﷺ کا وصال ہوا؟

(٦٠٩١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تریسٹھ برس میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تریسٹھ برس میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [بخاری: ٣٥٣٦، ٤٤٦٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی جب آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی، ابن شہاب نے کہا: سعید بن مسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ.

ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ حدیث عقیل کی مانند روایت کی ہے۔

بَابُ كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ بِمَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ.

باب: آپ ﷺ کی مکہ اور مدینہ میں اقامت کا بیان۔

(٦٠٩٤) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ:

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول

كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا: دس برس تک رہے میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تیرہ برس کہتے ہیں۔

(٦٠٩٥) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ، كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ: فَغَفَّرَهُ. وَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں کتنی مدت تک رہے۔ انہوں نے کہا: دس برس تک رہے۔ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن انس رضی اللہ عنہ ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

ثَوٰى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حَجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰى خَلِيْلًا مُّوَاتِيًا

یعنی رسول اللہ ﷺ قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ ونصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

(٦٠٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

[بخاري:٣٩٠٣؛ ترمذي:٣٦٥٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ [سَنَةً] يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ پر وحی اترا کرتی تھی، اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٨) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ أَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

ابو اسحاق سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعض نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بڑے تھے، عبداللہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ:

ایک شخص بولا: جس کا نام عامر بن سعد تھا، ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر کیا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [ترمذی:۳٦۵۳]

میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔



(٦٠٩٩) عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:٦٠٩٨]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑ ہوئے وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی عمر میں، اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں اور ان کو موافقت نہ مل سکی، اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ٦٠ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا)۔



(٦١٠٠) عَنْ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ: اَتَحْسِبُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ اِلَيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. [ترمذی:٣٦٥٠، ٣٦٥١]

عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے، انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے، میں نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)۔

(٦١٠١) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ. [راجع:٦١٠٠]

شعبہ نے یونس سے انہی اسناد کے تحت یزید بن زریع کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(٦١٠٢) عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:٦١٠٠]

عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ٦٥ برس کی عمر میں۔



(٦١٠٣) عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦١٠٠]

خالد سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔



(٦١٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک۔ آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. [راجع: ٦١٠٠]

یا اللہ کی آیات کی) لیکن سات برس تک۔ کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کے اسمائے مبارک کا بیان۔

(٦١٠٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ)) وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

[بخاري: ٣٥٣٢، ٤٨٩٦؛ ترمذي: ٢٨٤٠]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ﷺ ہوں (یعنی سراپا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ﷺ ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کیے جائیں گے لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور عاقب ہوں۔'' یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان ناموں کے سوا آپ ﷺ کے اور بھی نام ہیں، ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں۔

(٦١٠٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَّحِيمًا. [راجع: ٦١٠٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، محمد ﷺ، احمد ﷺ، اور ماحی، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ: الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: الْكُفْرَ. [راجع: ٦١٠٥]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ اور شعیب و معمر کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حدیث میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا: عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ذات جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور حدیث معمر و عقیل میں الفاظ کا اختلاف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٨) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ۔'' (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)۔

بَابُ عِلْمِهِ ﷺ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ.

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اللہ سے بہت ڈرتے تھے۔

(٦١٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[بخاري:٦١٠١، ٧٣٠١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ ﷺ کے بعض صحابہ کو پہنچی، انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: ”کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، اللہ کی قسم میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں، اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔“ (تو میری پیروی کرنا، اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیز گاری ہے، اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔



(٦١١٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ. [راجع:٦١٠٩]

اعمش سے جریر کی سند کے موافق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔



(٦١١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[راجع:٦١٠٩]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں رخصت عطا فرمائی۔ تو لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کچھ لوگ اس سے بچنے لگے۔ جب یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں اجازت دیتا ہوں وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔“



بَابُ وُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ ﷺ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔

(٦١١٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے (جو آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو۔ انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دے بہتا رہے، زبیر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا، آخر سب نے جھگڑا کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَازُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾. [٤/ النساء:٦٥]

[بخاری: ۲۳۵۹ ، ۲۳۶۰؛ ابوداود: ۳۶۳۷؛ ترمذی: ۱۳۶۳ ، ۳۰۲۷؛ نسائی: ۵۴۳۱؛ ابن ماجہ: ۱۵]

رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زبیر رضی اللہ عنہ سے ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف۔ یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے تھے، (اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔‘‘ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں قسم اللہ کی یہ آیت اسی باب میں اتری ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [۴/النساء:۶۵] اخیر تک۔

فائدہ: یعنی اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنا دیں گے اپنے جھگڑوں میں، پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں، پہلے آپ ﷺ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے، یہ حکم زبیر رضی اللہ عنہ کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا، بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی، اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جائیں گے، لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ ﷺ نے قاعدہ کا حکم دے دیا، وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ منڈیروں تک آ جائے، پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے، اس لیے کہ نشیب کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔

علما نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ ﷺ کی نسبت تو کافر ہو جائے گا اور اس کا قتل واجب ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے اس انصاری کو سزا نہ دی۔ اس لئے کہ شروع زمانہ تھا، اور آپ ﷺ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر، اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور داؤدی نے کہا: یہ شخص منافق تھا۔ بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، معاذ اللہ! ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ.

باب: بلاضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے۔

(٦١١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں جس کام سے تم کو منع کر دوں اس سے باز رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔‘‘

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: بے ضرورت سوال کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے، ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیز حرام ہو جاتی ہے، اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا، تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

(٦١١٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت ملتی جلتی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ ((مَا تُرِكْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوْا نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ.

ترجمہ وہی جواد پر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں، یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٦) عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهِ)).

[بخاري:٧٢٨٩؛ ابوداود:٤٦١٠]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٧) عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَأَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهِ)). [راجع:٦١١٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کسی کام کے متعلق سوال کیا اور وہ حرام نہ تھا لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہوگیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ: ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا. [راجع:٦١١٦]

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور حدیث معمر میں ہے کہ ''وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی۔'' اور حدیث یونس میں عامر بن سعد سے مروی ہے کہ اس نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)) قَالَ: فَمَا اَتٰى عَلَى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ حَنِيْنٌ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا فرمایا: ''سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ، تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا، انہوں نے اپنے سروں کو چھپالیا، اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: راضی ہوئے ہم

دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) فَنَزَلَتْ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾. [٥/ المائدة:١٠١]

[بخاری:٤٦٢١، ٦٤٨٦، ٧٢٩٥]

اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر، ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتا دیا۔'' تب یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔''



(٦١٢٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبِيْ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) وَنَزَلَتْ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمَامَ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١١٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں شخص تھا، تب یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔''



(٦١٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا)).

قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا: ''جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لے قسم اللہ کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ وحی سے بتلاتے، کیوں کہ غیب کا علم آپ ﷺ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے)۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا، اور آپ ﷺ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے، آخر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ رضی اللہ عنہ تھا۔'' جب آپ ﷺ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ ﷺ کو غصہ آ گیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر بولے: راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ

فِي عُرُضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ: لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ؟ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَآءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ: وَاللّٰهِ! لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ.

برائی دیکھی ، ابن شہاب نے کہا: مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے ان سے کہا: میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)۔



(٦١٢٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاری: ٩٣، ٥٤٠، ٧٢٩٤]

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں اور زہری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ مجھے اہل علم میں سے ایک آدمی نے بیان کیا ہے۔



(٦١٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((سَلُوْنِيْ وَلَا تَسَاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا: ''پوچھو مجھ سے، جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔'' جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جائیں) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا، اس نے عرض کیا' اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرأت کی اور عرض کیا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّيْ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ)).

''میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی، میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔''

[بخاری:۷۰۸۹]

○ ○ ○ ○

(٦١٢٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[بخاری:۶۳۶۲، ۷۰۸۹]

○ ○ ○ ○

(٦١٢٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ)). فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ)) مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: قَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ ﷺ کو بری لگیں، جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ ﷺ غصہ ہوئے پھر فرمایا: ''پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔'' ایک شخص بولا: میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر ایک دوسرا شخص اٹھا، اور کہنے لگا: میرا باپ کون ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ۔'' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

[بخاری:۹۲، ۷۲۹۱]

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا عَلٰى سَبِيْلِ الرَّاْيِ.

باب: آپ ﷺ جو شرع کا حکم دیں اس پر عمل کرنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمائیں اس پر عمل کرنا واجب نہیں۔

(٦١٢٦) عَنْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟)) فَقَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَهُ يَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِي الْاُنْثٰى فَتَلَقَّحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَظُنُّ يُغْنِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) قَالَ: فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ

طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا' پیوند لگاتے ہیں، یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابھہ ہو جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے''۔ یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مؤاخذہ کرو

ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ فَإِنِّيْ إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهِ فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [ابن ماجه:٢٤٧٠]

میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں، اس لیے کہ آپ ﷺ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی، اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ ﷺ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، اور باقی جتنے اوامر و نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع واجب ہے۔

(٦١٢٧) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) قَالَ: فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ: فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)). قَالَ عِكْرِمَةُ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا. قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابھہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کیا کرتے ہو؟" انہوں نے کہا: ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا۔" انہوں نے گابھہ کرنا چھوڑ دیا۔ کھجور کم ہو گئی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں۔" (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٨) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ)) قَالَ: فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: ((مَا لِنَخْلِكُمْ؟)) قَالُوْا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ)). [ابن ماجه:٢٤٧١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گابھہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا۔" (انہوں نے نہ کیا) آخر کھجور خراب نکلی آپ ﷺ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا، تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گابھہ نہ کرو ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: جس بات کا فائدہ ہو وہ کرو، بشرطیکہ شرع کی رو سے منع نہ ہو۔

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی تمنا کرنے کا بیان۔

(٦١٢٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی

مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِيْ يَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)).

قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ: الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ لَأَنْ يَرَانِيْ مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ.

جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے، اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔'' (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں، اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ)). [ابوداود: ٤٦٧٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسٰى، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِيْسٰى نَبِيٌّ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُوْلٰى وَالْآخِرَةِ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں''۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ إِلَّا نَخَسَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریم

الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾. [۳/ ۱ ال عمران: ۳٦] [بخاری: ٤٥٤٨]

کا بچہ اور اس کی ماں مریم علیہا السلام (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ ان کو شیطان کو نچانہ دے سکا) پھر کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم علیہا السلام کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [۳/ال عمران: ۳٦] میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔



(٦١٣٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَا: ((يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: ((مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ)).

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔''



(٦١٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

[بخاری: ۳٤۳۱]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے، مگر مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔''



(٦١٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا۔''



(٦١٣٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى علیہ السلام: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيسَى علیہ السلام: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي)).

[بخاری: ۳٤٤٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا: تو نے چوری کی وہ بولا: ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں۔'' (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔



بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

باب: حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ اِبْرَاهِیْمُ علیہ السلام)).

[ابوداود:٤٦٧٢؛ ترمذی:٣٣٥٢]

کہنے لگا: اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ آپ ﷺ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کے آباء واجداد میں تھے، ورنہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام خلق میں افضل ہیں، اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(٦١٣٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ علیہ السلام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ)).

[بخاری:٣٣٥٦، ٣٣٥٧، ٦٢٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی ٨٠ برس کی تھی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قدوم کے معنی بسولہ ہیں، اور بعض نے کہا: قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا۔

(٦١٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ: رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا علیہ السلام لَقَدْ كَانَ یَأْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ یُوْسُفَ علیہ السلام لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ)).

[راجع:٣٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے۔ جب انہوں نے کہا: اے پروردگار! مجھ کو دکھلائے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو، پروردگار نے فرمایا: کیا تجھ کو یقین نہیں ہے، ابراہیم علیہ السلام بولے: کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے، مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

(٦١٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

[راجع:٣٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں جیسا زہری سے یونس نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخشے اللہ تعالیٰ

((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّهُ اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)).

لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط تخت کی پناہ چاہی"۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ: اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ وَوَاحِدَةً فِيْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِيْ وَ غَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ :ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِيْ جَآءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِيْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ . قَالَ: فَاَقْبَلَتْ تَمْشِيْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار،ان میں سے دو جھوٹ اللہ کے لیے تھے ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا' تیسرا جھوٹ حضرت سارہ علیہا السلام کے باب میں تھا، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ علیہا السلام بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا' اس لیے اگر وہ پوچھے تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں، اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے۔ (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایسی عورت آئی ہے جو سوائے تیرے کسی کے لائق نہیں ہے، اس نے حضرت سارہ علیہا السلام کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ علیہا السلام اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا، وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نہیں ستاؤں گا، انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا، اس نے دعا کے لیے کہا، انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا، تب وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے، اللہ کی قسم میں اب نہ تجھے ستاؤں گا۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ علیہا السلام کو لے کر آیا تھا، اور اس سے بولا: تو میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا تھا، یہ آدمی نہیں ہے، اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ علیہا السلام ایک لونڈی اس کو حوالے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [بخاري: ٣٣٥٧، ٥٠٨٤]

کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ علیہا السلام کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو لوٹے، اور ان سے پوچھا: کیا گزرا؟ انہوں نے کہا: سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا، اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ علیہا السلام تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔



فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی، اور بت پرست تھی، تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے، حضرت علیہ السلام نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، مگر درحقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے، کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے، یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں، اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب بتوں کو توڑا، اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا، وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا، یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ﴿إِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾ [۲۱/ الانبیاء: ۶۳] اور بعض نے کہا: ﴿بَلْ فَعَلَهُ﴾ پر وقف ہے، یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا، بڑا بت موجود ہے، اس سے پوچھو، اگر وہ بات کریں، یہ دونوں جھوٹ اللہ کے لیے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں، اور بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں، اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعض نے کہا: یہ خطاب خاص انصار کو ہے، اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا، نووی نے کہا: انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں، یعنی دنیاوی امور اور بعض کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں، اور دو باتیں تو اللہ ہی کے لیے تھیں، اور تیسری بات بھی صحیح تھی، اس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کو روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے، یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے، اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم، اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی اللہ ہی کے واسطے کہا گیا اس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا اللہ ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی فائدہ تھا، اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو اللہ کے واسطے قرار دیا، انتہیٰ۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٤٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَتْ بَنُوْا إِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا اللہ کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے، ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے، وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر

مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ: قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ: فَجَمَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ: فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)).

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ.

[راجع: ۷۷۰]

بھاگا، اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے' کہتے جاتے تھے: او پتھر میرے کپڑے دے' او پتھر میرے کپڑے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، اور کہا: اللہ کی قسم ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس وقت وہ پتھر تھم گیا، جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ہیں ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے' پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے ہو کر کرنا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

(٦١٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ: فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا قَالَ: فَقَالَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِنَّهُ آدَرُ قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِيْ حَجَرُ! ثَوْبِيْ حَجَرُ! حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَنَزَلَتْ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾.

[٣٣/ الأحزاب: ٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا، آخر بنی اسرائیل کہنے لگے: ان کو فتق (باد خائے) کی بیماری ہے، ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لیے ہوئے اس کے پیچھے چلے، اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھما، اور یہ آیت اتری: "اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔"

(٦١٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَآءَهُ صَكَّهُ فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک طمانچہ مارا، اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا، اور عرض کیا' تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا، جو موت کو نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی، اور فرمایا: جا اور اس بندے

يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: اَىْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)).

[بخاري:١٣٣٩، ٣٤٠٧؛ نسائي:٢٠٨٨]

سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے پروردگار! اس کے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی، انہوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھار دار ریتی کے پاس۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے، خصوصاً صالحین کے مدفن میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو، اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں، تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو، دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں، یعنی دلیل میں مغلوب کرنا، پر یہ تاویل ضعیف ہے، اس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے، کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیاری میں دھوکا ہوا، وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی، نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا، اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔ علیہ السلام۔

(٦١٤٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ: فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ! اَمِتْنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا' اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا، جس سے آنکھ پھوٹ گئی، وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا' اے مالک! تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا' اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا: پھر جا میرے بندے کے پاس، کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اس کے بعد پھر مرے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلے پر مار''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

((وَاللّٰهِ! لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ)).

[بخاری:۳۴۰۷]

○ ○ ○ ○

(۶۱۵۰) عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

معمر سے بھی اسی حدیث کی مانند مروی ہے۔

(۶۱۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا یَهُوْدِیٌّ یَعْرِضُ سِلْعَةً لَهٗ اُعْطِیَ بِهَا شَیْئًا كَرِهَهٗ اَوْلَمْ یَرْضَهٗ. شَكَّ عَبْدُ الْعَزِیْزِ. قَالَ: لَا وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ قَالَ: فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ: تَقُوْلُ: وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَظْهُرِنَا؟ قَالَ: فَذَهَبَ الْیَهُوْدِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا اَبَا الْقَاسِمِ! اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا وَقَالَ: فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ)) قَالَ: قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْفِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی علیہ السلام اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی علیہ السلام))

[بخاری:۳۴۱۴]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا: نہیں، قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے، یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا: تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں، مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کہنے لگا: قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں، اور آپ ﷺ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ ﷺ کا رتبہ زیادہ ہے، اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ ﷺ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا: "مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جائے گا، تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جوان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے، (اور اس بار وہ بے ہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے، اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا، اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر۔ ❁❁)

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے، اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے، ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جائے گا، بعض جاہل شاعر ایسے شعر مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے، تو بہ تو بہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں، اگرچہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، پر آپ ﷺ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا، اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، یا اس وقت تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہوگا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

(٦١٥٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَآءً.

عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہی اسناد کے موافق روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَیْہِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ)).

[بخاري: ٢٤١١، ٦٥١٧، ٧٤٧٢؛ ابوداود: ٤٦٧١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان میں اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا، اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیونکہ لوگ بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

[بخاري:٣٤٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ابراہیم بن سعد کی حدیث کی مانند۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے

قَالَ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوِ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ)). [بخاری:٢٤١٢، ٣٣٩٨، ٤٦٣٨، ٦٥١٨، ٦٩١٧، ٧٤٧٢؛ ابوداود:٤٦٦٨]

پاس آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا۔ حدیث زہری کے موافق حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کو کوہ طور کی بے ہوشی کفایت کر گئی۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٥٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُونِي بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. [راجع:٦١٥٥]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٥٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَيْتُ)) وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى عليه السلام لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)). [نسائی: ١٦٣١، ١٦٣٢، ١٦٣٣، ١٦٣٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا، لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے، مگر شاید انبیا کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

(٦١٥٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى عليه السلام وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي)). [راجع:٦١٥٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام پر میرا گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' اور عیسیٰ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ''معراج کی رات میرا گزر ہوا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي ذِكْرِ يُونُسَ عليه السلام وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

باب: حضرت یونس علیہ السلام کا بیان اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

(٦١٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي)) وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى: ((لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عليه السلام)) قَالَ: ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[بخاری: ٣٤١٦، ٤٦٣١، ٤٦٣٣]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے، میں بہتر ہوں یونس بن متی علیہ السلام سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)) وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

[بخاری: ٣٣٩٥، ٣٤١٣، ٤٦٣١، ٤٦٣٣، ٧٥٣٩؛ ابوداود: ٤٦٦٩]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔'' متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَتْقَاهُمْ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا)). [بخاری: ٣٣٥٣، ٣٤٩٠، ٤٦٨٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو سب میں بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو تو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جہالت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔''

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا)).

[ابن ماجہ: ٢١٥٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى علیہ السلام صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى علیہ السلام صَاحِبَ الْخَضِرِ علیہ السلام فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسٰى علیہ السلام خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ قَالَ: فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى علیہ السلام: اَيْ رَبِّ! كَيْفَ لِيْ بِهِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى علیہ السلام حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى علیہ السلام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ: وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى علیہ السلام قَالَ: لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا: جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے، ان سے پوچھا: سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا: مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں۔ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لے کر، اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے، اور ان کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی، یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا، اور مچھلی کے لیے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دونوں چلے، دن بھر اور رات بھر، اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا آپ کو معلوم نہیں، جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان نے ہم کو بھلایا۔ اس مچھلی پر تعجب ہے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَبِهِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ أَنْسَنِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَباً قَالَ مُوْسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصاً قَالَ: يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوْسٰى قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ: قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوْسٰى عليه السلام: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ: سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى: قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ

کہا: ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا: تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا، اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے، اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات مت پوچھنا، جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بہت اچھا' اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے کہ ایک کشتی سامنے سے نکلی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا: ہم کو سوار کر لو۔ انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، اور دونوں کو بن کرایہ (نول) سوار کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا، تاکہ کشتی ڈبو دو، یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو۔ پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا، اور مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اب میں تم سے

عُسْرًا، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ ﷺ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى: اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ: اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ: اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ: مَائِلٌ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوْسٰى: قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْتُّ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا. قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ: وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ.

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا، پھر ایک دیوار ملی، جو گرنے کے قریب تھی، جھک گئی تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا، (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضروری تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے درمیان، اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کی، پھر ایک چڑیا آئی، اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے اور تم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کو کم کیا ہے''۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر صحیح و سالم کشتی کو جبر سے چھین لیتا اور وہ لڑکا کافر تھا۔

o o o o

فائدہ: مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں، جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے، اور وہ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے، اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے، اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں، لیکن آدمی ہیں، اور بعض نے کہا: فرشتے ہیں، اور یہ باطل ہے، ثعلبی نے کہا: خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے، لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے، لوگوں نے کہا: وہ آخر زمانے میں مریں گے، جب قرآن اٹھ جائے گا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھے، یا اس کے بعد، انکی کنیت ابوالعباس ہے، اور ان کا نام بلیا بن ملکان ہے، یا کلیان، وہب بن منبہ نے کہا: ان کا نام و نسب یہ ہے کہ بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے، ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہوگئی۔ **انتھٰی ما قال النووی۔**

اس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا، غرض حضرت خضر علیہ السلام نے سب کام بحکم الٰہی کیے نہ اپنی رائے سے، اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے۔

اگر خون بفتوی بریزی رواست

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعتراض ظاہر شرع کی رو سے تھا اور وہ بھی درست تھا۔

(٦١٦٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى الَّذِيْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَسَمِعْتَهٗ؟ يَا سَعِيْدُ! قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ.[راجع:٦١٦٣]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید رضی اللہ عنہ! میں نے کہا: ہاں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نوف جھوٹا ہے۔

(٦١٦٥) حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ بَيْنَمَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ: وَ اَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ اِذْ قَالَ: مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّاَعْلَمَ مِنِّيْ قَالَ: فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: يَا رَبِّ! فَدُلَّنِيْ عَلَيْهِ قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ: تَزَوَّدْ حُوْتًا مَالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمَآءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ: فَقَالَ فَتَاهُ: اَلَا اَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَاُخْبِرُهٗ قَالَ: فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا))

حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے' انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے اچانک یہ کہا: میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی، میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے، اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے مالک میرے! مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ شخص ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہ ملا، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے چلے گئے، اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، اچانک مچھلی تڑپی پانی میں، اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا: میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں' پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام

قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ: فَتَذَكَّرَ قَالَ: (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ: (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَاَرَاهُ مَكَانَ الْحُوْتِ قَالَ: هٰهُنَا وُصِفَ لِيْ قَالَ: فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ عليه السلام مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا اَوْ قَالَ: عَلٰى حُلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى قَالَ: وَمَنْ مُوْسٰى؟ قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ: مَجِيْءٌ مَّا جَآءَ بِكَ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ: (اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا) شَيْءٌ اُمِرْتُ بِهٖ اَنْ اَفْعَلَهٗ اِذَا رَاَيْتَهٗ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ: (سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا) قَالَ: (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ: انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عليه السلام: (خَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا) قَالَ: (اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟) قَالَ: (لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَّلْعَبُوْنَ قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّاْيِ فَقَتَلَهٗ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوْسٰى عليه السلام ذَعْرَةً مُّنْكَرَةً

نے ان سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، راوی نے کہا: ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے، پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا، اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا، اس مچھلی نے تعجب ہے اپنی راہ لی سمندر میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے۔ پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل کر بھاگی تھی، وہ جگہ بتادی وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈھونڈنے لگے، ناگاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے، چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم، انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا، اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں موسیٰ ہوں، انہوں نے کہا: کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ، انہوں نے کہا: تم کیوں آئے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ، انہوں نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں' پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جو اللہ چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے، اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا، جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں، پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا تختہ توڑ ڈالا، یا توڑ ڈالنا چاہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے کشتی کو توڑ ڈالا، اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جائیں، یہ تم نے بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر، پھر دونوں چلے۔ ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے: تم نے ایک بے گناہ

قَالَ: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ: ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ لَا اَنَّهٗ عَجَّلَ لَرَاَى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهٗ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذَمَامَةٌ قَالَ: اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا. وَلَوْ صَبَرَ لَرَاَى الْعَجَبَ)) قَالَ: وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَخِيْ كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا)) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا بِالْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ: لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ: سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا. اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَآءَ الَّذِيْ يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١٦٣]

کا ناحق خون کیا، یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے، لیکن ان کو حضرت خضر علیہ السلام سے شرم آ گئی''۔ اور انہوں نے کہا: اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر واجبی ہے، اور جو موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے، اور آپ ﷺ کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو ہم پر۔'' خیر پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے، یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا، کسی نے ضیافت نہ کی، پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کپڑا پکڑا اور کہا: میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا، اور لڑکا کافر بنایا گیا تھا، اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا لڑکا بدل دے، جو اس سے بہتر ہو، اور اس سے زیادہ مہربان ہو، اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی شہر میں آخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦١٦٦) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ.

[راجع:٦١٦٣]

ابواسحاق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٦٧) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. [راجع:٦١١٣]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

(٦١٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ عليه السلام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَااَبَا الطُّفَيْلِ! هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عليه السلام الَّذِيْ سَأَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ: بَيْنَمَا مُوْسٰى عليه السلام فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوْسٰى عليه السلام: لَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عليه السلام بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَسَأَلَ مُوْسٰى عليه السلام السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحُوْتَ اٰيَةً وَقِيْلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوْسٰى عليه السلام مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسِيْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَآءَنَا فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى حِيْنَ سَأَلَهُ الْغَدَآءَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّاالشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ قَالَ: فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ. [راجع:٦١٦٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا، اور کہا اے ابوالطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا: تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ حضرت خضر علیہ السلام تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ، اس بندے سے ملے گا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلادی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملے پھر جو حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

○ ○ ○ ○

كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے بیان میں۔

فائدہ۔ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر۔ بعض نے کہا: ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے، اور جمہور علما تفضیل کے قائل ہیں، پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور روانديہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' لیکن اہلسنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر علی رضی اللہ عنہ اور بعض اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم رکھا ہے، اور صحیح مشہور عثمان رضی اللہ عنہ کی تقدیم ہے، ابومنصور بغدادی نے کہا: بعد ان چاروں خلفا کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعض کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ ﷺ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں، جو آپ ﷺ کے بعد زندہ رہے، لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے، اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے اس میں اختلاف ہے' اس میں بھی اختلاف ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا میں کون افضل ہیں اور عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما میں، اور خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے بالا جماع، اور وہ مظلوم شہید ہوئے ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے، اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے، ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا، اور معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے ہیں، اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے اسی وجہ سے بعض لڑے، اور بعض الگ رہے، بہر حال سب صحابہ عدول اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے (نووی مختصراً)

(٦١٦٩) عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰی رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.)) [بخاری: ٣٦٥٣، ٣٩٢٢، ٤٦٦٣؛ ترمذی: ٣٠٩٦]

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کے بارے میں جن کے میں ساتھ تیسرا اللہ بھی ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ ﷺ کے توکل عظیم کا، اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا، اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا۔ خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جانثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(٦١٧٠) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَكٰی اَبُوْبَكْرٍ وَبَكٰی فَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ: فَكَانَ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے، اور فرمایا: اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا کی دولت لے' چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے، (سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کی وفات قریب ہے) اور بہت روئے پھر کہا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ.

ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ)). [بخاري:٤٦٦، ٣٩٠٤؛ ترمذي:٣٦٦٠]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا احسان ہے مال کا بھی ہے اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت ﷺ کو سوائے اللہ کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی، خدیجہ، عائشہ، ابو بکر، اسامہ، زید اور فاطمہ رضی اللہ عنہم سے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ایک حدیث میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا، بعض نے کہا: دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا: حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کہ صفت ہمارے پیغمبر ﷺ کی ہے اور بعض نے کہا: خلت کا ایک مرتبہ زیادہ ہے، اور آپ ﷺ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

(٦١٧١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [راجع:٦١٧٠]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا۔ جیسا کہ حدیث مالک میں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا)).

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ اَحَدًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ)). [ترمذي:٣٦٥٥]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا)). [راجع:٦١٧٣]

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”اگر میں اپنی امت

قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا۔ زمین والوں میں سے۔ اور لیکن تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔"



(٦١٧٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اِنِّىْ اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

[ترمذی:٣٦٥٥؛ ابن ماجہ:٩٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا، (یعنی وہی دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرتا، اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں۔" (صاحب سے مراد حضرت ﷺ نے اپنے تئیں کہا)۔

(٦١٧٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: اَىُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)) فَعَدَّ رِجَالًا.

[بخاری:٣٦٦٢، ٤٣٥٨، ٣٨٨٥]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الثانیہ ٨ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ ﷺ کے پاس' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ صدیقہ سے۔" انہوں نے کہا: مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے باپ سے۔" انہوں نے کہا: پھر ان کے بعد کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر رضی اللہ عنہ سے۔" یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔



فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی، اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔

(٦١٧٨) عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ؟ قَالَتْ: اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ ثُمَّ قِيْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا' ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی، اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آپ ﷺ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے، اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تکذیب کی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کرتے، پھر پوچھا گیا: ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو، پھر خاموش ہو رہیں۔



(٦١٧٩) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ؟۔ قَالَ اَبِيْ: كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ۔ قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ)). [بخاری: ٣٦٥٩، ٧٢٢٠، ٧٣٦٠؛ ترمذی: ٣٦٧٦]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر آنا وہ بولی: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں (یعنی آپ ﷺ کی وفات ہو جائے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔''



(٦١٨٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰى. [راجع:٦١٧٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ایسا ہی حکم دیا جیسا کہ حدیث عباد بن موسیٰ میں ہے۔



(٦١٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ: ((ادْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''بلاتو اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے: میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کی خلافت سے۔''



(٦١٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا. قَالَ: ((فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [راجع:٢٤٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔''



(٦١٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے، بیل نے اس کی طرف

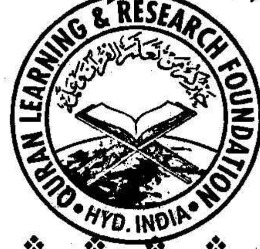
لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

دیکھا اور کہنے لگا: میں اس لیے نہیں پیدا ہوا، میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں، اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔''



قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا، اور ایک بکری لے گیا چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور بکری کو اس سے چھڑا لیا بھیڑیئے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: اس دن کون بکری کو بچائے گا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے، اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی، کہ آپ ﷺ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ ﷺ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے)۔



(٦١٨٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

[بخاری: ٣٦٩٠]

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت بکری اور بھیڑیے کا ذکر ہے لیکن اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔



(٦١٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ)) وَمَا هُمَا ثَمَّ. [بخاری: ٣٤٧١]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ یونس اور زہری نے بیان کیا اور ان دونوں کی روایتوں میں گائے اور بکری کا اکٹھا ذکر ہے۔ اسی طرح ان دونوں کی روایتوں میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ میں اس کو سچا جانتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس کو سچ جانتے ہیں۔'' اور وہ دونوں وہاں نہ تھے۔

(٦١٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔



[بخاری: ٢٣٢٤، ٣٤٧١؛ ترمذی: ٣٦٧٧]

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّيْ كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہما وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)) فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَوْلَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا.

[بخاري:٣٦٧٧، ٣٦٨٥؛ ابن ماجه: ٩٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے، میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا: رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر، پھر کہا (ان کو خطاب کر کے) اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ، اللہ کی قسم میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا، (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”میں آیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میں داخل ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نکلے، اس لیے مجھ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نکلی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو اللہ کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اختلاف بیان کرتے ہیں، تمام سیر تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیئے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شریک رکھتے تھے، اور بہت سے مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلاح لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا، باوجود یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے۔

(٦١٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٦١٨٧]

عمر بن سعید سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس حالت میں میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض

مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوْا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الدِّيْنَ)). [بخاری:۲۳، ۳۶۹۱، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹؛ ترمذی: ۲۲۸۵، ۲۲۸۶؛ نسائی: ۵۰۲۶]

کے اس کے نیچے' پھر عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔" لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دین۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے' کفر اور گناہ سے بچاتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۱۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا اُتِيْتُ بِهٖ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) قَالُوْا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الْعِلْمَ)). [بخاری: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲؛ ترمذی: ۲۲۸۴]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا، سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، جس میں دودھ تھا، میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی، پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔" لوگوں نے عرض کیا' اس کی تعبیر کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی تعبیر علم ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا، اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا، جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا، خصوصاً حالت طفولیت میں، اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ ﷺ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی، انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت' عظمت' حکومت اور شوکت حاصل ہوئی، چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح، اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

(۶۱۹۱) عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ. [راجع:۶۱۹۰]

صالح یونس کی اسناد کے تحت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۶۱۹۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا، پھر اس کو ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لیا، اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی، اللہ ان کو بخشے پھر وہ ڈول

اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)). [بخاري:٣٦٦٤]

بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار اور شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔''

فائدہ: علما نے کہا: اس خواب میں تمثیل ہے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اثر تھا، تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا، اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، انہوں نے دو سال تک خلافت کی، اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے، اور یہ راوی کا شک ہے، اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، اور اسلام خوب پھیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ان سے بڑھانا، بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا، اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں، اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصراً)

(٦١٩٣) عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ. [بخاري:٧٠٢١]

صالح سے اسناد یونس کے موافق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٤) عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُهُ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

صالح سے مروی ہے کہ اعرج وغیرہ نے کہا کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے دیکھا ابو قحافہ کے بیٹے کو وہ ڈول کھینچ رہے تھے۔'' جیسا کہ زہری نے حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِيْ اَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِيْ لِيُرَوِّحَنِيْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰى حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَجَّرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں، اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا، مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا، تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہو کر بہنے لگا۔''

(٦١٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے، وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑا ہو

تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ)).

[بخاري:٣٦٨٢]

گیا، تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

[بخاري: ٣٦٣٣، ٧٠٢٠؛ ترمذي: ٢٢٨٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا خواب جو ابو بکر و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے، ان کی حدیث کے موافق مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَوَعَلَيْكَ يُغَارُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا، میں نے اندر جانا چاہا، پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔"

فائدہ: آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ ﷺ کا ہوں، اور بہشت بھی آپ ﷺ ہی کے طفیل[1] ہے، اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے، اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

[1] اس سے مراد آپ ﷺ کی تابعداری واطاعت ہے ۱۲ مصحح۔

(٦١٩٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ نمیر و زہیر نے بیان کیا۔

(٦٢٠٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی، ایک محل کے کونے میں، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، یہ سن کر مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔"

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ [بخاري:٥٢٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا۔

(٦٢٠١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ابن شہاب سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٦٢٠٢) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَاْذَنَ عُمَرُ

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)). قَالَ عُمَرُ: فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَحَقُّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ: نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)).

[بخاري: ٣٢٩٤، ٣٦٨٣ تعليقاً، ٦٠٨٥]

اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ ﷺ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ سے باتیں کر رہی تھیں، وہ بہت باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ ﷺ کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا، پھر ان عورتوں سے کہا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا؟ ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔''



فائدہ: کیونکہ شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت کانپتا تھا، اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرے۔ ان کا جواب یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے۔ اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

(٦٢٠٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس عورتیں تھیں اور ان کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو ان عورتوں نے جلدی کی پردے میں جانے کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی مثل۔

(٦٢٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)).

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ: مُلْهَمُوْنَ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن کی رائے ٹھیک ہوتی، (گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے۔''

[ترمذی:۳۶۹۳]

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع:٦٢٠٤]

سعد بن ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِي ثَلَاثٍ: فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مصلے بنایئے ویسا ہی قرآن میں اترا۔ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ اَنْ يُّكَفِّنَ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ [٩/ التوبه:٨٠] وَسَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ)) قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾. [٩/ التوبه:٨٤]

[بخاری:٤٦٧٠، وانظر فی مسلم:٦٩٥٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا، پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اس پر نماز پڑھنے کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا تھاما اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اختیار دیا تو فرمایا: ''ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا، تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ منافق تھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری، مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٨) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. [بخاری:١٢٦٩، ٥٧٩٦، وانظر فی مسلم:٦٩٥٩؛ ترمذی:٣٠٩٨؛ نسائی: ١٨٩٩؛

عبیداللہ سے انہی اسناد کے ساتھ اسامہ کی حدیث کے موافق مروی ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں پر نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

ابن ماجہ: ۱۵۲۳]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ . باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢٠٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِيْ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ۔ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ . قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے گھر لیٹے ہوئے تھے، رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عثمان آئے آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور آپ ﷺ نے کپڑے درست کیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شرم کی کس لیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ، اس لیے آپ ﷺ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصابیح میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اور ملّا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں۔ نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں، اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السراج الوہاج)

(٦٢١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اِسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا

عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ)). فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَإِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)).

سے فرمایا: ''اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں۔'' اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! کیا سبب ہے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے سے نہ گھبرائے، نہ عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے جیسا عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے سے گھبرائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان رضی اللہ عنہ حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں۔'' (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جائیں)۔



(٦٢١١) عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عثمان اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ پھر حدیث عقیل جو زہری سے ہے اس کی مانند بیان کیا۔

(٦٢١٢) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ رضي الله عنه فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ)).

قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

[بخاری: ٣٦٩٣، ٣٦٩٥، ٦٢١٦، ٧٢٦٢؛ ترمذی: ٣٧١٠]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔'' اور میں جو کھولنے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی، پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔'' میں گیا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے اور اس پر ایک بلویٰ ہوگا۔''

میں گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلویٰ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: یااللہ! مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔



فائدہ: اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ ﷺ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا ابلویٰ ہوا، آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

(٦٢١٣) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ. [راجع:٦٢١٢]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا: ''تو دروازہ پر پہرہ دے۔'' پھر بیان کی حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔



(٦٢١٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِیْ هٰذَا قَالَ: فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: خَرَجَ وَجْهَ هٰهُنَا قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ: عَلٰی رِسْلِكَ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهٗ فِی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَيْهِ فِی الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِیْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِیْ فَقُلْتُ: اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ۔ يُرِيْدُ اَخَاهُ۔ خَيْرًا يَّاْتِ بِهٖ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں، پھر نکلے اور کہنے لگے: میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا۔ آپ ﷺ کے، وہ مسجد میں آئے اور پوچھا: آپ ﷺ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس طرف گئے ہیں، ابوموسیٰ بھی آپ ﷺ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے، یہاں تک کہ بئر اریس پر پہنچے (بئر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے، میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج میں بنوں گا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اور دروازہ پر دستک دی، میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے کہا ٹھہرو، پھر میں گیا، اور میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے، اور جنت کی خوشخبری دے۔'' میں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اندر آؤ رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی منڈیر پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیے کنویں میں جس طرح رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر اللہ کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لائے گا۔ اچانک ایک آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، میں نے کہا: ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس، سلام

فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا۔ يَعْنِيْ أَخَاهُ۔ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهُ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: اُدْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.
قَالَ شَرِيْكٌ: فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. [بخاري:٣٦٧٤، ٧٠٩٧]

کیا اور عرض کیا، عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی بشارت دے۔'' میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اندر آؤ رسول اللہ ﷺ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ ﷺ کے بائیں طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے، میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا: اگر اللہ کو فلاں کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آئے گا، ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا' میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں نے کہا: ٹھہرو، اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے۔'' میں آیا اور میں نے کہا: اندر آؤ اور رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ۔ وہ آئے' انہوں نے دیکھا منڈیر پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے۔ شریک نے کہا: سعید بن مسیّب نے کہا: میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ ﷺ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢١٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ خَرَجْتُ أُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. [راجع:٦٢١٤]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ باغوں کی طرف گئے ہیں، پھر میں نے آپ ﷺ کو ایک باغ میں پایا۔ آپ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں، اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں، اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری، اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِيْ اِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُوْرَ هُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

[راجع:٦٢١٤]

اپنی کسی حاجت کے لیے مدینہ کے ایک باغ کی طرف' میں بھی نکلا آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر۔ اور حدیث بیان کی سلیمان بن بلال کی حدیث کے موافق ابن مسیب نے کہا: اس حدیث سے میں نے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اکٹھی ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر علیحدہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ .

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢١٧) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)).

قَالَ سَعِيْدٌ: فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ عَامِرٌ فَقَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا. [ترمذی:٣٧٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ''تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

سعید نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد رضی اللہ عنہ سے سن لوں تو میں سعد رضی اللہ عنہ سے ملا اور جو عامر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی وہ ان کو سنائی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا: تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا، جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا، مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون علیہ السلام پیغمبر بھی تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیا تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، انہوں نے کہا آپ ﷺ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون علیہ السلام کا سا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد تم ہی خلیفہ ہو گے، کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں ہی انتقال کر چکے تھے، اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں، ایک قرابت جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، دوسری خلافت اپنی قوم پر، اب ساری باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مثل ہونا ضروری نہیں، مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مماثلت موجود ہے، اور ہارون علیہ السلام کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے، اور اس لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نکلتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا، اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کی درست ہے، خاص کر اس صورت میں جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی۔ سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے، کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں، اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ہارون علیہ السلام ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں، پھر ایسا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے، اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے۔انتهیٰ مختصراً۔

(٦٢١٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ: ((اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی علیہ السلام؟ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)).

[بخاري:٤٤١٦]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس' پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٩) عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع:٦٢١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَهٗ وَخَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ)) وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ: ((لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)) قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((اُدْعُوْلِیْ عَلِیًّا)) فَاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَفَعَ الرَّایَةَ اِلَیْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو امیر کیا تو کہا: تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تین باتوں کی وجہ سے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا تھا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے۔" یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔" وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں تھوک ڈالا اور نشان (علم) ان کے حوالہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی، ان کے ہاتھ پر۔

دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ)).

[ترمذی:۳۷۲٤]

اور جب یہ آیت اتری: ''بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو۔'' (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ ﷺ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا: ''اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔''

فائدہ ابو تراب کنیت ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی، اس روایت سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا، نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے، اور اس کی تاویل ضروری ہے، اس طرح سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے، اور شاید سعد رضی اللہ عنہ اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوں، اور سعد رضی اللہ عنہ نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں بیان نہیں کرتے۔

(٦٢٢١) عَنْ سَعْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى)).

[بخاری:٣٧٠٦؛ ابن ماجه:١١٥]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ''تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس۔''



(٦٢٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَقَالَ: ((امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ: ((قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن: ''البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو، فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن، پھر میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ ﷺ بلائیں مجھ کو اس کام کے لیے، لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا ان کو دیا اور فرمایا: ''چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا۔'' پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا۔ پھر چلا کر بولے: یا رسول اللہ ﷺ! کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑ ان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوائے اللہ کے اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچا لیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔''



(٦٢٢٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ اَنَّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟)) فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). [بخاري:٢٩٤٢، ٣٠٠٩، ٣٧٠١، ٤٢١٠، ٤٧١٣]

دن: ''البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں''۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ ﷺ کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان اس کو ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ پھر ان کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔''



(٦٢٢٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا: هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے خیبر کے دن، ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ ﷺ سے، جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا۔ پھر یکا یک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ جھنڈا ان کو ملے گا۔ لوگوں نے کہا: یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. [بخاری:۲۹۷۵، ۳۷۰۲، ۴۲۰۹، ۴۵۴۳]

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَ صَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ؟ يَا زَيْدُ! اَلَيْسَ نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ: نِسَآءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَاٰلُ عَقِيْلٍ وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

یزید بن حیان سے روایت ہے، میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا: اے زید رضی اللہ عنہ! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کی حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا، ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے، زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا: ''بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آئے اور میں قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔'' غرض آپ ﷺ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف۔ پھر فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں۔'' تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل بیت آپ ﷺ کے کون ہیں؟ اے زید رضی اللہ عنہ! کیا آپ ﷺ کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ کون ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ علی، عقیل، جعفر، عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

قَالَ: نَعَمْ.

فائدہ: یہ حدیث حضرت ﷺ نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ ''قرآن پر جمے رہنا، اس سے ہدایت لینا، اس پر عمل کرنا۔ دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا' ان سے محبت کرنا' ان کو ایذا نہ دینا۔'' اس نصیحت پر سوائے اہل سنت والجماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے۔ خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' ان کے دشمن ہو گئے۔ روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

(٦٢٢٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٦٢٢٧) عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: ((كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ)).

ابوحیان سے اسماعیل کی حدیث کی مانند مروی ہے اور حدیث جریر میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا' وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

(٦٢٢٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ: لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَلَا وَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا كِتٰبُ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)) وَفِيْهِ: فَقُلْنَا: مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ؟ نِسَاؤُهٗ؟ قَالَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ! اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰى اَبِيْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ.

یزید بن حیان سے روایت ہے' انہوں نے کہا: ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے بہت ثواب کمایا' تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ ﷺ کی' آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب' وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا: اہل بیت کون لوگ ہیں بیبیاں آپ ﷺ کی؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ اہل بیت آپ کے ددھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ ﷺ کے بعد۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں' اور بعض نے کہا: بنو قصی اور بعض نے کہا: قریش۔ اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ ﷺ کی کئی بیبیاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قریشی تھیں۔ اور ایک روایت میں زید رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج۔ ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال؛ جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے۔ اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت ﷺ کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے۔ اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہوا اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم۔ (نووی رحمہ اللہ مع زیادہ)

(٦٢٢٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ: فَأَبٰى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبُوْ تُرَابٍ؟ قَالَ: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: ((انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟)) فَجَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!)).

[بخاري: ٤٤١، ٣٧٠٣، ٦٢٨٠]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا۔ اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا۔ سہل نے انکار کیا۔ وہ شخص بولا: اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابوتراب پر۔ سہل نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے۔ وہ شخص بولا: اس کا قصہ بیان کرو ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟" وہ بولیں: مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔" وہ آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! علی رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ علی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے "اٹھ اے ابوتراب! اٹھ اے ابوتراب!۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه

باب: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٣٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَرِقَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِیْ يَحْرُسُنِی اللَّيْلَةَ قَالَتْ: وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ اَحْرُسُكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ. [بخاری: ۲۸۸۵، ۷۲۳۱؛ ترمذی: ۳۷۵۶]

آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے۔؟ آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا' یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ ﷺ کے پاس پہرہ دینے کے لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی۔



(٦٢٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِیْ يَحْرُسُنِی اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا جَاءَ بِكَ)) فَقَالَ: وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ. [راجع: ٦٢٣٠]

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آپ ﷺ جاگتے رہے (یعنی آپ ﷺ کو نیند نہیں آئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایسا نیک بخت آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' عرض کیا: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ وہ بولے: مجھے ڈر ہوا رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر' تو میں آیا آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور سو گئے۔



وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا: مَنْ هٰذَا؟

اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

(٦٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ. [راجع: ٦٢٣٠]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند جاتی رہی۔ سلیمان بن بلال کی حدیث کی مانند ذکر کیا۔



(٦٢٣٣) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهٗ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ)). [بخاری: ٢٩٠٥، ٤٠٥٨، ٤٠٥٩، ٦١٨٤؛ ترمذی: ٣٧٥٤؛ ابن ماجه: ١٢٩]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (یعنی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) کے لیے' آپ ﷺ نے احد کے دن ان سے فرمایا ''تیر چلا اے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''

(٦٢٣٤) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

[راجع:٦٢٣٣]

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [بخاری: ٣٧٢٥، ٤٠٥٥، ٤٠٥٦، ٤٠٥٧، ترمذی: ٢٨٣٠، ٣٧٥٣؛ ابن ماجه: ١٣٠]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٦) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع:٦٢٣٥]

یحییٰ بن سعید سے ان اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٧) عَنْ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى نَوَاجِذِهِ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیر مار اے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے"۔ میں نے اس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا۔ وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی کچلیوں کو دیکھا۔

(٦٢٣٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: عَنْ أَبِيهِ ﷺ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِيْنِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ فَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا. قَالَ: مَكَثَتْ ثَلٰثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ [٣١/ لقمان: ٣٢] قَالَ: وَأَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں۔ ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پیے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی، کچھ کھایا نہ پیا، یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا، آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بددعا کرنے لگی سعد رضی اللہ عنہ کے لیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: "اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق۔" اور ایک بار رسول اللہ ﷺ کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ میں نے عرض

فَقُلْتُ: نَفِّلْنِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهٗ فَقَالَ: ((رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ)) فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اُلْقِيَهٗ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَعْطِنِيْهِ قَالَ: فَشَدَّلِيْ صَوْتَهٗ ((رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ)) قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾.

[٨/ الانفال:١]

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِيْ فَقُلْتُ: دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالنِّصْفَ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالثُّلُثُ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

قَالَ: وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيْكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ: فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ- وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ- فَاِذَا رَأْسُ جَزُوْرٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ: فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ: قَالَ: فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ: الْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ شَاْنَ الْخَمْرِ: ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾.[٥/ المائدة:٩٠]

[ابو داود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩؛ وراجع: ٤٥٥٦، ٤٥٥٧]

کیا' یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجیے اور میرا حال آپ ﷺ جانتے ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔'' میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے سختی سے فرمایا: ''رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: مجھ کو اجازت دیجیے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا میں نے کہا: اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: اچھا آدھا مال بانٹ دوں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا: آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے، اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی۔ میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ' وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا۔ میں نے کہا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''شراب' جوا' تھان اور پانسے یہ سب نجس اور شیطان کے کام ہیں۔''



(٦٢٣٩) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ: اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِيْ

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باب میں چار آیتیں اتریں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی

حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ: فَكَانُوْا إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهِ أَيْضًا: فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا.

سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی۔ پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

[راجع: ٦٢٣٨]

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٠) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ [الانعام: ٥٢] قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ: أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا: لَا تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ آیت: ''مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اتری۔ ان میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرک کہتے تھے آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

[ابن ماجہ: ٤١٢٨]

○ ○ ○ ○

(٦٢٤١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا. قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾. [الانعام: ٥٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا: آپ ﷺ ان لوگوں کو پاس سے بھگا دیجیے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر، ان لوگوں میں میں تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال رضی اللہ عنہ اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ ﷺ نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''مت ہٹا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضامندی۔''

[راجع: ٦٢٤٠]

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٢) عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہما عَنْ حَدِيْثِهِمَا. [بخاری: ٣٧٢٢، ٣٧٢٣، ٤٠٦٠، ٤٠٦١]

ابوعثمان سے روایت ہے، ان دنوں میں جب رسول اللہ ﷺ لڑتے تھے (کافروں سے) بعض دن کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نہ رہا سوائے طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٤٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ)).

[بخاری: ٢٨٤٧، ٢٩٩٧، ٧٢٦١]

ہوں' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

(٦٢٤٤) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [بخاری: ٢٨٤٦، ٤١١٣؛ ترمذی: ٣٧٤٥؛ ابن ماجه: ١٢٢]

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی حدیث کے مانند روایت کرتے ہیں۔



(٦٢٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِىْ اُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاْطِئُ لِىْ مَرَّةً فَاَنْظُرُ وَاُطَاْطِئُ لَهٗ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَبِىْ اِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهٖ فِى السِّلَاحِ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ فَقَالَ: وَرَاَيْتَنِىْ يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ)). [بخاری: ٣٧٢٠؛ ترمذی: ٣٧٤٣؛ ابن ماجه: ١٢٣]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں اور عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا۔ میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف۔ پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے' انہوں نے کہا: بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا۔ میں نے کہا: ہاں انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا ''فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''



(٦٢٤٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ فِى الْاُطُمِ الَّذِىْ فِيْهِ النِّسْوَةُ يَعْنِىْ نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِى الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِىْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. [راجع: ٦٢٤٥]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خندق والے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اس قلعہ میں تھے جس میں عورتیں تھیں۔ نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتیں اور حدیث کو بیان کیا ابن مسہر کی حدیث کے مطابق اور اس میں عبداللہ بن عروہ کا ذکر نہیں کیا۔



(٦٢٤٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور

كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)).

[ترمذی:۳۶۹۶]

آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر اور عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تھم جا اے حرا! تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید“۔ (نبی حضرت محمد ﷺ تھے اور صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی)۔

(٦٢٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اس نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا، نہیں ہے تجھ پر مگر نبی ﷺ صدیق اور شہید۔“ اور اس پر نبی ﷺ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٩) عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَبَوَاكَ وَاللّٰهِ! ﴿مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِمَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے ﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِمَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ ”یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“ (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے۔ نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٥٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ.

ہشام سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما۔

(٦٢٥١) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: كَانَ أَبَوَاكَ ﴿مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی ”جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٥٢) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ! أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔“ (اگرچہ صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اوروں سے ممتاز تھے)۔

[بخاری:٣٧٤٤، ٤٣٨٦، ٧٢٥٥]

(٦٢٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ: ((هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھائے تو آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ''یہ اس امت کا امانت دار ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٤) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ: ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ)) قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ: فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضي الله عنه [بخاری:٣٧٤٥، ٤٣٨٠، ٤٣٨١، ٧٢٥٤؛ ترمذی:٣٧٩٦؛ ابن ماجہ:١٣٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے، بیشک امانت دار ہے''۔ راوی نے کہا: لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٥) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع:٦٢٥٤]

ابواسحاق سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضي الله عنهما.

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٥٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِحَسَنٍ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ)). [بخاری:٢١٢٢، ٥٨٨٤؛ ابن ماجہ:١٤٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے: ''یا اللہ! میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔ سبحان اللہ! اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ! تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت پر اور وفات دے ان کی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر، ہر چند مومن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے۔ پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہل بیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

(٦٢٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰى جَآءَ سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((اَثَمَّ لُكَعُ؟ اَثَمَّ لُكَعُ؟)) يَعْنِيْ حَسَنًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ ﷺ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے اور پوچھا: ''بچہ ہے، بچہ ہے۔'' یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق

فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ)). [راجع:٦٢٥٦]

ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ) پھر فرمایا: ''یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے''۔

(٦٢٥٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ)).

[بخاري: ٣٧٤٩؛ ترمذي: ٣٧٨٢، ٣٧٨٣]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔''



(٦٢٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ)).

[راجع:٦٢٥٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔''



(٦٢٦٠) عَنْ اِيَاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَآءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ. [ترمذي:٦٧٧٥]

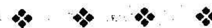
ایاس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو لے گیا حجرۂ نبوی تک۔ ایک صاحبزادے آپ ﷺ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَابُ فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اہل بیت کے فضائل۔

(٦٢٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. [الأحزاب: ٣٣] [راجع:٥٤٤٥].

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ بعد اس کے فرمایا: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [٣٣/الاحزاب:٣٣] یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!''



فائدہ: یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد یہ ہے ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مطہرات مراد تھے۔ پر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تا کہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق وسباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہما

باب: زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾. [الأحزاب: ٥]

[بخاري: ٤٧٨٢؛ ترمذي: ٣٢٠٩، ٣٨١٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا: ”پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔“



(٦٢٦٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٢٦٢]

عبداللہ سے اسی کی مانند مروی ہے۔

(٦٢٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمْرَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [بخاري: ٦٦٢٧؛ ترمذي: ٣٨١٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو بنایا۔ لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ ﷺ نے افسر کیا) تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں اور اللہ کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

فائدہ: پہلے آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت ﷺ نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تا کہ ان کو باپ کا رنج کم ہو، دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت بڑا امر لیاقت ہے۔ اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

(٦٢٦٥) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ يُرِيْدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَّهَا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: ”اگر تم طعنہ کرتے ہو اس کی امارت میں۔ مراد اسامہ بن زید تھے۔ البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں بھی، اللہ کی قسم! وہ اس سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا۔

وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَا حَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ)).

اور اللہ کی قسم! اور اب اس کے بعد اسامہ سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔ اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَیْرِ: اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

[بخاری:٣٠٨٢]

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ ﷺ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا۔ (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٧) عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَ اِسْنَادِهٖ. [راجع:٦٢٦٦]

حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث کی مانند روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَهْلِ بَیْتِهٖ قَالَ: وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْهِ فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

[ابو داود: ٢٥٦٦؛ ابن ماجه: ٣٧٧٣]

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ ﷺ سے جا کر ملتے۔ ایک بار آپ ﷺ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ ﷺ سے ملنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے آئے آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِنَا قَالَ: فَتُلُقِّیَ بِیْ وَ بِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَیْنِ قَالَ: فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ. [راجع:٦٢٦٨]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے، ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سے تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَهٗ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ

فَاسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ. [راجع:٦٧٧٤]

کروں گا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

باب: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٧١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)).

قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [بخاری: ٣٨١٥، ٣٤٣٢؛ ترمذی: ٣٨٧٧]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آسمان وزمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران علیہا السلام افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

(٦٢٧٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ٣٤١١، ٣٤٣٣، ٣٧٦٩، ٥٤١٨؛ ترمذی: ١٨٣٤؛ نسائی: ٣٩٥٧؛ ابن ماجه: ٣٢٨٠]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔'' (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہا سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہو)۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

(٦٢٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ ﷺ کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر، اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ پھر جب وہ آئیں تو آپ ﷺ ان کو سلام کہیے ان کے پروردگار کی طرف سے، اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجیے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ

قَالَ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيْثِ: وَمِنِّيْ. [بخاری: ۳۸۲۰، ۷۴۹۷]

اس میں شور وغل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٤) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. [بخاری: ۱۷۹۲، ۳۸۱۹]

اسمٰعیل نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انہوں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شور وغل ہے نہ تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٥) عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٦٢٧٤]

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک گھر کی جنت میں۔

(٦٢٧٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لَمَّا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَائِلِهَا.

[بخاری: ٦٠٠٤، ٧٤٨٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا۔ حالانکہ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ ﷺ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

(٦٢٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا عَلٰى خَدِيْجَةَ وَاِنِّيْ لَمْ اُدْرِكْهَا.

قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ: اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَتْ: فَاَغْضَبْتُهٗ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا)).

[بخاری: ۳۸۱۸؛ ترمذی: ۲۰۱۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ''اس کا گوشت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عزیزوں کو بھیجو۔'' ایک دن میں نے آپ ﷺ کو غصہ کیا اور کہا: خدیجہ رضی اللہ عنہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کی محبت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ

ہشام سے انہی اسناد کے تحت ابی اسامہ کی حدیث کی مانند روایت ہے

حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

بکری کے قصہ تک اور بعد والے اضافے کو ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِهٖ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میں نے اتنا رشک آپ ﷺ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا کیونکہ آپ ﷺ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

(٦٢٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

(٦٢٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا. [بخاري:٣٨٢١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن (آپ ﷺ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی' آپ ﷺ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا: ''یا اللہ! ہالہ بیٹی خویلد کی۔'' مجھے رشک آیا میں نے کہا: آپ ﷺ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو۔ نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قاضی نے کہا: عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی فطرت میں ہے اور اسی واسطے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں۔ اس وجہ سے آپ ﷺ ان پر خفا نہ ہوئے۔

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا.

باب: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ: هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ؟ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ: اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ)). [بخاري:٥١٢٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھ سے کہنے لگا: یہ آپ ﷺ کی عورت ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے پردہ ہٹایا تو وہ تو نکلی۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا۔'' (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہوئی)۔

(٦٢٨٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

[بخاری:۵۰۷۸، ۷۰۱۱]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَآ اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ. [بخاری:۵۲۲۸]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیونکر آپ جان لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے: نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ابراہیم کے رب کی۔'' میں نے عرض کیا: بے شک اللہ کی قسم یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ ﷺ سے ناراض ہوتی ہوں) (یہ غصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے۔ دل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٨٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ کے قول تک مروی ہے اور بعد والے جملے کا ذکر نہیں ہے۔

[بخاری:۶۰۷۸]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ انہوں نے کہا: میری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی۔ اور علما نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شرا کو، اور امام مالک رحمہ اللہ سے اس کی کراہیت منقول ہے اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٢٨٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور جریر کی روایت میں ہے انہوں نے کہا: میں اپنے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اور وہی کھیل ہوتے تھے۔

(٦٢٨٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے۔ جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ ﷺ خوش ہوں۔

[بخاری:۲۵۷۴]

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَّعِيَ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْ بُنَيَّةُ! اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ.)) فَقَالَتْ: بَلٰى قَالَ: ((فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ)) قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَبِالَّذِيْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللّٰهِ! لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِّنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِيْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ ﷺ نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ ﷺ انصاف کریں ان کے ساتھ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں۔ (یعنی جتنی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ ﷺ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟" وہ بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ ﷺ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو محبت رکھ عائشہ سے۔" یہ سنتے ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور بیبیوں کے پاس گئیں۔ ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں: ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہو: آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے باپ تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا ہوئے۔ دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہ کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آخر آپ ﷺ کی بیبیوں نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ ﷺ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں، فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو جاتیں۔ انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ ﷺ میری چادر میں تھے جس حال

عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِیْ اِلَيْكَ يَسْئَلْنَكَ الْعَدْلَ فِی ابْنَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِیْ فَاسْتَطَالَتْ عَلَیَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهٗ هَلْ يَاْذَنُ لِیْ فِيْهَا قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حِيْنَ اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ: ((اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ بَكْرٍ)).

[بخاری: ۲۵۸۱ تعليقاً؛ نسائی: ۳۹۵۴، ۳۹۵۵]

میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے مقدمہ میں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں جو تم سے دب جائے)۔



(٦٢٩١) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ فِی الْمَعْنٰی غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً. [بخاری: ٦٢٤٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٢٩٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ: ((اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا؟)) اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِیْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ. [بخاری: ۳۷۷٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے: "کل میں کہاں ہوں گا۔ کل میں کہاں ہوں گا؟" یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں۔ (یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

(٦٢٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلٰی صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ)).

[بخاری: ٤٤٤٩، ٥٦٧٤؛ ترمذی: ٣٤٩٦]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیک لگائے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ ﷺ فرماتے تھے: "یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔"



(٦٢٩٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٦٢٩٣]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٦٢٩٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَنْ يَّمُوْتَ نَبِیٌّ حَتّٰی يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں

وَالاٰخِرَةِ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا﴾. [النساء: ٦٩]

قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِيْنَئِذٍ. [بخاری: ٤٤٣٥، ٤٤٣٦، ٤٥٨٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٠]

رہنے اور آخرت میں جانے کا۔ پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی بیماری میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی اس وقت آپ ﷺ کی آواز بھاری تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔

اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔



(٦٢٩٦) عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٦٢٩٥]

سعد سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٦٢٩٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: ((اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)).

قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: اِذًا لَّا يَخْتَارُنَا.

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: وَعَرَفْتُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهِ: ((اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)).

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ: ((اَللّٰهُمَّ! الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)).

[بخاری: ٤٤٦٣، ٦٣٤٨، ٦٥٠٩]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں: ”کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ کا سر میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا: ”یا اللہ! بلند رفیقوں کے ساتھ کر۔“ (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس وقت میں نے کہا اب آپ ﷺ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں: ”کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ! الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)).



(٦٢٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین

الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَأَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ: بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ هُوَ رَسُوْلُكَ وَلَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ شَيْئًا.

[بخاری:۵۲۱۱]

حفصہ رضی اللہ عنہا پر آیا، ہم دونوں آپ ﷺ کے ساتھ نکلیں اور آپ ﷺ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے، حفصہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں۔ تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا اور وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا ان کے اونٹ پر۔ رات کو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ ﷺ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو نہ پایا۔ (رات بھر) ان کو غیرت آئی۔ جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں: یا اللہ! مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا: اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ ﷺ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ رضی اللہ عنہا ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں، اس لیے کہ اگر باری آپ ﷺ پر واجب بھی ہو تب بھی سفر میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگائے (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(۶۲۹۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ۳۷۷۰، ۵۴۱۹، ۵۴۲۸؛ ترمذی: ۳۸۸۷؛ ابن ماجہ: ۳۲۸۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔"

○ ○ ○ ○

(۶۳۰۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ. [راجع:۶۲۹۹]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اسماعیل کی روایت میں ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۰۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَهَا: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.
[بخاری: ٦٢٥٣؛ ابوداود: ٥٢٣٢؛ ترمذی: ٢٦٩٣، ٣٨٨٢؛ ابن ماجه: ٣٦٩٦]

ان سے (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے): "جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں۔" انہوں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع: ٦٣٠١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی روایتوں کی مانند بیان فرمایا ہے۔

(٦٣٠٣) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٣٠١]

زکریا سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ)) فَقَالَتْ: فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى. [بخاری: ٣٢١٧، ٣٧٦٨، ٦٢٠١، ٦٢٤٩؛ ترمذی: ٣٨٨١؛ نسائی: ٣٩٦٤]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ جبریل علیہ السلام ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔" میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ حَدِيْثِ اُمِّ زَرْعٍ.

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان۔

(٦٣٠٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَا هَدْنَ وَتَعَا قَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.
قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقٰى.
قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.
قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ.
قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان تمام نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی۔
(١) پہلی عورت نے کہا: میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے۔
(٢) دوسری عورت نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی۔ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑیگا)۔
(٣) تیسری عورت نے کہا: میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس

خَرَجَ اَسِدَ وَّلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِيْ غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَّهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ.

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِيْ الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَّالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ.

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِيْ مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ. قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِيْ اَبُوْ زَرْعٍ وَمَا اَبُوْزَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِيْ فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَجَدَنِيْ فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ: فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ. اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ؟ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ

کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو اوہڑ رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی)۔

(۴) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)۔

(۵) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔

(۶) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوائے کھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

(۷) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

(۸) آٹھویں عورت نے کہا: میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

(۹) نویں عورت نے کہا: میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پر تلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے۔ اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

(۱۰) دسویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام مالک ہے، مالک افضل

وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کر اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا. جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ)).

[بخاری:٥١٨٩]

(۱۱) گیارویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ! کیا خوب ابوزرع ہے۔ اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین میں رہی۔ مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ، کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل، محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اور پیتی ہوں سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا! سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے) اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے۔ لونڈی ابوزرع کی! کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے۔ سو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح

کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز۔ اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع! اور کھلا اپنے لوگوں کو سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسی تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو۔ اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا۔ اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لے نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔



فائدہ۔ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کرے گی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ تک پہنچے ہیں پھر کہا: دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حیی بنت کعب' چوتھی کا مہدو بنت ابی مزرمہ' پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حیی بنت علقمہ' آٹھویں کا بنت اوس بن عبد' دسویں کا کبشہ بنت ارقم' گیارہویں جس کا ام زرع بنت اکیہل بن ساعد۔ انتہٰی۔ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعض نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر' مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بدخلق بھی ہے۔ پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ بھی تعریف ہے اور مراد چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں۔ ابن ابی اویس نے کہا: چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

(٦٣٠٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ: قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ: وَصِفْرُ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں معمولی لفظوں کا ردوبدل ہے۔

رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَآئِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ: وَلَا تَنْقُثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَقَالَ: وَاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ ذِيْ رَائِحَةٍ زَوْجًا. [راجع:٦٣٠٥]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

باب: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣٠٧) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ اَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَآ اٰذَاهَا)).

[بخاري:٣٧١٤، ٣٧٦٧، ٥٢٣٠، ٥٢٧٨؛ ابوداود:٢٠٧١؛ ترمذي:٣٨٦٧]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا' نہ دوں گا' نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لئے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا۔ شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے۔'' (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگر چہ ایذا کا سبب امر مباح ہو۔ دوسرا نکاح اگر چہ جائز تھا لیکن جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا تو آپ ﷺ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا' اس لیے آپ ﷺ نے منع کر دیا' بوجہ کمال شفقت کے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پر۔ دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے' جو عورتوں کا طبعی امر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٠٨) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَآ اٰذَاهَا)). [راجع:٦٣٠٧]

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے' اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا قَالَ لَهُ: هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ اَخَافُ

حضرت زین العابدین علی بن حسین سے روایت ہے' وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا: آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے۔ حضرت زین العابدین نے فرمایا: کچھ نہیں۔ مسور نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں اللہ کی قسم! اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں

اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ! لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: ((اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا)).

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ: ((حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَاَوْفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا)). [بخاري: ٩٢٦ تعليقاً، ٣١١٠، ٣٧١٤؛ ابوداود: ٢٠٦٩، ٢٠٧٠؛ ابن ماجه: ١٩٩٩]

گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا۔ جب تک میری جان میں جان ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آئے۔'' پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا: ''انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّفْتِنُوْهَا وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا)).

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا، آپ ﷺ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: ''میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا۔ اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لائیں (یعنی جب علی رضی اللہ عنہ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رضی اللہ عنہا رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گناہ گار ہوں) اور اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی۔'' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ. [راجع:٦٣٠٩]

نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

(٦٣١١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٣٠٨]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٦٣١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَاهٰذَا الَّذِيْ سَارَّكِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهُ مِنْ اَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

[بخاری: ٣٧١٥، ٣٧١٦، ٣٦٢٥، ٣٦٢٦، ٤٤٣٣، ٤٤٣٤؛ ترمذی: ٣٨٩٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں، پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے ان سے پوچھا: پہلے تم سے آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں، یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا: پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی۔ پھر فرمایا: تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔



فائدہ- سبحان اللہ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے ایسا پیار تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ ﷺ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

(٦٣١٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ اُفْشِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی سب بی بیاں آپ ﷺ کے پاس تھیں (آپ ﷺ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ چلتے تھے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا: ''مرحبا میری بیٹی۔'' پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا: وہ بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا: وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا: کیا فرمایا تم سے رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کو جو میرا ان پر تھا اور کہا: بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: اب البتہ میں بیان کر دوں گی۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے میرے

فَقَالَتْ: اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ: ((اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّيْ لَاۤ اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟)) قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِيْ رَاَيْتِ.

[بخاری: ٣٦٢٣، ٦٢٨٥، ٦١٨٦؛ ابن ماجه. ١٦٢١]

کان میں یہ فرمایا: ''حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں۔'' یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ''اے فاطمہ! تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مؤمنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔



○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعض نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں۔ راضی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔ آمین یارب العالمین۔

(٦٣١٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهٗ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ: اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثِهٖ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ؟

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کی چال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرحبا میری بیٹی۔'' اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں۔ میں نے کہا: میں نے تو آج طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ تمام بیویوں سے زیادہ رازدار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا: رسول

وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِيْ: ((أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَّإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِيْ إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِيْ وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِيْ فَقَالَ: ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟)) فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ. [راجع:٦٣١٣]

اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے، اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔'' یہ سن کر میں روئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا اس امت کی سردار ہو۔'' تو یہ سن کر میں ہنسی۔



بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا.

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٥) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ وَقَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيْمُ اللّٰهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِيْ عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[بخاری: ٣٦٣٤، ٤٩٨٠]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: تجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کون شخص تھے؟'' انہوں نے کہا: دحیہ کلبی ہے۔ ام سلمہ نے کہا: اللہ کی قسم ہم تو ان کو دحیہ کلبی سمجھے۔ یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ﷺ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔



فائدہ: یعنی آپ ﷺ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)). قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا. قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا: ''تم میں سے سب سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔'' تو سب بی بیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم سب میں زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

فائدہ: تو لمبے ہاتھ سے حضرت ﷺ کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سب سے زیادہ تھی انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی بیس (٢٠) ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں۔ اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے وفات پاؤں گا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسرے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیوں سے پہلے وفات پائیں گی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

فائدہ: یہ حضرت ﷺ کی کھلائی تھیں۔ ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔

(٦٣١٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيْهِ شَرَابٌ قَالَ: فَلَا أَدْرِيْ أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْلَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ ﷺ روزے سے تھے یا کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا۔ وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ ﷺ پر۔

فائدہ: کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ ﷺ کی (یعنی آپ ﷺ کو کھلایا پلایا تھا اور تربیت کی تھی)۔ ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔ نووی رحمہ اللہ

(٦٣١٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِيْ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ چلو ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو؟ اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس لیے

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہما.

باب: حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(۶۳۱۹) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ)). [بخاري:۲۸۴۴]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوائے اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم رضی اللہ عنہا کے (جو انس کی والدہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں) آپ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ ﷺ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(۶۳۲۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالُوْا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا: کون ہے؟ لوگوں نے کہا: غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم رضی اللہ عنہا کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ۔''

(۶۳۲۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)). [بخاري:۳۶۸۹]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(۶۳۲۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهُ قَالَ: فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ! اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ: فَغَضِبَ فَقَالَ: تَرَكْتِنِىْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِىْ بِابْنِىْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِىْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ وَهِىَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّهُ يُعْجِبُنِىْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ: تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَبَا طَلْحَةَ! مَا اَجِدُ الَّذِىْ كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِىْ اُمِّىْ: يَا اَنَسُ! لَا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِىْ قَالَ: لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ: وَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهُ فِىْ حَجْرِهٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَا كَهَا

اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انہوں نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں روک سکتے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی، یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور کہنے لگے: تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ کو خبر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اور آپ ﷺ سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا کتنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جائیں لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ! اب میرے ویسا درد نہیں جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے۔ جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں۔ میری ماں نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! اس کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جائے جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ ﷺ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا نے یہ لڑکا جنا۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچہ کو لے کر آیا اور آپ ﷺ کی گود میں بٹھایا۔ آپ ﷺ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی۔ جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈالی۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو

فِیْ فِیْهِ حَتّٰی ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُهَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْظُرُوْا اِلٰی حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ)) قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ.

انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے۔" پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ۔ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِّاَبِیْ طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ.

باب: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں۔

(٦٣٢٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ: ((یَا بِلَالُ! حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِی الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّیْلَةَ خَشْفَ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ)) قَالَ: قَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْاِسْلَامِ اَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّیْ لَا اَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ.

[بخاری: ١١٤٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز پڑھ کر۔ "اے بلال رضی اللہ عنہ! بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیرے جوتوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں۔" بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُمِّهٖ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَ: لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِیْلَ لِیْ: اَنْتَ مِنْهُمْ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے۔ آخر تک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو ان لوگوں میں سے ہے۔" (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

[ترمذی:۳۰۵۳]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٦) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِيْنًا وَمَا نُرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ ﷺ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ ﷺ کے۔

[بخاری:٣٧٦٣، ٤٣٨٤؛ ترمذی:٣٨٠٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٧) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی يَقُوْلُ: لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِیْ مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے، پھر اسی طرح ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْمَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اہل بیت میں سے سمجھتا تھا۔ یا اسی طرح کا ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٩) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ: اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا.

ابوالاحوص سے روایت ہے، جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مثل اب کوئی ہے؟ دوسرے نے کہا: تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

فائدہ۔ یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ ﷺ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

(٦٣٣٠) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: كُنَّا فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا.

ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

(٦٣٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

اَلْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَ اَكْثَرُ.

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [ال عمران: ١٦١] ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِيْ اَنْ اَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ.
قَالَ شَقِيْقٌ: فَجَلَسْتُ فِيْ حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ. [بخاری: ٥٠٠٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا (اپنے قرآن کو چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لائے گا اس کو قیامت کے دن۔ پھر کہا: تم مجھے کس شخص کی قراءت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس۔ شقیق نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں بعض مقامات میں جمہور کے مخالف قراءت تھی۔ ان کے ساتھیوں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہہ دیا چھپاؤ الو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لے کر آؤ گے۔ اس سے زیادہ کون سا شرف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

(٦٣٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ.
[راجع: ٥٠٠٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری۔ اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ! دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

(٦٣٣٤) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا نَاْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ۔ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عِنْدَهٗ۔ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خُذُوا

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے، ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا۔ اور

الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ فَبَدَأَبِهٖ۔ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ))۔

معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا۔"

[بخاری:۳۷۵۸، ۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ۳۸۰۶، ۳۸۰۸، ۴۹۹۹]

○ ○ ○ ○

(۶۳۳۵) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُهٗ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِّنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) وَحَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَوْلَهٗ: يَقُوْلُهٗ. [راجع:۶۳۳۴]

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس تھے۔ اور ابن مسعود کی حدیث بیان کی، کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس وقت سے میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے، ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور ابی بن کعب سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اور معاذ بن جبل سے۔" زہیر بن حرب نے یقولہٗ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۳۶) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَوَكِيْعٍ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ اُبَيٍّ وَّفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ. [راجع:۶۳۳۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۳۷) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِیْ تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ. [راجع:۶۳۳۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۳۸) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اسْتَقْرِؤُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)). [راجع:۶۳۳۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۳۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِیْ بِاَيِّهِمَا بَدَأَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع:٦٣٣٤]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی فضیلت۔

(٦٣٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے، اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. [بخاري: ٣٨١٠؛ ترمذي: ٣٧٩٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں، حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوائے ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے۔ اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ ﷺ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں۔ اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یہ کہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے تب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ قرآن کے اجزا ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا۔ انتہی۔

(٦٣٤١) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ. [بخاري: ٥٠٠٣]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ)) قَالَ: فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ. [راجع:١٨٦٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو۔“ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ ﷺ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تیرا نام لیا۔“ یہ سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور رب کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٤٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾)) قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ فَبَكٰى. [راجع:١٨٦٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ سناؤں۔'' انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رو دیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ. [راجع:١٨٦٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند بیان کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

باب: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)). [ترمذی:٣٨٤٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا: ''ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو۔ اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعض نے کہا: مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا۔ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ کے آنے کی خوشی کی۔ (انتهى مختصراً من النووى رحمہ اللہ)

(٦٣٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ.)) [بخاری: ٣٨٠٣؛ ابن ماجه: ١٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجِنَازَتُهُ مَوْضُوْعَةٌ يَعْنِيْ سَعْدًا: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٨) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ)). [بخاری:٣٨٠٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا۔ آپ ﷺ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا تو ال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہے۔''

(٦٣٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن عبدہ نے کہا: ہمیں

ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٣٤٨]

ابو داؤد نے خبر دی شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ قتادہ نے عن انس عن النبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٠) عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ. [راجع:٦٣٤٩]

شعبہ نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح بیان کیا جیسا ابوداؤد نے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! إِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)).

[بخاري:٢٦١٥، ٣٢٤٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا۔ آپ ﷺ منع کرتے تھے حریر سے۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٢) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپ ﷺ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِيْ دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ رضي الله عنه.

باب: ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٣) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((مَنْ يَأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا)) فَبَسَطُوْا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ: أَنَا أَنَا. قَالَ: ((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهٖ؟)) فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُوْ دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهٖ قَالَ: فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا: ''یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟'' لوگوں نے ہاتھ پھیلائے، ہر ایک کہتا تھا: میں لوں گا۔ میں لوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا حق ادا کر کے کون لے گا۔'' یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابو دجانہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا۔ پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رضي الله عنهما.

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٤) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا

يَوْمَ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: ((وَلِمَ تَبْكِي؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ)).

[بخاری: ۱۲۹۳، ۲۸۱٦؛ نسائی: ۱۸٤۱]

گیا۔ اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھا دیا یا آپ ﷺ کے حکم سے اٹھایا گیا۔ آپ ﷺ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا: ”یہ کس کی آواز ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا، عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔“



(٦٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنهما قَالَ: أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ: وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَبْكِيهِ أَوْلَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ)).

[بخاری: ۱۲٤٤، ٤٠٨٠؛ نسائی: ۱۸٤٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا، لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔“



(٦٣٥٦) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ. [بخاری: ۱۲٤٤ تعلیقًا]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے



(٦٣٥٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے۔



بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

باب: جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٨) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مال دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں سے فرمایا: ”تم

لِاَصْحَابِهٖ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((لٰكِنِّىْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ)) فَطُلِبَ فِى الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ)) قَالَ: فَوَضَعَهٗ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَحُفِرَ لَهٗ وَوُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا' ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گم تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلیبیب رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتا۔'' لوگوں نے ان مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیبیب رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں۔'' (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ﷺ ہی نے اٹھایا۔ بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور راوی نے غسل کا بیان نہیں کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رحمہ اللہ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِىْ اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهٗ فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِىْ قِيْلَ لَهٗ فَقُلْتُ: اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهٗ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ يَبْكِىْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا.

قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِىْ! قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے' تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے۔ اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی۔ اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی: (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا: تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا' اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا۔ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے۔ انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے۔ کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے۔ انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹے میرے بھائی کے! میں نے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے۔ میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ قُلْتُ: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ قُلْتُ: فَاَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ اُصَلِّيْ عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ.

فَقَالَ اُنَيْسٌ: اِنَّ لِيْ حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِيْ فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ: فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ: اَحَدَ الشُّعَرَاءِ.

قَالَ اُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهٗ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ.

قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ: الصَّابِئُ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ: فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ: فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّيْ الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَّآئِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ! ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سَخْفَةَ جُوْعٍ.

نے کہا: کس کے لیے پڑھتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لیے۔ میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: منہ ادھر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا۔ اس نے دیر کی۔ پھر آیا۔ میں نے کہا: تو نے کیا کیا۔ وہ بولا: میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا: لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: لوگ اس کو شاعر' کاہن' جادوگر کہتے ہیں۔ اور انیس خود بھی شاعر تھا۔ اس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح۔ اللہ کی قسم وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں رہو۔ میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ آیا۔ میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا۔ عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت ﷺ کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جس صابی کا تو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا' تو اے بھتیجے میرے! میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوائے زمزم کے پانی کے (جب مجھے بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں' اساف مرد تھا

قَالَ: فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ إِذَا ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ: اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَلٰى قَوْلِهِمَا قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُوْلَانِ: لَوْ كَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ: ((مَا لَكُمَا؟)) قَالَتَا: الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ: ((مَا قَالَ لَكُمَا؟)) قَالَتَا: اِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَنْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ قَالَ: فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ اٰخُذُ بِيَدِهٖ فَقَدَعَنِيْ صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ قَالَ: ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا اَجِدُ عَلٰى

اور نائلہ عورت تھی، کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں۔ میں نے کہا: ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ فحش اساف اور نائلہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی' اساف اور نائلہ کو۔ ان مردوں اور عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں: کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے۔ انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا: کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ صابی کیا بولا: وہ بولیں: ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ' پھر نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعليك ورحمة الله۔'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: شاید آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں' میں لپکا آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ ﷺ کے صاحب نے (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کو جانتے تھے مجھے روکا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ''تو یہاں کب آیا؟'' میں نے عرض کیا' میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کھانا کون کھلاتا ہے۔'' میں نے کہا: کھانا

كَبِدِىْ سَخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ: ((فَاِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ)).

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِىْ فِىْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُوْبَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِىْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَّا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّىْ قَوْمَكَ؟ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ)) فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: صَنَعْتُ اَنِّىْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ: مَابِىْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَاِنِّىْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ: مَابِىْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَاِنِّىْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِىُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ.

وغیرہ کچھ نہیں سوائے زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح۔''

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اس کو کھلانے کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی' میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے۔ یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں۔ پھر رہا میں جب تک رہا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی' میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوائے یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دے۔'' میں انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ ﷺ کی نبوت کی۔ وہ بولا: تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے' میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے۔ وہ بولی: مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا' وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔

وَقَالَ نِصْفُهُمْ: اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِىْ وَجَاءَ تْ اَسْلَمُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِىْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گی۔ اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم بھی اپنے بھائیوں غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا۔'' (قتل اور قید سے)۔

وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)).

○ ○ ○ ○

فائدہ: انیس رضی اللہ عنہ نے ایک شرط لگائی۔ وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے ہر ایک یہ کہتا: میں بہتر ہوں۔ پھر جس کو کاہن کہہ دے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا۔ ایسی ہی شرط انیس رضی اللہ عنہ نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جائیں اور اتنے ہی اور۔

(٦٣٦٠) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ: نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ وَتَجَهَّمُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْذَرٍّ: يَا ابْنَ اَخِيْ! صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَتَنَا فَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ: فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيْثِهٖ: قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ: قُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ؟)) وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا: فَقَالَ: ((مُنْذُكَمْ اَنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: مُنْذُ خَمْسَ عَشَرَةَ وَفِيْهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے۔ انیس رضی اللہ عنہ نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے۔ اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کو مسلمانی کا سلام کیا۔ اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے عزت دیجیے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ: ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھے آسمان سے خبر آتی ہے۔ ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ ﷺ کا کلام سنا پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ گیا اور بولا: میں نے

الآخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ: رَاَيْتُهٗ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِیْ فِيْمَا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِیَّ ﷺ لَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ يَعْنِی اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِیٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِیَّ ﷺ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِیٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ؟ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِیٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَلَا تُحَدِّثُنِیْ؟ مَا الَّذِیْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ: اِنْ اَعْطَيْتَنِیْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّیْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: فَاِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَصْبَحْتُ فَاتَّبِعْنِیْ فَاِنِّیْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّیْ اُرِيْقُ الْمَآءَ فَاِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِیْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِیْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِیْ)) فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ

اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے مجھ کو تسکین نہیں ہوئی پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ وہ لیٹ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ ﷺ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے۔ وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے اور کہا: ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو؟ پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا۔ اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا: تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس کے لیے تم اس شہر میں آئے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے سب حال بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ابوذر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ پہنچے۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نکلے اور مسجد میں آئے اور اونچی آواز میں بولے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَالْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهٗ.

[بخاری: ۳۵۲۲، ۳۸۶۱]

اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھکے اور لوگوں سے کہا: خرابی ہو تمہاری، تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔



بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ.

باب: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(۶۳۶۳) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا ضَحِكَ. [بخاری: ۳۰۳۵، ۳۸۲۲، ۶۰۸۹؛ ترمذی: ۳۸۲۰، ۳۸۲۱؛ ابن ماجہ: ۱۵۹]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔



(۶۳۶۴) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

[راجع: ۶۳۶۳]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی، میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ''یا اللہ! جما دے اس کو، اور راہ بتانے والا، ہدایت پانے والا بنا دے۔''



(۶۳۶۵) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے۔'' (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے باز آئیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو

فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ.

[بخاری: ۳۰۲۰، ۳۰۷٦، ۳۸۲۳، ۴۳۵۵، ۴۳۵٦، ۴۳۵۱، ٦۳۳۳؛ ابوداود: ۲۷۷۲]

وہاں پایا قتل کیا۔ پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

○ ○ ○ ○

(٦۳٦٦) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَرِيْرُ! اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)). بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

قَالَ: فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع:٦۳٦٥]

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے۔'' جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا: میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ''اللہ! جمادے اس کو، اور راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔'' پھر جریر رضی اللہ عنہ گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلا دیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوش خبری کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

○ ○ ○ ○

(٦۳٦۷) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ: فَجَآءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ اَبُوْ اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

[راجع:٦۳٦٥]

اسماعیل سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور مروان کی روایت میں ہے کہ جریر کی طرف سے ایک آدمی ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ خوشخبری لے کر آیا اور نبی ﷺ کو بشارت سنائی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦۳٦۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً ا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَّضَعَ هٰذَا؟)) فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: قَالُوْا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' لوگوں نے کہا: یا

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). [بخاري:١٤٣]

میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا اللہ! اس کو سمجھدار کر دے دین میں۔“

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدِيْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَّلَيْسَ مَكَانٌ اُرِيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَرٰى عَبْدَاللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا)).

[بخاري:١١٥٦، ١١٥٧، ٧٠١٥، ٧٠١٦؛ ترمذي:٣٨٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے خواب میں دیکھا، میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔“



(٦٣٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَّكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَابِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِيْ: لَمْ تُرَعْ. فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد۔ میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ میں نے خواب دیکھا، جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے، دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا۔ میں نے کہنا شروع کیا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا: تجھے کچھ خوف نہیں۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبداللہ رضی اللہ عنہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔“ سالم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا. [بخاری:۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷٤۰، ۳۷٤۱، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱؛ ابن ماجه:۳۹۱۹]

O O O O

(٦٣٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِيْ اِلٰى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ. [راجع:٦٣٧٠]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں مسجد میں سوتا تھا اور میرا کوئی گھر نہیں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں پر لایا گیا۔ اسی طرح نبی ﷺ سے زہری کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

O O O O

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ.

باب: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٧٢) عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ)).

[بخاری:٦٣٧٨، ٦٣٧٩؛ ترمذی:٣٨٢٩]

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! انس آپ ﷺ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو دے اس کو برکت دے اس میں۔''

O O O O

(٦٣٧٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

[بخاری:٦٣٣٤، ٦٣٤٤، ٦٣٨٠، ٦٣٨١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا خادم انس ہے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

O O O O

(٦٣٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع:٦٣٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

O O O O

(٦٣٧٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَتْ اُمِّيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خُوَيْدِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَّكَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَالِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ)). [راجع:١٥٠١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوائے میرے اور میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا اور میری خالہ ام حرام کے' میری ماں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا چھوٹا خادم (انس رضی اللہ عنہ) دعا کیجیے اس کے لیے' آپ ﷺ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی: ''یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔''

(٦٣٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ تْ بِیْ اُمِّیْ اُمُّ اَنَسٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَزَّرَتْنِیْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِیْ بِنِصْفِهٖ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا اُنَیْسٌ ابْنِیْ اَتَیْتُكَ بِهٖ یَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ)) وَقَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مَالِیْ لَكَثِیْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِیْ وَوَلَدَ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَةِ الْیَوْمَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری ماں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) کو پھاڑ کر اس میں سے آدھی کی ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو دی تو کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ آپ ﷺ اس کے لیے دعا کیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔



(٦٣٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ: بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُنَیْسٌ فَدَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْهَا اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ. [ترمذی:٣٨٢٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی آواز سنی اور کہنے لگی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔



(٦٣٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ اِلٰی حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ: مَا حَاجَتُهٗ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا.

قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ یَا ثَابِتُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا۔ جب گیا تو میری ماں نے کہا: تو نے کیوں دیر کی؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔ وہ بولی: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: وہ بھید ہے۔ میری ماں بولی: رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔



(٦٣٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَسَرَّ اِلَیَّ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَ لَقَدْ سَاَلَتْنِیْ عَنْهُ اُمُّ سُلَیْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ. [بخاری:٦٢٨٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی۔ میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ میں نے اس سے بھی بیان نہ کیا۔



بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ.

باب: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٨٠) عَنْ سَعْدٍ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَّمْشِيْ اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. [بخاری:٣٨١٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے۔

(٦٣٨١) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ: اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ: وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ: ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهٗ: لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَآءَنِيْ مِنْصَفٌ۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ۔ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَوَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ.

فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر اللہ کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے: یہ جنتی ہے، یہ جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر چلا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں۔ جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا: تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا: سبحان اللہ! کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ ﷺ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے۔ اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا: میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا: اس کو تھامے رہو۔ پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔“ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

وَذَاكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ))

قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ.

[بخاری:۳۸۱۳، ۷۰۱۰، ۷۰۱٤]

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٢) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِيْ حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَأَيْتُ كَاَنَّ عَمُوْدًا وُضِعَ فِيْ وَسْطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيْهَا وَفِيْ رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِيْ اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ لِيَ: ارْقَهْ فَرَقِيْتُهُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمُوْتُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى)).

[راجع:٦٣٨١]

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکلے۔ لوگوں نے کہا: یہ جنت والوں میں سے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا: تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! ان کو وہ بات نہ کہنی چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا۔ اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پائے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے۔'' (یعنی دین اسلام پر)۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٣) عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَفِيْهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَنًا قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ: فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِيْ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا ابْنَ اَخِيْ! قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ

خرشہ بن حر سے روایت ہے، میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں۔ وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت، معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے ہوا۔ وہ چلے یہاں تک کہ قریب تھا کہ شہر سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے مکان میں گئے۔ میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی، انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا: اے بھتیجے میرے! کیا کام ہے تیرا۔ میں نے کہا: لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے: جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے۔ تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ جانتا

لَمَا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاَعْجَبَنِیْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا اِنِّیْ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ: قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِیْ قَالَ: فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَفِيْهَا فَقَالَ لِیْ: لَا تَاْخُذْ فِيْهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِيْنِیْ فَقَالَ لِیْ: خُذْهٰهُنَا قَالَ: فَاَتٰى بِیْ جَبَلًا فَقَالَ لِیْ: اصْعَدْ قَالَ: فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اِسْتِیْ قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰى اَتٰى بِیْ عَمُوْدًا رَاْسُهُ فِی السَّمَآءِ وَاَسْفَلُهُ فِی الْاَرْضِ فِیْ اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِیْ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِی السَّمَآءِ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ فَقَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ: وَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِیَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ)). [ابن ماجه: ۳۹۲۰]

ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی، میں ایک بار سورہا تھا' خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا: ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں۔ وہ شخص بولا: ان راہوں میں جا۔ پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا: اس پر چڑھ۔ میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرین (چوتڑ) کے بل گرا۔ کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا۔ مجھ سے کہا: اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا: میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا' میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ. باب: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

فائدہ۔ (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی)

(٦٣٨٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ! اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)). قَالَ: اَللّٰهُمَّ! نَعَمْ. [بخاری: ٤٥٣، ٣٢١٢، ٦١٥٢؛ ابوداود: ٥٠١٣، ٥٠١٤؛ نسائی: ٧١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا جائز ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ! مدد کر اس کی روح القدس سے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ! تو جانتا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٨٥) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ حَلْقَةٍ فِيهِمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ! اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٣٨٤]

ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں کہا جس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے۔ پھر اس کی مثل بیان کی۔

(٦٣٨٦) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَا حَسَّانُ! اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ! اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ. [راجع: ٦٣٨٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے حسان رضی اللہ عنہ! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے۔ یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: ((اهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ)). [بخاری: ٦١٥٣، ٣٢١٣، ٤١٢٣، ٤١٢٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسان بن ثابت سے: ''کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٦٣٨٧]

شعبہ سے اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے ان کو برا کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جانے دے اے بھانجے میرے! کیونکہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

(٦٣٩٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[بخاري:٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩١) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضي الله عنها لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَاكَ قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [٢٤/ النور:١١] فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ [بخاري: ٤١٤٦، ٤٧٥٥، ٤٧٥٦]

مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انہوں نے کہی تھی: وہ شعر یہ ہے!

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی پھر آپ ﷺ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہوگیا اور کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیا کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٩٢) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَزَانٌ. [راجع:٦٣٩١]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے' وہ کہتی ہیں کہ وہ (حسان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ سے کافروں کی ہجو کو دور کرتا تھا۔ بعد اس میں حصان' رزان کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٣٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِّيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: ((كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ؟)) قَالَ: وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ ﷺ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے ناتے والا ہے۔'' حسان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے' پھر حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دادا ایک ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا۔ حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ہجو میں حسان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ اس کے بعد یہ شعر ہے:

وَمَنْ وَّلَدَتْ اَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ   كِرَامٌ وَّلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ، زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث رضی اللہ عنہ کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بوڑھیوں کے پاس شرافت پھٹکی بھی نہیں۔

(٦٣٩٤) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتِ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ: اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ: الْعَجِيْنِ.

[بخاری: ٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام بن عروہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا اور خمیر کی بجائے عجین کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٥) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ)) فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: ((اهْجُهُمْ)) فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا: ''ہجو کر قریش کی۔'' اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: تم کو

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِيْ فَرْيَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ)). فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ لَخَّصَ لِيْ نَسَبَكَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحَسَّانَ: ((اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)). قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَآءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

آ گیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا، قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔“ پھر حسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حسان رضی اللہ عنہ سے: ”روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔“ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور برباد کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔“ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: (ان شعروں کو جو اوپر گزرے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

(۲) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی جو نیک ہیں، پرہیزگار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے۔

(۳) میری ماں اور باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔

(۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے (کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر)۔

(۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر

وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقُّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَآءُ
يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَآءُ
فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَآءُ
وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَآءُ

چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔
(۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سربندھن سے۔
(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔
(۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔
(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔
(۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔
(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں۔ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔
(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔
(۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رضی اللہ عنہ

باب: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْكَ مَآ اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف، وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا۔ وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ ﷺ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو

هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِيْ اَنَا وَاُمِّيْ اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ وَلَا يَرَانِيْ اِلَّا اَحَبَّنِيْ.

ہدایت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کر۔'' میں خوش ہو کر نکلا حضرت ﷺ کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی ذرا ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل سے دعا کیجیے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔'' پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔



(٦٣٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهٗ مِنِّيْ)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِيْ حَتّٰى قَضٰى حَدِيْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو

إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[بخاری: ۱۱۸، ۲۳۵۰، ۷۳۵۴؛ ابن ماجہ: ۲۶۲]

آپ ﷺ سے سنی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ)) إِلَى آخِرِهِ.

[راجع: ٦٣٩٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا: ((أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ

عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تعجب نہیں کرتے تم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر، آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے' میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن: ''کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگائے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنی چادر بچھادی یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث سے فارغ ہوئے' پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگایا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ ﷺ نے بیان کی نہیں بھولا۔ اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے: ''جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے۔'' آخر تک۔

بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ. [بخاری:٣٥٦٨؛ ابوداود:٣٦٥٥؛ وانظر فی مسلم:٧٥٠٩]

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاری:٢٠٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں ان کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤٠١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ وَ هُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: ((ائْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا)). فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَلِيْفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ

عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے، وہ منشی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا: ''شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔'' ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا: خط نکال۔ وہ بولی: میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: خط نکال یا اپنے کپڑے اتار۔ پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ اس میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام، رسول اللہ ﷺ کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولا: آپ جلدی نہ فرمایئے یارسول اللہ ﷺ (یعنی فوراً بولا: مجھے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے ان

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ: ((اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾ [٦٠/ الممتحنة:١] وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْاٰيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ. [بخاری: ٣٠٠٧، ٤٢٧٤، ٤٨٩٠؛ ابوداود: ٢٦٥٠؛ ترمذی: ٣٣٠٥]

کے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کر دوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے۔ اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ چھوڑیئے یا رسول اللہ ﷺ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا اور فرمایا: تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ ﷺ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگر چہ توبہ کر لے۔ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں۔ اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری نہ تھا۔ انتھی ملخصاً۔

(٦٤٠٢) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ. [بخاری: ٣٩٨٣، ٣٠٨١، ٦٢٥٩، ٦٩٣٩؛ ابوداود: ٢٦٥١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور زبیر بن عوام کو بھیجا اور ہم تمام گھوڑ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلو اور جب روضۂ خاخ کے مقام پر پہنچو گے تو تم کو ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے مشرکین کی طرف حاطب کی جانب سے۔'' اسی طرح حدیث بیان کی عبید اللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ رضی اللہ عنہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا

جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)). [ترمذی:٣٨٦٤]

ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو جھوٹا ہے حاطب رضی اللہ عنہ دوزخ میں نہ جائے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رضی اللہ عنہم.

باب: شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت۔

(٦٤٠٤) عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ مِّنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)) قَالَتْ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [١٩/ مريم:٧١] فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾. [١٩/ مريم:٧٢]

ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس: ”اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے نیچے۔“ انہوں نے کہا: کیوں نہ جائیں گے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا)) [١٩/مريم:٧١] یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے بعد یہ ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [١٩/ مريم:٧٢] یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے۔ پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِيْ مُوْسٰى وَأَبِيْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما.

باب: ابوموسی اور ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٤٠٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُلِيْ يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِيْ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْشِرْ)) فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ ((أَبْشِرْ))

ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں، آپ ﷺ کیساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جا۔“ وہ بولا آپ ﷺ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا۔ پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا: ”اس نے

فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا)) فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا)) فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِیْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

[بخاری:١٨٨ ، ١٩٦ ، ٤٣٢٨]

رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو۔'' دونوں نے کہا: ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ۔ انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٦) عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَبَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ: فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِیْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ اِلٰى اَبِیْ مُوْسٰى فَقَالَ: اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِیْ تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِیْ رَمَانِیْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰى عَنِّیْ ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهُ: اَلَا تَسْتَحْيِیْ؟ اَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ اَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِیْ عَامِرٍ فَقُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِیْ!

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ کو تیر لگا گھٹنے میں۔ وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا' ان کے گھٹنے میں جم گیا' میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا؟ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا۔ پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب یہ تیر نکال لے۔ میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ

انْطَلِقْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ أَبُوْ عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِيْ أَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ عَلَى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِيْ عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرْلِيْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ)) حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ أَوْمِنَ النَّاسِ)) فَقُلْتُ وَلِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا)).

قَالَ: أَبُوْ بُرْدَةَ إِحْدٰهُمَا لِأَبِيْ عَامِرٍ وَالْأُخْرٰى لِأَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه.

[بخاری:۲۸۸٤، ٤٣٢٣، ٦٣٨٣]

ابو عامر رضی اللہ عنہ کی بخشش کی دعا کیجیے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر وفات پا گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ ﷺ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''یا اللہ! بخش دے عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کو۔'' (عبید بن سلیم رضی اللہ عنہ ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا: ''یا اللہ! ابو عامر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کرنا۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخش دے یا اللہ! عبداللہ بن قیس کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔'' ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ رضي الله عنهم.

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت۔

(٦٤٠٧) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اشعریوں کی آواز قرآن پاک پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں

اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ)). [بخاری:۴۲۳۲]

دانائی اور حکمت سے بچالیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٣٤٠٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ)).

[بخاری:۲۴۸۶]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں'' (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔



بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٤٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ وَ لَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: عِنْدِيْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: ((نَعَمْ))قَالَ: تُؤَمِّرُنِيْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: ((نَعَمْ)).

قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: وَلَوْ لَا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْاَلُ شَيْئًا اِلَّا قَالَ: ((نَعَمْ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے بولا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں مجھے عطا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولا: میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میری بیٹی، میں اس کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ اپنا کاتب بنایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' تیسرے مجھ کو حکم دیجیے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' ابو زمیل نے کہا: اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ ﷺ سے نہ کرتا تو آپ ﷺ نہ دیتے اس لیے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جس جس بات کا سوال آپ ﷺ سے کرتا آپ ﷺ ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔



فائدہ: یہ آپ ﷺ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیوں کہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی۔ ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہل پہلے جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہوگا۔ اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا۔ اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی ﷺ کا ہمیشہ دشمن رہا۔ ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) جناب امیر المومنین خلیفۂ برحق علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا۔ ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوایا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حالات لکھنے سے قلم کانپتا ہے۔ پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنو امیہ سوائے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ در پے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے۔ لاحول ولا قوة۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن ۸ ہجری میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ یا ۷ ہجری میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے۔ ابن حزم نے کہا: مسلم کی روایت میں وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے۔ ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے۔ اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا: یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے۔ انتهى مختصراً۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِيْنَتِهِمْ رضی اللہ عنہم.

باب: جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

(٦٤١٠) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّ خَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ: فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا قَالَ: فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ: فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے ہجرت کر کے، میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے: یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوائے ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ لگایا۔ بعض لوگ کہنے لگے: ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

(٦٤١١) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ: اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهٖ؟ اَلْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ؟ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً: كَذَبْتَ يَا عُمَرُ! كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارٍ اَوْفِيْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنَخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسْاَلُهٗ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنَنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ

○ ○ ○ ○

پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کو۔ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔ نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں، حضرت عمر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہاں اسماء رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہیں؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حبش والی' دریا والی یہی عورت ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تم سے۔ یہ سن کر اسماء رضی اللہ عنہا غصہ ہوئیں اور بولیں: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے یہ غلط کہا۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ۔ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوائے نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ اور قسم اللہ کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی' ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گی' اللہ کی قسم میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے نبی اللہ تعالیٰ کے! عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ اور مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو)۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا کی کسی چیز کے ملنے کی ان کو اتنی خوشی نہ ہوتی تھی جتنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے۔ ابو

وَلَا اَعْظَمَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ: فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ.

[بخاری:٣١٣٦، ٣٨٧٦، ٤٢٣٠]

بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا، وہ مجھ سے دہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤١٢) عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا: مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ)).

فَاَتَاهُمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ! اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ!.

عائذ بن عمرو سے روایت ہے، ابوسفیان، سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا! آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

یہ سن کر ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے: بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا۔ وہ بولے: نہیں، اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھے اور صلح کر کے مسلمانوں میں آئے تھے اور اس میں فضیلت ہے سلمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: انصار کی فضیلت۔

(٦٤١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِيْنَا نَزَلَتْ: ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢] بَنُوْ سَلِمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

[بخاری:٤٠٥١، ٤٥٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت "جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔" ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ ﷺ بدر کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

(٦٤١٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)).

[ترمذی: ٣٩٠٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٤١٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

(٦٤١٦) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)). لَا أَشُكُّ فِيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٧) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اَللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ ﷺ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" یعنی انصار کو فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [بخاری: ٣٧٨٦، ٥٢٣٤، ٦٦٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے مراد یہ ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ ﷺ سے پوچھی) اور فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" تین بار یہ فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤١٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٦٤١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔"

[بخاری: ۳۸۰۱؛ ترمذی: ۳۹۰۷]

بَابٌ فِي خَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: انصار کے گھروں کا بیان۔

(۶۴۲۱) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَالَ سَعْدٌ: مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ.

[بخاری: ۳۷۸۹، ۳۸۰۷؛ ترمذی: ۳۹۱۱]

ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت ﷺ کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی رفاقت کی) پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

(۶۴۲۲) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ۶۴۲۱]

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۴۲۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

[بخاری: ۵۳۰۰؛ ترمذی: ۳۹۱۰]

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن اس میں سعد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۴۲۴) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ! لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِيْ)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبدالاشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا۔'' اللہ کی قسم اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

(۶۴۲۵) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اُتَّهَمُ اَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ قَالَ: خُلِّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے: ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

اَسْرِجُوْا لِیْ حِمَارِیْ اٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ: اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَلَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ.

[بخاری:٦٠٥٣؛ ترمذی:٣٩١٠]

جاؤں گا۔ سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ ﷺ کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو۔ یہ سن کر سعد رضی اللہ عنہ لوٹے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول ڈالنے کا۔



(٦٤٢٦) عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ.)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ فِیْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ.

اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرمایا: ''انصار بہتر ہیں یا انصار کے گھر بہتر ہیں۔'' اسی حدیث کی مانند جس میں گھروں کا ذکر ہے۔ اور اس میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قصے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٦٤٢٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: ((اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ فِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ اٰخِرُ الْاَرْبَعِ؟ حِيْنَ سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ: اجْلِسْ اَلَا تَرْضٰی اَنْ سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِی الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِیْ سَمّٰی؟ فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰی فَانْتَهٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو انصار کا بہترین گھر بتاؤں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنو عبدالاشہل۔'' لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی نجار۔'' لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی ساعدہ لوگوں نے کہا: ''پھر کون؟ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' یہ سن کر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا: کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ ﷺ کی بات پر اعتراض کرنا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ۔ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا۔ اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے۔



بَابٌ فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

(٦٤٢٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ يَخْدُمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَّا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهُ.

زَادَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَكَانَ جَرِيْرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ. [بخاری:٢٨٨٨]

باب: انصار کی صحبت اختیار کرنے کا بیان۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا: تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارَ وَاَسْلَمَ.

باب: نبی ﷺ کا دعا کرنا غفار اور اسلم قبیلے کے لیے۔

(٦٤٢٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)).

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٠) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتِ قَوْمَكَ)) فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا)).

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ بخشے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣١) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ.

شعبہ نے گزشتہ اسناد کے مطابق روایت کی ہے۔

(٦٤٣٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا)). [بخاری:٣٥١٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور غفار کو اللہ نے بخشا۔ یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''

(٦٤٣٤) عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ: ((اَللّٰهُمَّ!

خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی: ''یا اللہ! لعنت کر بنی لحیان پر اور رعل پر ذکوان پر اور عصیہ

الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)). [راجع:١٥٥٨]

پر جنھوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اوراس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچادیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). [ترمذی:٣٩٤١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَاُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [بخاری:٣٥١٣]

ترجمہ وہی ہے۔اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيْمٍ وَدَوْسٍ وَطَيٍّ.

باب: قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم دوس اور طی کی فضیلت۔

(٦٤٣٨) عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِاللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ)). [ترمذی:٣٩٤٠]

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع، جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوائے اور لوگوں کے اور اللہ اور اس کے رسول ان کے دوست ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔عبداللہ کی اولاد سے عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں بنو غطفان کی آپ ﷺ نے ان کا نام بنی عبداللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔(نووی رحمہ اللہ)

(٦٤٣٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالٍ لَيْسَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔''

لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)).

[بخاری: ٣٥٠٤، ٣٥١٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِيْ بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ۔ [راجع:٦٤٣٩]

سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلم اور غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے، اسد اور غطفان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ)).

[ترمذی: ٣٩٥٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد طئی اور غطفان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ: يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيْمٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ۔ وَاَحْسِبُ۔ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا؟)) فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم غفار مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اسلم غفار، مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم بنی عامر اور اسد وغطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) نقصان میں رہے اور نامراد ہوئے۔'' وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے۔'' (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ. [بخاری: ٣٥١٥، ٣٥١٦، ٦٦٣٥؛ ترمذی: ٣٩٥٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّي بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((وَجُهَيْنَةُ)) وَلَمْ يَقُلْ: أَحْسِبُ. [راجع:٦٤٤٤]

محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور جھینہ۔'' اور لفظ اَحْسِبُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٦) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جھینہ بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٧) عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ. [راجع:٦٤٤٤]

ابی بشر سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٨) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)).

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو اگر جھینہ، اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے۔'' اور بلند آواز سے فرمایا: لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ گھاٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بہتر ہیں ان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلا صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے منہ کو یعنی خوش کر دیا ان کو طیّ کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے

اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ)).

تو بددعا کیجیے دوس کے لیے۔ کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥١) عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ مِّنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ)). [بخاری:٢٥٤٣]

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے، میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر۔'' اور ان کے صدقے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔'' اور ایک عورت ان کی قیدی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دے۔ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ. [بخاری: ٢٥٤٣، ٤٣٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کے بعد جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے جو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائیں پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ بَنِىْ تَمِيْمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِى الْمَلَاحِمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تین باتیں جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں اس کے بعد میں ہمیشہ ان سے محبت کرتا ہوں اور اسی مذکورہ حدیث کے معنی کی حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ.

باب: بہتر لوگ کون ہیں۔

(٦٤٥٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ اَكْرَهُهُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ وَتَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَاْتِىْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَآءِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے۔ (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے۔) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان

بِوَجْهٍ)).

ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہو ان کے پاس ایک منہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جائے۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسا نہیں کر سکتا۔

(٦٤٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِیْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ: ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ٣٤٩٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٣٢]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ نِسَآءِ قُرَيْشٍ.

باب: قریشی عورتوں کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٥٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ: نِسَآءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيْمٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی۔ سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا: جب ام ہانی سے آپ ﷺ نے نکاح کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ ﷺ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں۔ ایک اولاد پر مہربان ہونا۔ دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

(٦٤٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((اَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ)) وَلَمْ يَقُلْ: يَتِيْمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریشی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین ہیں اور

نِسَآءِ رَكِبْنَ الْإِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ)).

قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ.

[بخاری:٣٤٣٤]

بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔'' اس روایت کے بیان کرنے کے بعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ اُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيَ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی رضی اللہ عنہا ابوطالب کی بیٹی سے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ)). [راجع:٦٤٥٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رضی اللہ عنہم.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان۔

(٦٤٦٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخٰى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کردیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٣) عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ؟)) فَقَالَ اَنَسٌ: قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ. [بخاری: ٢٢٩٤، ٦٠٨٣،

عاصم احول سے روایت ہے' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' تم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں حلف نہیں ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حلف کرایا قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

۷۳٤۰؛ ابو داود: ۲۹۲٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ: پہلے حلف اس طرح ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا۔ یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا۔ قرآن میں اترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے لیکن وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦٤٦٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِی الَّتِیْ بِالْمَدِيْنَةِ. [راجع:٦٤٦٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حلف کرایا قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً)). [ابو داود:٢٩٢٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ اَمَانٌ لِّاَصْحَابِهٖ وَبَقَاءُ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِّلْاُمَّةِ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا۔

(٦٤٦٦) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَازِلْتُمْ هٰهُنَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ: ((اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ)) قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَی السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ: ((النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا: اگر ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہیں بیٹھے رہے۔“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا: اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ ﷺ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا: ”تارے بچاؤ ہیں آسمان کے، جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آ جائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آ جائے

گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں، دین میں نئی باتیں نکلیں گی، فتنے ہوں گے، شیطان کا سینگ نمودار ہوگا، نصاریٰ کا غلبہ ہوگا، مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی، یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٦٧) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

[بخاري: ٢٨٩٧، ٣٥٩٤، ٣٦٤٩]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں! تو فتح ہو جائے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے: ہاں! پھر ان کی فتح ہو جائے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے: ہاں! تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٤٦٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَاٰى اَصْحٰبَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَأَىٰ مَن رَأَىٰ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَأَىٰ مَنْ رَأَىٰ اَحَدًا رَأَىٰ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ)).

[راجع:٦٤٦٧]





(٦٤٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)) لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: ((ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ)).[بخاری: ٢٦٥٢، ٣٦٥١، ٦٤٢٩، ٦٦٥٨؛ ترمذی:٣٨٥٩؛ ابن ماجہ:٢٣٦٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔''



فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح قول جس پر جمہور علما ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر۔ اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ علیہا السلام پر قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قرن سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ مغیرہ نے کہا: آپ ﷺ کا قرن آپ ﷺ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے۔ اور شہر نے کہا: آپ ﷺ کا قرن تب تک ہے جب تک کوئی آپ ﷺ کا دیکھنے والا باقی رہا، پھر دوسرا قرن تب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ پھر تیسرا قرن تب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سو برس کا، غرض پہلا قرن یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سو برس تک رہا، سب سے آخری صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۱۰ ہجری میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں ختم ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا۔ اس کے بعد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھائیں گے۔ بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے، اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی رحمۃ اللہ علیہ مع زیادہ)۔

(٦٤٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَتَبْدُرُ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

[راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی۔'' ابراہیم نے کہا: ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے سے۔



(٦٤٧١) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:٦٤٦٩]

منصور نے ابوالاحوص اور جریر دونوں سے اسی معنی کی حدیثوں کو بیان کیا ہے لیکن ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

(٦٤٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) فَلَا اَدْرِىْ فِى الثَّالِثَةِ اَوْفِى الرَّابِعَةِ قَالَ: ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ)). [راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں۔‘‘ میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں۔ ’’پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔‘‘



(٦٤٧٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِى الْقَرْنُ الَّذِىْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ: ((ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اس کے بعد ہے۔ معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ ﷺ نے ذکر کیا یا نہیں۔ پھر فرمایا: ’’وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔‘‘

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اس کی جو خلقتاً موٹا ہو۔ اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پیئے تا کہ موٹا ہو۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گے یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لیے۔ اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہی مختصراً)

(٦٤٧٤) عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ: اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ: فَلَا اَدْرِىْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔





(٦٤٧٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا اَدْرِىْ اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کیے گواہی دیں گے، چور ہوں گے، امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان میں موٹاپا پھیلے گا۔

((ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُتَّمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ)).

[بخاری: ٢٦٥١، ٣٦٥٠، ٦٤٢٨، ٦٦٩٥؛ نسائی: ٣٨١٨]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِهِمْ قَالَ: فَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِیْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَآءَ نِیْ فِیْ حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ وَفِیْ حَدِيْثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ: ((يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ)) وَفِیْ حَدِيْثِ بَهْزٍ ((يُوْفُوْنَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٦٤٧٥]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: ((خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) زَادَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ: ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں اتنا زیادہ ہے ''کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔''

[ابوداود: ٤٦٥٧؛ ترمذی: ٢٢٢٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((الْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔''

فائدہ: ان ہی تینوں قرنوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو۔ اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اوپر مجموع کے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو۔ تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے بھی یہ غرض نہیں ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ برے ہوں گے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا و آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷺ: عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُوْدٌ الْاٰنَ.

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان۔

(٦٤٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ. [ابو داود: ٤٣٤٨؛ ترمذی: ٢٢٥١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخری عمر میں۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ”آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا۔“ یعنی یہ قرن تمام ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی۔ یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل رضی اللہ عنہ تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں وفات پا گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیں گے۔ اور اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا۔ البتہ جنوں میں آنحضرت ﷺ کے دیکھنے والے باقی ہوں گے۔ برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٤٨٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ. [بخاری: ١١٦، ٦٠١]

زہری سے بھی معمر کی اسناد کے مطابق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ وفات سے ایک مہینہ پہلے فرماتے تھے: ”تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو اللہ کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ

عِنْدَاللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ! مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)).

تعالیٰ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں سے) جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

(٦٤٨٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ نَحْوَ ذٰلِكَ: ((مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ الْيَوْمَ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے یا کچھ ایسا ہی فرمایا: ''جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائیں گے۔''

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

فَسَّرَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: نَقْصُ الْعُمُرِ.

عبدالرحمٰن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمریں کم ہو جائیں گی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٤) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهُ.

سلیمان التیمی سے دونوں سندوں کے تحت اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوْكَ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے تو آپ ﷺ سے پوچھا: قیامت کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جائے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گویا قیامت کبریٰ نہیں۔ اور قیامت کبریٰ کب آئے گی اس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

(٦٤٨٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)).

فَقَالَ سَالِمٌ: تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَّخْلُوْقَةٍ يَوْمَئِذٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا۔'' سالم نے کہا: ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے' مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ.

باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتهٰى مختصراً)

(٦٤٨٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب کو، مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر خرچ کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی۔ ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(٦٤٨٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَبَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَیْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِیْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)). [بخاری: ٣٦٧٣؛ ابوداود: ٤٦٥٨؛ ترمذی: ٣٨٦١؛ ابن ماجه: ١٦١]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَاَبِیْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَوَكِيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. [راجع:٦٤٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِیِّ

باب: اویس قرنی کی فضیلت۔

فائدہ: ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن مالک یا اویس بن عمرو۔ کنیت ان کی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے۔ اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف۔ بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے لیکن آپ ﷺ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

(٦٤٩٠) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَآءَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ: اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویس رضی اللہ عنہ سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن

بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)).

سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوائے اپنی ماں کے اس کو (برص) سفیدی ہوگئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کروائے اس سے۔"

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٩١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔"

(٦٤٩٢) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ، قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ، قَالَ:

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا: کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے اس سے تو دعا کرا اپنے لیے۔" تو دعا کر میرے لیے۔ اویس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی بخشش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام۔ انہوں نے کہا: مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں حج کیا۔ وہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)). فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ.

قَالَ اُسَيْرٌ: وَكِسْوَتُهٗ بُرْدَةٌ فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ وہ بولا: میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اویس بن عامر تمہارے پاس آئے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درہم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں تھی جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے' اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اس سے۔'' وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لیے دعا کرو۔ اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر اس کے لیے دعا کی پھر کہا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ہو فرمایا ہاں پھر ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس رضی اللہ عنہ کا درجہ سمجھے' وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا: ان کا لباس ایک چادر تھی جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا: اویس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟



بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاَهْلِ مِصْرَ.

باب: مصر والوں کا بیان۔

(٦٤٩٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)).

قَالَ: فَمَرَّ بِرَبِيْعَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہو گا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درہم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو۔'' پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل گئے۔

(٦٤٩٤) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا

وہی مضمون ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ کی ماں ماریہ رضی اللہ عنہا مصر کی تھیں)۔

فَاَحْسِنُوْا اِلَى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا)) اَوْ قَالَ: ((ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ: فَرَاَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ.

باب: عمان والوں کی فضیلت۔

فائدہ۔ عمان ایک شہر ہے بحرین کا۔

(٦٤٩٥) عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ)).

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

بَابُ ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيْفٍ وَمُبِيْرِهَا.

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان۔

فائدہ۔ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہوگا۔ یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے۔ پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر ابن سعد اور قاتلین حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بدلہ لیا۔ آخر میں خراب ہوگیا۔ آخر مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا۔ اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ لوگوں کو ناحق قتل کیا، مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

(٦٤٩٦) عَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، اَبَا خُبَيْبٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ! اَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، اَبَا خُبَيْبٍ! اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا

ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام عليك ابا خبيب (ابوخبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے اور ابوبکر اور ابوبکیر بھی ان کی کنیت ہے) السلام عليك ابا خبيب، السلام عليك ابا خبيب (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) اللہ کی قسم میں تو

اَمَا وَاللّٰهِ! اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ! لَاُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَاُمَّةٌ خَيْرٌ.

ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَأْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ: فَاَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ: فَقَالَ: اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّاللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! اَنَا وَاللّٰهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا)) فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

تم کو منع کیا کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ اللہ کی قسم وہ گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے)۔

یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی۔ اسنے انکو سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینکوادیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہیں) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لائے (اللہ سمجھے اس مردود سے جس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہوں نے تب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لائے۔ آخر حجاج نے کہا میرے جوتے لاؤ اور جوتے پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: تم نے دیکھا اللہ کی قسم میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کہا ورنہ وہ مردود خود اس کا دشمن تھا) اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔ میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا۔ بے شک اللہ کی قسم میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو کھا نہ لیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے۔ ایک سے تو اپنے کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تھا رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار! رسول اللہ ﷺ

نے ہم سے بیان کیا تھا: ''ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو۔''
تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوائے تیرے کسی کو۔ یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ جواب نہ دیا۔



فائدہ۔ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا نتیجہ ہوا کہ مارے گئے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔
میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا۔ اس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ.

باب: فارس والوں کی فضیلت۔

(٦٤٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔



(٦٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). [بخاری: ٤٨٩٧، ٤٨٩٨؛ ترمذی: ٣٣١٠، ٣٩٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورۂ جمعہ اتری جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [٦٢/الجمعۃ: ٣] یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا: ''اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) ائمہ حدیث کی جیسے بخاری اور مسلم وغیر ہمارحمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں' مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی گویا دین کو انہوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہا اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی۔ پس اس حدیث کا مصداق اگر اللہ چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے۔ انتہٰی۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ۔

(٦٤٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)). [ترمذی: ٢٨٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا۔'' (اس طرح عمدہ مہذب' عاقل نیک، نیک بخت، خوش اخلاق یا صالح پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْاٰدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَاَيُّهُمَا اَحَقُّ بِهٖ.

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان دونوں سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(٦٥٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اَبُوْكَ)).

وَفِیْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

[بخاری:۵۹۷۱؛ ابن ماجہ:۲۷۰٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا پھر کون؟ فرمایا: ''تیرے باپ کا۔'' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کو مقدم کیا اس لیے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا، بیماری دکھ میں خبر لینا (حارث محاسبی نے کہا: اجماع کیا ہے علمانے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعض نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے)۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب ہے۔ پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا، نانا، دادی، نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور قریبی مقدم ہے دور والے پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے۔ انتہی۔

(٦٥٠١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ)).

[راجع:٦٥٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا: کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماں، پھر ماں، پھر ماں، پھر باپ، پھر جو قریب ہو، قریب ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے، وہ شخص بولا: آپ کے

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ: ((نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ)). [بخاري: ٥٩٧١ تعليقاً؛ ابن ماجه:٢٧٠٦]

باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٣) عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: مَنْ أَبَرُّ؟ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[راجع:٦٥٠٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)).

[بخاري: ٣٠٠٤، ٥٩٧٢؛ ابوداود: ٢٥٢٩؛ ترمذي: ١٦٧١؛ نسائي: ٣١٠٣]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔'' وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان ہی میں جہاد کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے۔ علما نے کہا: یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں۔ اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آ جائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

(٦٥٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُوالْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ. [راجع:٦٥٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٦) عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٦٥٠٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟)) قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ: ((فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ ﷺ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر، اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟'' وہ بولا دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے۔'' وہ بولا:

مِنَ اللّٰهِ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)).

ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کران سے۔

بَابُ تَقْدِيْمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا.

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

(٦٥٠٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِىْ صَوْمَعَةٍ فَجَآءَتْ اُمُّهُ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَوَصَفَ لَنَا اَبُوْ رَافِعٍ صِفَةَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمَّهُ حِيْنَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! اَنَا اُمُّكَ كَلِّمْنِىْ فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّىْ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اُمِّىْ وَصَلَاتِىْ قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِى الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ فَكَلِّمْنِىْ قَالَ: اللّٰهُمَّ! اُمِّىْ وَصَلَاتِىْ فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ! اِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِىْ وَاِنِّىْ كَلَّمْتُهُ فَاَبٰى اَنْ يُكَلِّمَنِىْ اللّٰهُمَّ! فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

قَالَ: وَكَانَ رَاعِىْ ضَاْنٍ يَاْوِىْ اِلٰى دَيْرِهٖ قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِىْ فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيْلَ لَهَا مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ: فَجَآءُوْا بِفُؤُسِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوْهُ يُصَلِّىْ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ: فَاَخَذُوْا يَهْدِمُوْنَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهُ: سَلْ هٰذِهٖ قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِىِّ فَقَالَ: مَنْ اَبُوْكَ قَالَ: اَبِىْ رَاعِى الضَّاْنِ فَلَمَّا سَمِعُوْا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں) عبادت کررہا تھا عبادت خانہ میں۔ اتنے میں اس کی ماں آئی۔

حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا: (اپنے دل میں) یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا۔ اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ کہنے لگا: اے رب میرے! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں۔ آخر وہ نماز میں مشغول رہے۔ وہ بولی: یا اللہ! یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت مارنا اس کو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے)

ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی۔ وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو حمل ٹھہر گیا۔ ایک لڑکا جنا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: یہ لڑکا کہاں سے لائی؟ وہ بولی: اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے۔ یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی۔ لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اترا۔ لوگوں نے اس سے کہا: اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے؟ جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ جب لوگوں

ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوْا: نَبْنِيْ مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَعِيْدُوْهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ.

نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے: جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں مٹی ہی سے درست کردو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

(٦٥٠٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَارَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ [فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ] فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ: اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَآءُ وا بِهٖ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ: فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی شیر خوارگی میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے۔ ایک تو عیسیٰ علیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی۔ اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج! وہ بولا: اے میرے رب! ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں پھر گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اے جریج! وہ بولا: یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں بولی: یا اللہ! اس کو مت مارنا جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھے۔ پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے۔ وہ بولی: اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی' لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی۔ اس نے صحبت کی۔ وہ پیٹ سے ہوئی۔ جب بچہ جنا تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے' لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا: اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ بولا: کیا ہوا تم کو؟ انہوں نے کہا: تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے' وہ ایک بچہ بھی جنی ہے تجھ سے۔ جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے۔ جریج نے کہا: ذرا مجھ کو چھوڑو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا: فلانا چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے: تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں۔ وہ بولا: نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔

يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوْا: نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا، اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا.

وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ: اُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ)).

قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهِ فَجَعَلَ يَمَصُّهَا.

قَالَ: ((وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ: حَلْقٰى! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا.

قَالَ: اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا: زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا)). [بخاری: ٣٤٣٦، ٢٤٨٢]

تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا۔ اس کی ماں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا۔ بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا: یا اللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچہ کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے: تو نے زنا کرایا اور چوری کی۔ وہ کہتی تھی کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے۔ بچہ کی ماں بولی: یا اللہ! میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کرنا۔ یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا: یا اللہ! مجھ کو اس لونڈی کی طرح کرنا۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا: اوسر منڈے! جب ایک شخص اچھی صورت والا نکلا اور میں نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا: یا اللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا۔ اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا: یا اللہ! میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ! مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا: وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ! مجھ کو اسکی طرح نہ کرنا، اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا: یا اللہ! مجھ کو اس کے مثل بنا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ دوسرے ماں کے حق کی تاکید۔ تیسرے یہ کہ ماں جب بلائے تو جواب دینا چاہیے۔ چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ رَغِمَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

باب: بدبخت ہے وہ انسان جو بڑھاپے میں والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(٦٥١٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ)) قِيْلَ مَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی۔“ کہا گیا کس کی؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے ماں باپ کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے۔“ (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ)) قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاک آلود ہو ناک اس کی پھر خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی۔“ کہا گیا کون؟ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے والدین کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پھر جنت میں نہ جائے۔“ (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَغِمَ اَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاک آلود ہو ناک اس کی۔“ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔



بَابُ فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَ الْاُمِّ وَنَحْوِهِمَا.

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔

(٦٥١٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللهِ وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللهُ! اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُاللهِ رضی اللہ عنہ: اِنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں، عبداللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ)).

[ترمذی:۱۹۰۳]

فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ)). [ابوداود:۵۱۴۳]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥١٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَاْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ)) وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رضي الله عنه. [راجع:٦٥١٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھا اتنے میں ایک گنوار نکلا۔ عبداللہ نے کہا: تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا: اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا: اپنے سر پر باندھ۔ عبداللہ کے بعض ساتھی بولے: تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد۔'' اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْسِيْرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ.

باب: بھلائی اور برائی کے معنی۔

(٦٥١٦) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). [ترمذی:۲۳۸۹]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا بھلائی اور برائی کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیا کے امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔''

فائدہ: سبحان اللہ! کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آ گئے۔

(٦٥١٧) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَّا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

[راجع:٦٥١٦]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں ایک سال تک رہا (اس طرح جیسے کوئی آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ ﷺ سے بھلائی اور برائی کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔''



بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا.

باب: ناتا توڑنا حرام ہے۔

(٦٥١٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ: نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَذَاكِ لَكِ)).

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾. [محمد: ٢٢، ٢٤] [بخاري: ٤٨٣٠، ٤٨٣١، ٤٨٣٢، ٥٩٨٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے۔ ناتا بولا: میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے: اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں، کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں۔'' آخر تک۔

(٦٥١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). [بخاري: ٥٩٨٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا ہے: جو مجھ کو ملا دے اللہ اس کو اپنے سے ملائے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔''



(٦٥٢٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ: سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ. [بخاري: ٥٩٨٤؛ ابوداود: ١٦٩٦؛ ترمذي: ١٩٠٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جائے گا جنت میں جو ناتے کو توڑے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے کے عذاب میں (نووی رحمہ اللہ)

(٦٥٢١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٢) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). [بخاري: ٢٠٦٧؛ ابوداود: ١٦٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملا دے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ناتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا اور اس کی عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی رحمہ اللہ مختصرا)۔

(٦٥٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). [بخاري: ٥٩٨٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملائے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ

وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ))۔

اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔"

فائدہ: جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا۔ اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ.

باب: حسد، بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔

(٦٥٢٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))۔

[بخاري: ٦٠٧٦؛ ابو داود: ٤٩١٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بغض رکھو ایک دوسرے سے، مت حسد کرو ایک دوسرے سے، مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور اللہ کے بندے بن جاؤ! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

فائدہ: حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے۔ اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھا لیتی ہے۔

(٦٥٢٧) عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ بْنُ عُيَيْنَةَ: ((وَلَا تَقَاطَعُوْا))۔ [ترمذی: ١٩٣٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

(٦٥٢٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ جَمِيْعًا وَّاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ: وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٠) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا))۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت حسد کرو ایک دوسرے سے، مت بغض رکھو ایک دوسرے سے، مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے، اور اللہ کے بندے بن جاؤ بھائیوں کی طرح۔"

(٦٥٣١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ: ((كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ))۔

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ بھائیوں کی طرح رہو جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قرآن میں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ.

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے۔

(٦٥٣٢) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). [بخاری:٦٠٧٧، ٦٢٣٧؛ ابو داود:٤٩١١، ترمذی:١٩٣٢]

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے۔ اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔''



فائدہ: حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے، کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا۔ اس سے زیادہ درست نہیں اور بعض نے کہا: تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا (نووی رحمہ اللہ مختصراً)۔

(٦٥٣٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ: ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) فَاِنَّهُمْ جَمِيْعًا قَالُوْا فِیْ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ: ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)). [راجع:٦٥٣٢]

زہری نے مالک کی اسناد کے تحت اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ قول کہ ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) پچھلے تمام راوی بیان کرتے ہیں کہ مالک کی روایت کے علاوہ ان کی روایات میں ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)) کے الفاظ ہیں۔

(٦٥٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں حلال ہے اپنے مومن بھائی کو چھوڑ دینا تین دن سے زیادہ۔''



(٦٥٣٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا.

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور دھوکے بازی حرام ہے۔

(٦٥٣٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔''

[بخاری: ٦٠٦٦؛ ابو داود: ٤٩١٧]

(٦٥٣٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَهْجُرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو مت دھوکہ بازی کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: ((لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع نہ کرو، دشمنی اور بغض نہ کرو، حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ! قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔''

بَابُ تَحْرِیْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهٖ وَاحْتِقَارِهٖ وَدَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ.

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے۔

(٦٥٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ التَّقْوٰی هٰهُنَا)) وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت حسد کرو، مت دھوکہ بازی کرو، مت بغض رکھو، مت دشمنی کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری یہاں ہے۔'' اور اشارہ کیا آپ ﷺ! نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) ''کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت اور آبرو۔''

[ابن ماجه: ۳۹۳۳، ۴۲۱۳]

(٦٥٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيْهِ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ))وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ.

[راجع:٦٥٤١]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ)).

[ابن ماجه:٤١٤٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھے گا۔ لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ.

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت۔

(٦٥٤٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا [اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا])).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں۔ ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں“۔ (جب مل جائیں انکی مغفرت ہو)۔

(٦٥٤٥) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: ((اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ)). [ترمذی:٢٠٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ: ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٤٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). [ترمذی:٧٤٧؛ ابن ماجه:١٧٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی نہیں جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے، تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جائیں“۔



بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔

(٦٥٤٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِی اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن کہ میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوائے میرے سایہ کے“۔



فائدہ: سوائے میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے۔ اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے، عالموں سے، پرہیزگاروں سے۔

(٦٥٤٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: کہاں جاتا ہے؟ وہ بولا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے۔ وہ بولا: نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے اس کو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا: تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔“



(٦٥٥٠) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔



بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ.

باب: بیمار پرسی کا ثواب۔

(٦٥٥١) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیمار کا

اللهِ ﷺ: ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)). [ترمذی:٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٨]

پوچھنے والا (اس کے مکان پر جا کر) جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔''

(٦٥٥٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٣) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٤) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٥) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری کیونکر خبر لیتا تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا: اے رب! میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے بیٹے آدم کے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا: میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا۔

فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ)).

پروردگار فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْحُزْنٍ اَوْنَحْوِ ذٰلِكَ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب۔

(٦٥٥٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ- مَكَانَ الْوَجَعِ- وَجَعًا.

[بخاری: ٥٦٤٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٢]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ. [راجع:٦٥٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)). قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ اَذًى مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: فَمَسَسْتُهُ بِيَدِهٖ.

[بخاری: ٥٦٤٧، ٥٦٤٨، ٥٦٦٠، ٥٦٦١، ٥٦٦٧]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ کو بخار آیا تھا۔ میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سخت بخار آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آئے۔" میں نے کہا: آپ ﷺ کو دو اجر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ)). [راجع:٦٥٥٩]

○ ○ ○ ○

(٦٥٦١) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ، فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ اَوْ عَيْنُهُ اَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوْا فَانِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا كُتِبَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ)).

اسود سے روایت ہے، قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مت ہنسو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ مٹ جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). [ترمذی:٩٦٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا، اس میں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيْئَتِهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے صرف اتنا زیادہ ہے۔ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ ختم کر دے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٥٦٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ يُّصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، اَوْكُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)). لَا يَدْرِي يَزِيْدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ

الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)).

[بخاري: ٥٦٤١، ٥٦٤٢؛ ترمذي: ٩٦٦]

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)). قَالَ مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. [ترمذي:٣٠٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ آیت اتری: ''جو کوئی برائی کرے گا اس کا اس کو بدلہ ملے گا۔'' تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کی ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی''۔ (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟)) قَالَتِ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا: ''اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو۔'' وہ بولی: بخار ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٧١) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا: دکھلاؤ۔ انہوں نے کہا: یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی: مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے میرے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو تندرست کر دیگا۔'' وہ بولی: میں صبر کرتی ہوں۔ پھر بولی: میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ میرا بدن نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ

[بخاري: ٥٦٥٢ تعليقاً]

اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ.

باب: ظلم کرنا حرام ہے۔

(٦٥٧٢) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا پروردگار نے: ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات، سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لوں (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے۔'' (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔

قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سعید نے کہا کہ ابو ادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

فائدہ: قرآن مجید میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث اللہ عزّ وجلّ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اللہ کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پروا ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے۔ کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوائے گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔ سب بندے اس کے غلام ہیں، وہ شہنشاہ بے پروا ہے۔ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو۔ اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جائے تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جائے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے اللہ کی درگاہ میں سفارش کریں گے۔ مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا میرے کاموں میں خلل آجائے گا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں وچرا کرے، کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پروا نہیں۔ تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال اللہ کے خلاف ہو جائیں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے۔ وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

(٦٥٧٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا.

اسی سند سے سعید بن عبدالعزیز سے بھی مروی ہے۔ اور مروان نے مکمل حدیث کو بیان کیا ہے۔

(٦٥٧٤) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

ان تمام رواۃ سے مروی ہے کہ ہم سے ابومسہر نے بیان کیا۔ اور لمبی حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٥) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ((اِنِّيْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِيَ الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِيْ فَلَا تَظَالَمُوْا)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيْثُ اِدْرِيْسَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں: ''کہ اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور اپنے بندوں پر بھی۔ اس لیے تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔'' اسی طرح حدیث کو بیان کیا۔ ابوادریس (خولانی) والی حدیث وہ زیادہ مکمل ہے اس سے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

(٦٥٧٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)).

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کی تاریکیوں میں سے۔ (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا۔''

(٦٥٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری: ٢٤٤٧؛ ترمذی: ٢٠٣٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن''۔



(٦٥٧٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٢٤٤٢، ٦٩٥١؛ ابوداود: ٤٨٩٣؛ ترمذی: ١٤٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

(٦٥٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو۔ مفلس کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لائے گا، روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی، تیسرے کا مال کھالیا ہوگا، چوتھے کا خون کیا ہوگا، پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

(٦٥٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔'' (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضروری ہوگا)۔

(٦٥٨١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ اِنَّ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہو جائے) پھر جب پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا۔'' بعد اس کے آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اسی طرح تیرا

أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾. [١١/ هود:١٠٢] [بخاری: ٤٦٨٦؛ ترمذی: ٣١١٠؛ ابن ماجہ: ٤٠١٨]

رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔"

بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا.

باب: اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم' ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے۔

(٦٥٨٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَا هَذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دولڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا اور ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے اپنے انصار کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا: "یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔" (کہ ہر ایک اپنی قوم سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دولڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑائے)۔"

(٦٥٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَالَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَالَ الْمُهَاجِرِينَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)) فَسَمِعَهَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ.

قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ: ((دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)). [بخاری: ٤٩٠٥، ٤٩٠٧؛

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی' اے انصار! دوڑو۔ اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین! دوڑو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے۔" یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا: مہاجرین نے ایسا کیا قسم اللہ کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہمارا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا اقرار دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دے اے عمر! لوگ یہ نہ کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ترمذی: ۳۳۱۵]

نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

(٦٥٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَه الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)).

قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوائیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ.

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار رہنا۔

(٦٥٨٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)). [بخاری: ٤٨١، ٢٤٤٦، ٦٠٢٦؛ ترمذی: ١٩٢٨؛ نسائی: ٢٥٥٩]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستائیں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

(٦٥٨٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى)). [بخاری: ٦٠١١]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آ جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آئے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٥٨٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ تَدَاعٰى [لَهٗ] سَائِرُ الْجَسَدِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ)). [راجع:٦٥٨٦]

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٠) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع:٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ.

باب: گالی دینے کی ممانعت۔

(٦٥٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔“

فائدہ: دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سنائے۔ اگر اتنا ہی جواب دے تو جائز ہے۔ نص قرآنی کے مطابق ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ﴾ اور ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ﴾ لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعض کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نووی رحمہ اللہ)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ.

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت۔

(٦٥٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔“

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ.

باب: غیبت حرام ہے۔

(٦٥٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔“ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہوتو) اس کو ناگوار ہو۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). تب ہی تو غیبت ہوگی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے۔ ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے۔ یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا۔ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو ختم کرنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے، جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالا جماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تا کہ وہ دھوکہ نہ کھائے۔ پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ اور باتوں کو۔ چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش، اعرج، ازرق، قصیر، اعمیٰ، اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ.

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا۔

(٦٥٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپا دے گا"۔

(٦٥٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقٰى فُحْشُهُ.

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا۔

(٦٥٩٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں۔" جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! برا شخص اللہ کے

شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْتَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ)). [بخاري: ٦٠٥٤، ٦٠٣٢؛ ابوداود: ٤٧٩١؛ ترمذي: ١٩٩٦]

نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تا کہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ ﷺ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔اور آپ ﷺ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے۔اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔(نووی رحمہ اللہ)

(٦٥٩٧) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((بِئْسَ اَخُوالْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ هٰذَا)). [راجع: ٦٥٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ.

باب: نرمی کی فضیلت۔

(٦٥٩٨) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). ابوداود: ٤٨٠٩؛ ابن ماجه: ٣٦٨٧]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٩) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [راجع: ٦٥٩٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نرم ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے۔اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں، یہی صحیح ہے۔

(٦٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ)).

فرمایا: ''جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جائے تو عیب ہو جاتا ہے۔''

(٦٦٠٣) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی: ''تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔''



بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا.

باب: جانوروں وغیرہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان۔

(٦٦٠٤) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ)).

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا: ''اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔''

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ. [ابوداود:٢٥٦١]

عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

(٦٦٠٥) عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ: ((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَاَعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ)). [راجع:٦٦٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ اس پر ہے اتار لو اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔''



(٦٦٠٦) عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)).

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ لڑکی بولی: حل (یہ آواز ہے ہانکنے کی) یا اللہ! لعنت کر اس پر۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔''

(٦٦٠٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ: ''اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ

وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ: ((لَا أَيْمُ اللّٰهِ! لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

اونٹنی نہ رہے، جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے فرمایا زجر کے واسطے تا کہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار)۔

(٦٦٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بلا معجزہ دیکھے ایمان لائے۔ جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت ﷺ کو پیغمبر جان کر ایمان لائے۔ بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقیت کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٦٠٩) عنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [ابو داود:٤٩٠٧]

زید بن اسلم سے روایت ہے، عبدالملک بن مروان نے ام درداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا۔ ایک رات کو عبدالملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا۔ خادم نے آنے میں دیر کی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابوالدرداء سے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے۔ اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں، پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

(٦٦١١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

[راجع: ٦٦١٠]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(٦٦١٢) عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٦٦١٠]

(٦٦١٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((اِنِّىْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بددعا کیجیے مشرکوں پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے اللہ کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہوگی نہ لعنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ((وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ)) [۲۱/الانبیاء:۱۰۷]

بَابُ مَنْ لَّعَنَهُ النَّبِىُّ ﷺ وَلَيْسَ هُوَ اَهْلًا لَّهَا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكٰوةً وَّأَجْرًا وَرَحْمَةً.

باب: جس پر آپ ﷺ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی۔

(٦٦١٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ: ((اَوَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّىْ؟ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْسَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، معلوم نہیں آپ ﷺ سے کیا باتیں کیں۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو، جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں۔'' میں نے عرض کیا، اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے میرے مالک! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ ﷺ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ۔ لیکن آپ ﷺ غصہ میں سوائے حق کے اور کچھ نہ فرماتے۔ اور یہ آپ ﷺ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

(٦٦١٥) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِ عِيْسٰى:

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے تنہائی کی آپ ﷺ کے ساتھ۔ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

فَخَلَوَا بِهٖ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا.

(٦٦١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کردے اور اس پر رحمت کر۔''

فائدہ: یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ ﷺ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یا عادتاً جیسے کہتے ہیں: '' تربت یمینك یا حلقی'' یا ''لا کبرت سنك'' یا ''لااشبع الله بطنه'' جیسا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کیوں کہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی۔ (نووی مختصراً)

(٦٦١٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّ فِیْهِ: ((زَكٰوةً وَّاَجْرًا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے۔

(٦٦١٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ مِثْلَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی: ((اجْعَلْ)) وَ((اَجْرًا)) فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، وَ((اجْعَلْ)) وَ((رَحْمَةً)) فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦١٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا۔ میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن''۔

(٦٦٢٠) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ((اَوْ جَلَدُّهٗ)) قَالَ: اَبُو الزِّنَادِ: وَهِیَ لُغَةُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِنَّمَا ((هِیَ جَلَدْتُّهٗ)).

ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٢١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

(٦٦٢٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّمَا اَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ یَغْضَبُ كَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّیْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاَیُّمَا

ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ اَوْسَبَبْتُهٗ اَوْجَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری:٦٣٦١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "یا اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو قریب کر اپنے قیامت کے دن۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّىْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "یا اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مؤمن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کا کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔"

(٦٦٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنِّىْ اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ اَىُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٦) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٢٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَهِىَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ فَقَالَ: ((آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ لَاكَبِرَ سِنُّكِ)) فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِىْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: مَالَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَىَّ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّايَكْبَرَ سِنِّىْ، فَالْاٰنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّىْ اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِىْ، فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِىْ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا: "تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔" وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا: بیٹی تجھے کیا ہوا۔ وہ بولی: مجھ پر دعا کی رسول اللہ ﷺ نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی یا یوں فرمایا: تیری ہمجولی بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے ملیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا ہے؟ ام سلیم۔" وہ بولیں: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا بددعا۔" ام سلیم بولیں: وہ کہتی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو۔" یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: "اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میری شرط یہ

قَالَتْ: زَعَمْتَ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِيْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، اَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). وَقَالَ اَبُوْ مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيْرِ، فِى الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيْثِ.

ہے کہ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس کسی پر میں دعا کروں اپنی امت میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ: فَجَآءَ فَحَطَأَنِيْ حَطْاَةً وَّقَالَ: ((اذْهَبْ وَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَاْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ: ((لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ)). قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: قُلْتُ لِاُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِيْ؟ قَالَ: قَفَدَنِيْ قَفْدَةً.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا: "جا معاویہ کو بلا لا۔" میں گیا پھر لوٹ آیا اور میں نے کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "جا اور معاویہ کو بلا لا۔" میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [۸/الانفال:۲۴] اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعض نے اس کو مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ ﷺ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے۔ امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کے۔ لا اشبع اللہ بطنہ۔

(٦٦٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ۔ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ.

باب: دومنہ والے منافق کی مذمت۔

(٦٦٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دومنہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔“

فائدہ: اس حدیث کی شرح اوپر گزری۔ مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جائے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسا نہیں کرتا۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے۔ ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے۔ فقط۔

(٦٦٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

[راجع:٦٤٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ.

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کسی حد تک درست ہے اس کا بیان۔

(٦٦٣٣) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا)).

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ

حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے ”جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگائے۔“

○ ○ ○ ○

مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيْثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

[بخاری: ۲۶۹۲؛ ابوداود: ۴۹۲۰، ۴۹۲۱؛ ترمذی: ۱۹۳۸]

ابن شہاب نے کہا: میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامات میں ایک تو لڑائی میں، دوسرے لوگوں میں صلح کرانے میں۔ تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے ملانے میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی رحمہ اللہ نے کہا: ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعض نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ، اِنِّيْ سَقِيْمٌ، اِنَّهَا اُخْتِيْ" اور منادی یوسف کا قول: "اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ" اور انہوں نے کہا: اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے؟ اور بعض علما نے کہا: ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح' اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچائے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے: تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے۔ اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو اظہار دیا دمحبت کے واسطے کیا جائے نہ مکر و فریب' جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالاجماع۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٦٣٤) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُوْنُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

[راجع: ٦٦٣٣]

ابن شہاب رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ صالح کی روایت میں ہے' انہوں نے کہا: میں نے نہیں سنا کہ لوگوں کو کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو سوائے تین مقامات کے' پھر یونس کی روایت کی طرح روایت بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ: ((وَنَمٰى خَيْرًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٦٦٣٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ.

باب: چغل خوری حرام ہے۔

(٦٦٣٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)) وَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔''

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ.

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے' سچائی کی فضیلت' جھوٹ کی مذمت۔

(٦٦٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). [بخاري:٦٠٩٤]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔''



فائدہ: یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

(٦٦٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

قَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ رِوَايَتِهٖ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[راجع:٦٦٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لکھا ہے۔



(٦٦٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)).

[ابو داود: ٤٩٨٩؛ ترمذي: ١٩٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔



(٦٦٤٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ)). [راجع:٦٦٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے شہروں میں جو بخاری و مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادہ نقل کی ہے کہ۔ یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بغیر دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھائے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ.

باب: غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

(٦٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا)) قَالَ: ((فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). [ابو داود:٤٧٧٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رقوب) نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا: اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نگوڑا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو؟'' ہم نے کہا: پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کچھ نہیں۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے۔'' (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن اللہ کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت ﷺ نے فرمایا: اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آئے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آئے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ اللہ سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا۔ اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی؟ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔

(٦٦٤٢) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. [راجع:٦٦٤١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). [بخاری: ٦١١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت۔'' (یعنی زبان اس کے قابو میں رہے)۔

(٦٦٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ)) قَالُوْا: فَالشَّدِيْدُ اَيُّمَ هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٤٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٦٦٤٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِیْ يَجِدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرٰى [بِیْ] مِنْ جُنُوْنٍ؟. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: وَهَلْ تَرٰى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ. [بخاری: ٣٢٨٢، ٦٠٤٨، ٦١١٥؛ ابوداود:٤٧٨١]

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔'' وہ شخص یہ سن کر بولا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں کہ میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید وہ منافق ہو گا یا بیوقوف سخت گنوار ہو گا وہ یہی سمجھا کہ ''اعوذ باللّٰہ صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

(٦٦٤٧) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَتَدْرِیْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰنِفًا؟ قَالَ: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ: اَعُوْذُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر، جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے۔

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَمَجْنُوْنٌ تَرَانِيْ؟ [راجع:٦٦٤٦]

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٤٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ.

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔

(٦٦٤٩) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پتلا بنایا اللہ نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا۔“ (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا۔ نووی رحمہ اللہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٥٠) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ.

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت۔

(٦٦٥١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ پر مارنے سے بچا رہے“۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی رحمہ اللہ)۔

(٦٦٥٢) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔“

الْوَجْهَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچارہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علما ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں: ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے معنی مراد ہے جو لائق ہے اللہ کی صفت ہونے کے۔ اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے، اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔ مازری نے کہا: یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعض نے یوں روایت کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل الحدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی۔ مازری نے کہا: ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے، اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا، اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیا کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے: وہ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح، حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم وصورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے۔ اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا ان کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی۔ پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح، اس سے کیا مراد ہے؟ اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً، اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے اس کی تاویل میں، بعض کہتے ہیں: ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعض نے کہا: آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعض نے کہا: ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالیٰ کا، اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات، اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور ''انتہاء فی الاستواء'' میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں۔ اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیا سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا۔ پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا، چڑھنا، بات کرنا، آنا جانا، ہنسنا، سننا دیکھنا، ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لا کا لصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہوں گے؟ ناسمجھی سے ہے اس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں، جیسے کوئی کہے: اللہ بھی سنتا ہے، آدمی بھی سنتا ہے، اللہ کا بھی ہاتھ ہے، آدمی کا بھی ہاتھ ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❀❀)

(❀❀ گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے' حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ کے مخالف ہو جائے گی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں علٰی صورتہ کی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور چہرے پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی۔ سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے کہ یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل' تعطیل' تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٦٥٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ ، فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔''

بَابُ الْوَعِیْدِ الشَّدِیْدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَیْرِ حَقٍّ.

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستائے اس کا عذاب۔

(٦٦٥٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰی اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِیْمُوا فِی الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الزَّیْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قِیْلَ: یُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا)).

[ابو داود:٣٠٤٥]

ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں۔'' (یعنی ناحق' تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو)۔

(٦٦٥٨) عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ ابْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِیْمُوْا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ: مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالُوْا: حُبِسُوْا فِی الْجِزْیَةِ فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖



(٦٦٥٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ: وَاَمِیْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ عُمَیْرُ ابْنُ سَعْدٍ عَلٰی فِلَسْطِیْنَ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَحَدَّثَهُ

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم

فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا. [راجع:٦٦٥٧]

اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ اس نے حکم دیا۔ وہ لوگ چھوڑ دیے گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٦٠) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ وَّجَدَ رَجُلًا وَّهُوَ عَلٰى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ فِيْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ اَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا.

باب: مجمع یا بازار میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے۔

(٦٦٦١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا)). [بخاري: ٤٥١، ٧٠٧٣؛ نسائي: ٧١٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان تیروں کی پیکانوں کو پکڑ لے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تا کہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

(٦٦٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ، قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا، فَاُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا، كَيْ لَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا. [بخاري: ٧٠٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی پیکانیں تھام لے تا کہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٣) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ. [ابوداود:٢٥٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک شخص کو جو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَجْلِسٍ أَوْسُوْقٍ وَبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا)) فَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى: وَاللّٰهِ! مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَا هَا بَعْضُنَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے'' (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر۔'' (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

(٦٦٦٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا أَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ أَنْ يُّصِيْبَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). أَوْقَالَ: ((لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا)). [بخاري: ٤٥٢، ٧٠٧٥؛ ابوداود: ٢٥٨٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلٰى مُسْلِمٍ.

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت۔

(٦٦٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوالْقَاسِمِ ﷺ: ((مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَدَعَهٗ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈرائے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آئے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔'' (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

(٦٦٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ)). [بخاري: ٧٠٧٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکائے ہتھیار سے، معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگائے اور ہاتھ چل جائے پھر جہنم کے گڑھے میں جائے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ.

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب۔

(٦٦٦٩) عَنْ اَبِىْ هرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ)).

[بخاری: ٦٥٤، ٢٤٧٢؛ ترمذی: ١٩٥٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راہ میں جا رہا تھا۔ اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔



(٦٦٧٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا: اللہ کی قسم میں اس کو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔''

(٦٦٧١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّتَقَلَّبُ فِى الْجَنَّةِ فِىْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى النَّاسَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔''



(٦٦٧٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِى الْمُسْلِمِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا۔ وہ جنت میں گیا''۔

(٦٦٧٣) عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ: ((اعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)).

[ابن ماجہ: ٣٦٨١]

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی مجھ کو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔''



(٦٦٧٤) عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَسٰى اَنْ تَمْضِىَ وَاَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِىْ شَيْئًا يَنْفَعُنِى اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا۔ اَبُوْ بَكْرٍ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا شاید آپ ﷺ کی وفات ہو جائے اور میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کر ایسا کر۔ راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ میں سے ہٹانے کا۔''

نَسِيئَةً وَأَمَرَ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ)).

[راجع:٦٦٧٣]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي.

باب: جو جانور تکلیف نہ دے اس کو عذاب دینا حرام ہے جیسے بلی کو۔

(٦٦٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذَا هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)). [راجع:٥٨٥٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٦٦٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)). [راجع:٥٨٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو باندھ دیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٨٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا)). [راجع: ٥٨٥٥؛ وانظر فی مسلم: ٦٩٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو کر مرگئی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ.

باب: غرور کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨٠) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ)).

ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں

❖ ❖ ❖ ❖ اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔''

فائدہ: (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے)

مرا در رسد کبریا و منی ۔ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو نا امید کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨١) عَنْ جُنْدَبٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَ: ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ.

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص بولا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیے (بیکار)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا۔ انتھی۔

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ.

باب: ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت۔

(٦٦٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ)). [انظر: ٧١٩٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔''

فائدہ: یعنی بعض بندگان الٰہی ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ اللہ جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے، اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے

خاکساران جہاں را بحقارت منگر ۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ.

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے۔

(٦٦٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ)) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: لَا اَدْرِيْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ

اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

[ابوداود:٤٩٨٣]

ہلاک ہونے والا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٤) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.

باب: ہمسایہ کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک۔

(٦٦٨٥) عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ)).

[بخاري: ٦٠١٤؛ ابوداود: ٥١٥١؛ ترمذي: ١٩٤٢؛ ابن ماجه: ٣٦٧٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا۔ اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی نہایت تاکید ہے۔

(٦٦٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(٦٦٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

[بخاري: ٦٠١٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٨) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ)). [ترمذي: ١٨٣٣؛ ابن ماجه: ٣٣٦٢]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر رضی اللہ عنہ! جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ: ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَتِكَ فَاَصِبْهُمْ مِّنْهَا بِمَعْرُوْفٍ)). [راجع:٦٦٨٨]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے جانی دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ "جب گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ۔ ان کو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔"

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا۔

(٦٦٩٠) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِی النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)).

[ترمذی:۱۸۳۳]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ.

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے۔

(٦٦٩١) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِهٖ فَقَالَ: ((اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ مَا اَحَبَّ)).

[بخاری: ١٤٣٢، ٦٠٢٧، ٧٤٧٦؛ ابوداود: ٥١٣١؛ ترمذی: ٢٦٧٢]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا تو آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: ''سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو، سفارش کرو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوْءِ.

باب: نیک صحبت کا حکم اور بری مجلس سے بچنے کے بیان میں۔

(٦٦٩٢) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبًا وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً)). [بخاری: ٢١٠١، ٥٥٣٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی۔ یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے۔ بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علما کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ انتهٰى مختصرًا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ.

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت۔

(٦٦٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

[بخاري: ١٤١٨، ٥٩٩٥؛ ترمذي: ١٩١٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کیے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اس عورت کا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔“



(٦٦٩٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے ان دونوں کے لیے۔ مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔“

(٦٦٩٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن، مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر خود اس کی

لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دے تا کہ حضرت ﷺ کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمُوْتُ لَهٗ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهٗ.

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے۔

(٦٦٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَايَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ٦٦٥٦؛ ترمذی: ١٠٦٠؛ نسائی: ١٨٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٩٧) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ اِلَّا اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: ((فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ١٢٥١؛ ابن ماجه: ١٦٠٣]

زہری نے مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت کی ہے مگر سفیان کی روایت میں ہے: ''آگ نہ لگے گی مگر صرف قسم اتارنے کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: ((لَا يَمُوْتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِاثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اَوِ اثْنَانِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔'' ایک عورت بولی: یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ہی سہی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٩) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ: ((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ساری باتیں آپ ﷺ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ ﷺ کے پاس آیا کریں اور آپ ﷺ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا فلاں دن تم جمع ہونا۔'' وہ جمع ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ''تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے۔'' ایک عورت بولی: اور دو بچے، دو بچے، دو بچے۔ آپ ﷺ

امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)).

[بخاري: ١٠١، ١٠٢، ١٢٤٩، ٧٣١٠]

نے فرمایا: ''اور دو بچے، دو بچے، دو بچے۔'' (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔



(٦٧٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنثَ.)) [راجع: ٦٦٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

(٦٧٠١) عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْمَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْقَالَ بِيَدِهِ كَمَا اٰخُذُاَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِیْ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ.)) وَفِیْ رِوَايَةِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوا السَّلِيْلِ.

ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ ﷺ کی جس سے ہمارا دل خوش ہو۔ انہوں نے کہا: اچھا: ''چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔''



(٦٧٠٢) عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٧٠٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ بِصَبِیٍّ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَقَالَ الْبَاقُوْنَ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.[نسائی: ١٨٧٦]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: اے نبی اللہ کے، دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تین بچوں کو دفنایا۔'' وہ بولی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔''



(٦٧٠٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ يَشْتَكِیْ وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جائے میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔''

مِّنَ النَّارِ.)) قَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ. [راجع:٦٧٠٣]

بَابُ إِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرَئِيلَ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

○ ○ ○ ○

باب: جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بھی اس سے محبت رکھنے کا حکم کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

(٦٧٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ: ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے! میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر، پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔ سچ ہے

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٠٦) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ. [ترمذی:٣١٦١]

سہیل سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ ابن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٧) عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِيْ: يَا اَبَتِ اِنِّيْ اَرَى اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ لِمَا لَهُ

ابو صالح سے روایت ہے، ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے، نکلے۔ لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو، میں نے اپنے باپ سے کہا: اے بابا! میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔ باپ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا: قسم

مِنَ الْحُبِّ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ: بِأَبِيْكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی! میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی پھر بیان کیا اسی طرح حدیث مبارکہ کو۔



بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ.

باب: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔

(٦٧٠٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

فائدہ: پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں۔ غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

(٦٧٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه بِحَدِيْثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَالْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی۔ جاہلیت کے زمانہ میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ، جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے۔

(٦٧١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک گنوار نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' وہ بولا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔'' (گو اور اعمال کم ہوں)۔

(٦٧١١) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيْرًا قَالَ: وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' اس گنوار نے کہا: میں نے بہت سامان بیان نہ کیا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)).

اور کہا: لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔



فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور صالحین کی محبت میں یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ شعر:

اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صِلَاحًا

(٦٧١٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

(٦٧١٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے۔“ وہ بولا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔“

قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)). قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ [بخاری:٣٦٨٨]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کیے۔

(٦٧١٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٧١٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لئے“ یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

لَهَا كَثِيرَ صَلوٰةٍ وَلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). [بخاري: ٦١٧١، ٧١٥٣]

آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧١٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٦٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [بخاري: ٦١٦٧ تعليقا]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). [بخاري: ٦١٦٨، ٦١٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٧١٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٠) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. [بخاري: ٦١٧٠]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا أُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرٰى وَلَا تَضُرُّهُ.

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے۔

(٦٧٢١) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). [ابن ماجه: ٤٢٢٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو۔" (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٢٢) عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ. [راجع:٦٧٢١]

○ ○ ○ ○

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْقَدْرِ
تقدیر کے مسائل

بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَاَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ.

باب: انسان کا اپنی ماں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت اور اس کے رزق، عمر، عمل، شقاوت وسعادت لکھے جانے کے بیان میں۔

(٦٧٢٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذَالِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذَالِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَاَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)).

[بخاری: ٣٢٠٨، ٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤؛ ابوداود: ٤٧٠٨؛ ترمذی: ٢١٣٧، ٢١٣٧ب؛ ابن ماجه: ٧٦]

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ سچے ہیں سچے کیے ہوئے ”بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بد بخت (دوزخی) ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔“

فائدہ۔ اس حدیث میں انسان کی ابتدا وانتہا اور تقدیر کا بیان ہے۔ عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے، اس کے سمجھنے کو بہت زیادہ علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جان لینا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنا چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آ جائے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے۔ عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت اللہ سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ''ہمیں نفس نفس واپسیں بود'' الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔ آمین (تحفۃ الاخیار)

(٦٧٢٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ: ((أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)) وَأَمَّا فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَعِيْسٰى: ((أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)). [راجع: ٦٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِيْنَ أَوْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ)).

حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے۔ جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے: اے رب! اس کو بد بخت لکھوں یا نیک بخت۔ پھر جو پروردگار کہتا ہے: ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے: مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے: ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے۔ پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔''

(٦٧٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ يَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتٰى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: وَكَيْفَ يَشْقٰى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا

عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے تھے بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پائے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود ؓ سے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا: بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوگا؟ حذیفہ بولے: تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَجَلُهٗ؟ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهٗ؟ فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ)).

[راجع:٦٧٢٣]

پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو پروردگار! چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کچھ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔



(٦٧٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ. [راجع:٦٧٢٦]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔



(٦٧٢٨) عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ حَدَّثَهٗ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَىَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: ((اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِى الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهٗ قَالَ: الَّذِىْ يَخْلُقُهَا: ((فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى؟ فَيَجْعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْاُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَسَوِىٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِىٍّ؟ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِىٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا رِزْقُهٗ؟ مَا اَجَلُهٗ؟ مَا خُلُقُهٗ؟ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا)). [راجع:٦٧٢٣]

ابن طفیل بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابوسریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ پر ابوسریحہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے یا عورت۔ اے پروردگار! یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص۔ پھر کہتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت کرتا ہے یا نیک بخت۔



(٦٧٢٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

[راجع:٦٧٢٣]

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ اللہ کے حکم سے چالیس راتوں سے کچھ زیادہ گزرنے پر اُسے بناتا ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔



(٦٧٣٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ وَرَفَعَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ

الْحَدِيْثَ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ! نُطْفَةٌ اَیْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَیْ رَبِّ! مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِیَ خَلْقًا قَالَ: قَالَ الْمَلَكُ: اَیْ رَبِّ! ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی؟ شَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ)).

[بخاری: ۳۱۸، ۳۳۳۳، ۶۵۹۵]

تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے: اے رب! ابھی نطفہ ہے، اے رب! اب لہو کی پھٹکی ہے، اے رب! اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: یہ مرد ہے یا عورت؟ نیک ہے یا بد؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔“



(۶۷۳۱) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِیْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰی كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) فَقَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰی ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ۝﴾. [۹۲/ اللیل: ۵۔۱۰]

[بخاری: ۱۳۶۲، ۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹، ۶۲۱۷، ۶۶۰۵، ۷۵۵۲ ترمذی: ۲۱۳۶، ۳۳۴۴؛ ابن ماجہ: ۷۸]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ بیٹھے، ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھے، آپ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ ﷺ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے، کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانا نہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں۔ (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے ہے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا۔“ اور فرمایا: ”عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہو اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔“



فائدہ: اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے رو برو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں، اس واسطے کہ اللہ نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا۔ اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارہ میں، آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس۔ یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا۔ دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے۔ دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں، پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہیں ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے' ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے۔ تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا، پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی۔ پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے' کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا' کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے' جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے۔ ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر، پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہو گا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا۔ اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جائے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

(٦٧٣٢) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[راجع:٦٧٣١]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٣) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَفْسٍ اِلَّا

حضرت علی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے تھے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی جان ایسی

وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلِمَ نَعْمَلُ؟ اَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: ((لَا، اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى﴾.

[راجع: ٦٧٣١]

نہیں جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى﴾ (جس نے خیرات کی اور ڈرا۔)

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٦٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ؟ اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ)) قَالَ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پا سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی۔" سراقہ نے کہا: پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابوالزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے) کیا کہا: انہوں نے کہا: "عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ: فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: قِيْلَ: فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ؟ قَالَ: ((كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ)). [بخاری: ٦٥٩٦، ٧٥٥١؛ ابوداود: ٤٧٠٩]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (اللہ تعالیٰ کو) آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" لوگوں نے کہا: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو

امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کسب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب وثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٨) عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! [راجع: ٦٧٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٧٣٩) عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَاسَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ: فَقَالَ: اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْبِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ



ابوالاسود دیلی سے روایت ہے، مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے، رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اور حجت سے۔ میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی۔ عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر ظلم لازم آیا۔ (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا: ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے۔ میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں۔ دو شخص مزینہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔“

﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾.

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

[راجع:٣٠٦]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ.

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

(٦٧٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی: یَا اٰدَمُ! اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِیَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟)) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی)). وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا: خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرٰةَ بِیَدِهٖ.

[بخاری: ٦٦١٤؛ ابوداود: ٤٧٠١؛ ابن ماجه: ٨٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم علیہ السلام! تم ہمارے باپ ہو، تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم موسیٰ علیہ السلام ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو آدم علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس مقام پر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا ترجمہ منہ سے اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں۔ اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب ''الانتہاء فی الاستواء'' میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں۔ تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدم علیہ السلام سے ملائیں۔ اور یہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ)

(٦٧٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ اٰدَمُ: اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔''



(٦٧٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْٓئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ؟ قَالَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا۔ اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوائے اللہ کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی

نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا ﴿وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).

تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: چالیس برس پہلے، آدم علیہ السلام نے کہا: تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے پڑھا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو آدم علیہ السلام غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جائے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

(٦٧٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).

[بخاری: ٣٤٠٩، ٧٥١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تقریر کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [بخاری:٤٨٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ: وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)). [ترمذی:٢١٥٦]

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے۔ اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتدا نہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا۔ اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(٦٧٤٩) عَنْ أَبِيْ هَانِيءٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: ((وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)). [راجع:٦٧٤٨]

ابو ہانی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَصْرِيْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقُلُوْبَ كَيْفَ شَآءَ.

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔

(٦٧٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے، پروردگار ان کو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھیر دے اپنی اطاعت پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی اللہ کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم اللہ کو ہے بیشک اللہ کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے۔ اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں: انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہو گا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ.

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔

(٦٧٥١) عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهٗ قَالَ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ)).

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا وہ کہتے تھے: ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعض بیوقوف، کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے۔)

(٦٧٥٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول

مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾.

[ترمذی: ۲۱۵۷؛ ابن ماجہ: ۸۳]

اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو آیت اتری: ''جس دن گھسیٹے جائیں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ۔'' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعض نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

بَابُ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهٖ.

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا۔

(٦٧٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ.)) قَالَ عَبْدٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ابْنُ طَاءُ وْسٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ.

[بخاری: ۶۲۴۳، ۶۶۱۲؛ ابوداود: ۲۱۵۲]

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے۔'' میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنائیں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے۔ اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دے گا اور بعض نے کہا: لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آئے لیکن اللہ سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

(٦٧٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا ہے) ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَعْنٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ.

باب: ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کا حکم کے بیان میں۔

(٦٧٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ [الروم: ٣٠] الْاٰيَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ کی پیدائش جس پر بنایا لوگوں کو۔ اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٦) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً)) وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ اِقْرَءُوْا ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾. [الروم: ٣٠] [بخاری: ١٣٥٩، ٤٧٧٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٥٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جانے وہ کیا کام کرتا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مرجائیں علما کا اختلاف ہے۔ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں۔ اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

(٦٧٥٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ: ((اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)). وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ: ((لَيْسَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ ان میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

(٦٧٦٠) عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا جَدْعَاءَ؟ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).

[بخاري: ٦٥٩٩، ٦٦٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں مر جائے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٦١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطٰنُ فِىْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ ''اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے سکا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ

((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

[بخاري: ١٣٨٤ ، ٦٥٩٨؛ نسائي: ١٩٤٨]

بڑے ہو کر کیا عمل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ.؟

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا؟ فَقَالَ: ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ)). [بخاري: ١٣٨٣ ، ٦٥٩٧؛ ابوداود: ٤٧١١؛ نسائي: ١٩٥٠ ، ١٩٥١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٦) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)).

[ابوداود: ٤٧٠٥؛ ترمذي: ٣١٥٠]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جائے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جائے گا تو کافر ہو جائے گا۔

(٦٧٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ: طُوْبٰى لَهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا۔ میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا: یا رسول

مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ؟ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ)).

[ابو داود: ٤٧١٣؛ نسائی: ١٩٤٦؛ ابن ماجه: ٨٢]

اللہ ﷺ! خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اور ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٩) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٦٧٦٨]

طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے مطابق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ الْاَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا تَزِيْدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدْرِ.

باب عمر روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔

(٦٧٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ)). قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَاُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچائے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا۔“ اور آپ ﷺ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا ان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی۔ اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے سے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (نووی مختصراً)

(٦٧٧١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا: ((مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر کے الفاظ ہیں۔



(٦٧٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ﷺ: اَللّٰهُمَّ! مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَّضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَّوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِّنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكِ)). قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچائے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔“



(٦٧٧٣) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَآثَارٍ مَّبْلُوغَةٍ)) قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ: ((قَبْلَ حِلِّهِ)) أَيْ نُزُولِهِ.

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔



بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ.

باب: تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم۔

(٦٧٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ إِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو، آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے، حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر

وَمَاشَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

[ابن ماجه:٧٩]



کوئی مصیبت آئے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت کیوں آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا۔ اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے۔'' (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے۔ اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے۔

(٦٧٧٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [ال عمران: ٧] قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). [بخاري: ٤٥٤٧؛ ابو داود: ٤٥٩٨؛ ترمذي: ٢٩٩٣، ٢٩٩٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ متشابہ کے معنی میں علما کے بہت سے اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے جو اوائل سورہ جیسے الٓمٓ اور الٓمٓرٰ اور کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعض نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعض نے کہا: متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ۔ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کہا: ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے۔ بہر حال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل ”انتہاء فی الاستواء“ میں کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے۔ اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

(٦٧٧٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: هَجَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)).

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سویرے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے اور آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے۔“ (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے)۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)



(٦٧٧٧) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا)). [بخاري: ٥٠٦٠، ٥٠٦١، ٧٣٦٤]

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔“



فائدہ۔ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آئے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

(٦٧٧٨) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا)). [راجع:٦٧٧٧]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔



(٦٧٧٩) عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. [راجع:٦٧٧٧]

ابو عمران نے کہا: جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہی جو اوپر مذکور ہوا۔



بَابٌ فِي الْاَلَدِّ الْخَصِمِ.

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

(٦٧٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ)). [بخاري: ٢٤٥٧، ٤٥٢٣، ٧١٨٨؛ ترمذي: ٢٩٧٦؛ نسائي: ٥٤٣٨]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا، جھگڑالو ہو۔“



فائدہ۔ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے، دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى.

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان۔

(٦٧٨١) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَّا تَّبَعْتُمُوْهُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). [بخاري:٣٤٥٦، ٧٣٢٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے۔“ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کون ہیں؟“

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث معجزہ ہے آپ ﷺ کا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمان نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی، کیا کھانے میں، کیا پینے میں، کیا پہننے میں، یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے۔ افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا۔ اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے۔ ان کا سا اتفاق' ان کی سی اولوالعزمی' ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس' وضع اور اکل و شرب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع' اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے، جس کو بلاوجہ چھوڑنا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔ عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی' مسجدیں آباد ہوتیں، مدرسے بنائے جاتے، قومی اتفاق کو ترقی ہوتی، جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانہ میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پھر لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روش اختیار کریں۔

(٦٧٨٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع:٦٧٨١]

اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهٗ.

اِن اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ.

باب: تشدد کرنے والوں کے ہلاک ہونے کے بیان میں۔

(٦٧٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا.

[ابو داود: ٤٦٠٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔“

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ.

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا۔

(٦٧٨٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ علم اٹھ جائے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جائیں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا

وَيَظْهَرَ الزِّنَا))۔ [بخاری: ۸۰] پھیل جائے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔“

فائدہ: اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے' عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے' حدیث وتفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے' شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو۔ امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں۔ زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لا حول ولا قوة إلا بالله! اب اپنے رسول ﷺ کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

(٦٧٨٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ))۔ [بخاری: ۸۱؛ ترمذی: ۲۲۰۵؛ ابن ماجہ: ٤٠٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم میں سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا۔“ (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جائیں گی۔

(٦٧٨٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ: لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٨) عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ))۔ [بخاری: ۷۰۶۳، ۷۰۶٤، ۷۰٦٥؛ ترمذی: ۲۲۰۰؛ ابن ماجہ: ٤٠٥٠، ٤٠٥١]

عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور کشت وخون بہت ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٩) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٠) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٧٩١) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِاللهِ وَأَبِيْ مُوْسٰى: وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)).

[بخاري: ٦٠٣٧، ٧٠٦٦ تعليقاً؛ ابوداود: ٤٢٥٥؛ وراجع :٣٩٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہو جائے گا زمانہ اور اٹھالیا جائے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی۔ (لوگ زکوۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا''۔لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہرج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کشت وخون۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٦٧٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا. [بخاري: ٧٠٦١؛ ابن ماجه: ٤٠٥٢، وراجع :٦٧٩٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوْا: ((يُلْقَى الشُّحُّ)). [بخاري:٨٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے لیکن اس طرح اٹھائے گا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

[بخاري: ١٠٠ ، ٧٣٠٧؛ ترمذي: ٢٦٥٢؛ ابن ماجه:٥٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جائے گا بلکہ عالم مر جائیں گے اور جاہل رہ جائیں گے۔ اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں کہ دیندار عالم کا انتقال ہو۔ اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ، نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام، مفتی اور قاضی بناتے ہیں لا حول و لا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوائے جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں☆ بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دے۔ ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہیں کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو لِلّٰہ تقسیم کر رہے ہیں۔ ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعا خیر کرنی چاہیے۔ آمین یا رب العالمین

☆۔ آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین

(٦٧٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ. [راجع:٦٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبداللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا يَا ابْنَ أُخْتِيْ! بَلَغَنِيْ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ عُرْوَةُ: فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا

عروہ بن الزبیر سے روایت ہے، مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بھانجے میرے! مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے "تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں۔ عروہ نے کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ عروہ نے کہا: ان باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھا لے گا ان کے ساتھ

وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَآءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤَسَآءَ جُهَّالًا يُفْتُوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ)) قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ: اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ عُرْوَةُ: حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْاَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِيْ نَحْوَمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ فِيْ مَرَّتِهِ الْاُوْلٰى. قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا اَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ: مَآ اَحْسِبُهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

[راجع:٦٧٩٦]

علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جائیں گے جو بغیر علم کے فتوے دیں گے پھر گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔'' عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ عروہ نے کہا: جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: جا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ.

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔

(٦٨٠٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْٓءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوْا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا برا حال دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک اس بات کا رنج آپ ﷺ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)). [راجع:٢٣٥١]

''جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔''

فائدہ: خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد، ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

(٦٨٠١) عَنْ جَرِيْرٍ ؓ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع:٢٣٥٦]

جریر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٢) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٣) عَنْ جَرِيْرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥١، ٢٣٥٢]

اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

[ابو داود: ٤٦٠٩؛ ترمذی: ٢٦٧٤]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّ اِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان، اور اٹکل کے ساتھ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخشش سے اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں۔ غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں۔ انتہی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

(٦٨٠٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا.)) [انظر فی مسلم: ٦٨٣٢؛ ترمذی: ٣٦٠٣؛ ابن ماجه: ٣٨٣٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدٌ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ، ارشاد فرماتا ہے: جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔ تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔''

(٦٨٠٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ﷺ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔'' لوگوں نے عرض کیا: مفرد کون ہیں؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔''

بَابٌ فِيْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا.

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور اس کو یاد کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ: ((مَنْ اَحْصَاهَا)).
[بخاری: ٦٤١٠؛ ترمذی: ٣٥٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام ابوالقاسم قشیری نے کہا: اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسما ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ خطابی نے کہا: سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسما اللہ کی طرف نسبت دیئے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ ابو القاسم طبری نے کہا: سب اسم اللہ کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رؤف اور کریم، اللہ کے نام ہیں اور نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ اس حدیث میں اسمائے الٰہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین ان اسما کی مختلف فیہ ہے اور بعض نے کہا: مخفی ہے جیسے شب قدر۔ اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعض نے کہا: دعا کرنا ان ناموں سے اور بعض نے کہا: ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں، تین بار طہارت، سات بار طواف، سات بار سعی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) ایام تشریق بھی تین ہیں، سات بار رمی، زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصرا) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدَلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

(٦٨١٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ.

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو۔

(٦٨١١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِی الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ: اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)). [بخاری:٦٣٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو) اور یوں نہ کہے: اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔" (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے۔ پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے۔ غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٨١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَیْءٌ اَعْطَاهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دے۔"

(٦٨١٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی تم میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ! ارْحَمْنِي اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَّا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ)).

سے یوں نہ کہے: یا اللہ! مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ! مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔"

O O O O

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ.

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے کسی تکلیف کے آنے پر۔

(٦٨١٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ! اَحْيِنِي: مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي)). [بخاری: ٦٣٥١؛ ترمذی: ٩٧١؛ نسائی: ١٨٢٠]

انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آئے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے: یا اللہ! جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔"

O O O O

(٦٨١٥) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ)). [بخاری: ٥٦٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

O O O O

(٦٨١٦) عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ ؓ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ. [بخاری: ٧٢٣٣]

نضر بن انس ؓ سے روایت ہے، انس ان دنوں زندہ تھے وہ کہتے تھے: اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

O O O O

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الٰہی سے راضی رہے۔

(٦٨١٧) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِيْ بَطْنِهِ فَقَالَ: لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [بخاری: ٥٦٧٢، ٦٣٤٩، ٦٣٥٠، ٦٤٣٠، ٦٤٣١، ٧٢٣٤؛ نسائی: ١٨٢٢]

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے۔ (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

O O O O

(٦٨١٨) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

اسماعیل سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

[راجع:٦٨١٧]

(٦٨١٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَیْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے اور کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔'' (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ.

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے۔

(٦٨٢٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)).

[بخاری: ٦٥٠٧؛ ترمذی: ١٠٦٦، ٢٣٠٩؛ نسائی: ١٨٣٥، ١٨٣٦]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٢١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٦٨٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٢) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)) فَقُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَكَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ: ((لَیْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)). [بخاری: ٦٥٠٧ تعلیقاً؛ ترمذی: ١٠٦٧؛ نسائی: ١٨٣٧؛ ابن ماجہ: ٤٢٦٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آ جاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (اخیر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

(٦٨٢٣) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٧٦٣]

قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٦) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ: اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)) وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِىْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ.

[نسائی:١٨٣٣]

شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ام المؤمنین! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ سے، اگر یہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا۔ کہہ تو وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا۔ اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دم رک جائے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

(٦٨٢٧) عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ. [راجع:٦٨٢٦]

مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٨) عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضي الله عنه عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)). [بخاری:٦٥٠٨]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهٖ.

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔

(٦٨٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ)).

[ترمذی:٢٣٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم، سمع، مدد، توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلائے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا۔ اَوْ بُوْعًا۔ وَاِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)). [بخاری:٧٥٣٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔“



فائدہ۔ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔

(٦٨٣١) عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٣٠]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں ”جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں“ مذکور نہیں۔

(٦٨٣٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٠٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے۔“ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ

((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)).

[ابن ماجه:۳۸۲۱]

فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ' اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا۔''

فائدہ: سبحان اللہ! مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر۔ اے میرے مالک! میرے مولیٰ! میرے آقا! میرے سید! میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے اللہ جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں؟ غلاموں کی کیوں عبادت کروں؟ عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے؟ عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوائے تیرے۔

(٦٨٣٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ.))

[راجع:٦٨٣٣]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: ''اُس کے لیے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ بھی عطا کرتا ہوں۔''

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَآءِ بِتَعْجِيْلِ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا.

باب: دنیا میں عذاب ہوجانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

(٦٨٣٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ! مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهٗ اَوْلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ! اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟'' وہ بولا: ہاں میں یہ کہا کرتا تھا: یا اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنیوالا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا: اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ

لَهُ فَشَفَاهُ. [ترمذی:۳٤٨٧، ۳٤٨٨]

تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

فائدہ: یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے۔ اے میرے مالک! تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں' میرا دل کیسا کمزور ہے' میں ذرا سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے۔ اے میرے بادشاہ! میں تیرے صدقے' مجھ کو بچا دے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ' بیماری اور عذاب سے۔ تیری پناہ نہایت مضبوط ہے۔ اے میرے مالک! تیرے اس غلام کو سوائے تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوائے تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

(٦٨٣٦) عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ: ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ.

[راجع:٦٨٣٥]

حمید سے اس سند کے ساتھ آپ ﷺ کے اس قول ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) تک مروی ہے اضافہ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٧) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُوْدُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے اس میں آپ ﷺ کا اس مریض کے لیے دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٨) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ.

باب: ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔

(٦٨٣٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضْلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَآءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈھتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے' تم کہاں سے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے' زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور بڑائی کر رہے ہیں اور لاالہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ

قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا أَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا: لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ: يَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ)). [بخاري:٦٤٠٨]

سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری آگ سے اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: نہیں پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: (صدقے اس کے کرم اور فضل وعنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اے مالک ہمارے! ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے، وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پروردگار فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔''



فائدہ: اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر۔ تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی۔ ذکر دو طرح سے ہے۔ ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے؟ لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے کہ ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

بَابُ أَكْثَرِ دُعَائِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے۔

(٦٨٤٠) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا ؓ أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). قَالَ: وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے، قتادہ نے انس ؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مانگتے؟ انس ؓ نے کہا: آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے اللهم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار۔ اور انس ؓ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

فِيهِ . [ابوداود: ١٥١٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ اس کو بہت پڑھتے۔

(٦٨٤١) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ ﷺ کی یہ دعا تھی ((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). "اے مالک ہمارے! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔"

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ.

باب: لا اله الا الله اور سبحان الله اور دعا کی فضیلت۔

(٦٨٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [بخاری: ٣٢٩٣، ٦٤٠٣؛ ترمذی: ٣٤٦٨؛ ابن ماجه: ٣٧٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کہے: لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد وهو على كل شيء قدير۔ ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کیے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹادی جائیں گی اور شیطان سے بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان الله وبحمده دن میں سو بار کہے اس کے گناہ مٹادیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٥٠٩١؛ ترمذی: ٣٤٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان الله وبحمده سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ. [بخاری: ٦٤٠٤؛ ترمذی: ٣٥٥٣]

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیل کی اولاد سے آزاد کرایا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٥) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَالِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَ نْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)).

[بخاری: ٦٤٠٦، ٦٦٨٢، ٧٥٦٣؛ ترمذی: ٣٤٦٧؛ ابن ماجه: ٣٨٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). [ترمذی: ٣٥٩٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٨) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ: ((قُلْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ)) قَالَ: فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے کوئی کلام بتایئے جس کو میں کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہا کر: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔" وہ دیہاتی بولا: ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ

قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). قَالَ مُوْسٰى: اَمَّا عَافِنِيْ فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَ مُوْسٰى.

اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ موسیٰ نے کہا جوراوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِيْ کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٩) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). [ابن ماجه:٣٨٤٥]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھلاتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٠) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَ شْجَعِيِّ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)).

[راجع:٦٨٤٩]

ابی مالک اشجعی سے روایت ہے جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ ﷺ اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥١) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ ((فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ)).

[راجع:٦٨٤٩]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ! اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ اور آپ ﷺ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمے دنیا اور آخرت دنوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھے کر دیں گے۔“

(٦٨٥٢) عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَتُكْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ)). [ترمذى:٣٤٦٣]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے۔“ ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔“

بَابُ فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَعَلَى الذِّكْرِ.

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت۔

(٦٨٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)).

[ابو داود: ٤٩٤٦؛ ابن ماجه: ٢٢٥]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص اللہ کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اللہ کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آئے گا۔“

فائدہ: یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔ اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(٦٨٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاوِیَةَ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ اَبِیْ اُسَامَةَ لَیْسَ فِیْهِ ذِكْرُ التَّیْسِیْرِ عَلَى الْمُعْسِرِ. [ترمذی: ٢٦٤٦، ٢٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٨٥٥) عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ

ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ ؓ اور ابو سعید خدری ؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ تعالیٰ کی تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور

الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)).

دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔"

[ترمذی: ۳۳۷۸؛ ابن ماجہ: ۳۷۹۱]



(٦٨٥٦) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٦٨٥٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٦٨٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُوا اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟)) [قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ]، قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)).

[ترمذی: ۳۳۷۹؛ نسائی: ٥٤٤١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے؟ وہ بولے: نہیں اللہ کی قسم صرف اللہ کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا: "تم کیوں بیٹھے ہو؟" وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم کہ تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے؟" وہ بولے: اللہ کی قسم ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔"



فائدہ: زہے قسمت ان لوگوں کی کہ مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی۔ غلام کے لیے اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثنا اور صفت بیان کرے۔ یا اللہ! اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تیرے بندے اور غلام ہیں سوائے تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں، نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں، نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنے والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا۔ ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوائے تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوائے تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں، پس رحم کر اے مالک! اے آقا! اے شہنشاہ اور اے مربی اور اے مولیٰ! اپنے قصور وار غلاموں پر۔ تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوائے تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) سوائے تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کیے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوائے شرمندگی، عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے! ہم سراسر تقصیروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے؟ اور کون ان کو پوچھتا ہے؟ سوائے تیرے، تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِكْثَارِ مِنْهُ.

باب: اللہ سے مغفرت مانگنے کی فضیلت۔

(٦٨٥٨) عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَإِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). [ابو داود: ١٥١٥]

اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ صحابی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی اللہ سے کبھی غافل ہو جاتا ہے) اور میں اللہ سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ اللہ کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ ﷺ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ ﷺ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے: حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعض نے کہا: اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے۔ محاسبی نے کہا: انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں۔ انتھٰی مختصراً

بَابُ التَّوْبَةِ.

باب: توبہ کا بیان۔

(٦٨٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اوپر آپ ﷺ کی استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں۔ ایک توبہ کہ گناہ سے باز آئے دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرالے۔ انتھٰی۔

(٦٨٦٠) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٨٦١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اس کو معاف کرے گا۔“ (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جان کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ.

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے۔

(٦٨٦٢) عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! اِرْبَعُوْا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهُ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ)) قَالَ: وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلَىٰ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). [بخاری: ٤٢٠٥، ٦٣٨٤، ٦٤٠٩، ٦٦١٠، ٧٣٨٦؛ ابوداود: ١٥٢٦، ١٢٥٧، ١٥٢٨؛ ترمذی: ٣٤٦١؛ ابن ماجه: ٣٨٢٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں، لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔'' (یعنی علم اور احاطہ سے نووی رحمۃ اللہ علیہ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا اور میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں۔'' میں نے عرض کیا: بتلائیے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٣) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع: ٦٨٦٢]

عاصم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٤) عَنْ أَبِي مُوْسَى أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَىٰ ثَنِيَّةٍ نَادَى: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ: ((يَا أَبَا مُوْسَىٰ أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: مَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)).
[راجع: ٦٨٦٢]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر۔ ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے۔'' میں نے عرض کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف، معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ رب کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم، سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

(٦٨٦٥) عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع:٦٨٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٨٦٦) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ. [راجع:٦٨٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔ اور ان کی حدیث میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٨٦٧) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَدَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ((وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ أَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. [راجع:٦٨٦٢]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے۔'' میں نے عرض کیا: بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔''

(٦٨٦٨) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلٰى فَقَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). [راجع:٦٨٦٢]

باب: دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان۔

بَابُ الدَّعْوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ.

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہا کر: یا اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(٦٨٦٩) عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ! إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَبِيْرًا۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: كَثِيْرًا۔ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). [بخاري: ٨٣٤، ٦٣٢٦؛ ترمذي: ٣٥٣١؛ نسائي: ١٣٠١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

(٦٨٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((ظُلْمًا كَثِيْرًا)).

(٦٨٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

[ابن ماجه: ٣٨٣٨]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے' عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے۔ یا اللہ! میرے گناہوں کو دھودے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کردے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کردیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کردے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری، سستی' بڑھاپے' گناہ اور قرضداری سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے۔ امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال ودولت میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جائے' مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔ مترجم کہتا ہے: یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ﴿اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا اللہ کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو اللہ کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

(٦٨٧٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[بخاري: ٦٣٧٥ ، ٦٣٧٧؛ ابن ماجه: ٣٨٣٨]

ہشام رحمہ اللہ سے بھی اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [بخاري: ٢٨٢٣ ، ٦٣٦٧؛ ابوداود: ١٥٤٠؛ نسائي: ٤٥٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی' سستی' نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل وہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٤) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْيَاءَ ذَكَرَ هَا وَالْبُخْلِ.

[راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٦) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

[بخاری:٤٧٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهٖ.

باب: بُری قضا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کا بیان۔

(٦٨٧٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ.
قَالَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا. [بخاری: ٦٣٤٧، ٦٦١٦؛ نسائی: ٥٥٠٦، ٥٥٠٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٨) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ)).

[ترمذی: ٣٤٣٧؛ ابن ماجہ: ٣٥٤٧]

خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا، تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٩) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلاً فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)). [راجع:٦٨٧٨]

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: ((اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹتا تو نہ تکلیف ہوتی)۔

(٦٨٨١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَدَغَتْنِيْ عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ.

باب: سوتے وقت کی دعا۔

(٦٨٨٢) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً لَّا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ اٰخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ: اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ)). [بخاري: ٢٤٧، ٦٣١١ ابوداود: ٥٠٤٦، ٥٠٤٧، ٥٠٤٨؛ ترمذي: ٣٣٩٤ تعليقاً، ٣٥٧٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو سونے کو جائے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ آخر تک یعنی ''یا اللہ! میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوائے تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے۔ ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ اور تیری آخری بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جائے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر۔'' (اور خاتمہ بالخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بِنَبِيِّكَ کے بدلے بِرَسُوْلِكَ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بِنَبِيِّكَ کہہ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لئے آپ ﷺ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا۔ بعض نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصرا)

(٦٨٨٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُوْرًا اَتَمُّ حَدِيْثًا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حُصَيْنٍ: ((وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا)). [راجع:٦٨٨٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٨٨٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُوْلَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَّاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: مِنَ اللَّيْلِ. [راجع:٦٨٨٢]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ...... پڑھے ”اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور ابن بشار نے اپنی حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

(٦٨٨٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا)). [بخاری:٧٤٨٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”اے فلاں! جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جائے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر اٹھے گا۔“



(٦٨٨٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا)). [بخاری:٦٣١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٨٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ)) وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تو فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ“ آخر تک یعنی ”یا اللہ! تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں۔“ اور جب جاگتے تو فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ“ آخر تک یعنی شکر اس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔“

(٦٨٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا وَاِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اَللّٰهُمَّ [اِنِّيْ] اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو ''اَللّٰهُمَّ خَلَقْتُ نَفْسِيْ آخر تک یعنی یا اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا اور مرنا اگر تو جلادے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو۔ یا اللہ! میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے۔'' ایک شخص ان سے بولا: تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انہوں نے کہا: ان سے سنی جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٩) عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سہیل سے روایت ہے، کہا جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ابو صالح کہتے داہنی کروٹ پر سو، اور یہ دعا پڑھو ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے۔ چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے، پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارے اور امیر کردے ہم کو محتاجی دور کر کے۔'' ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے۔



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے۔ امام ابوبکر باقلانی نے کہا: آخر کے معنی باقی اپنی صفات کے ساتھ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا۔ اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جائے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

(٦٨٩٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ: ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا)).

[ابوداود: ٥٠٥١؛ ترمذی: ٣٤٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: ((قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ.

[ترمذی: ٣٤٨١؛ ابن ماجه: ٣٨٣١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ آخر تک سہیل کی حدیث کی طرح۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)).

[بخاری: ٦٣٢٠؛ ابوداود: ٥٠٥٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جائے تو اپنے تہبند کا کونا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کونسی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ ۔۔۔ یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔''

(٦٨٩٣) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((ثُمَّ لْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا)). [راجع:٦٨٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٤) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ)).

[ابوداود: ٥٠٥٣؛ ترمذی: ٣٣٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے: ''شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْأَدْعِيَةِ.

باب: دعاؤں کا بیان۔

(٦٨٩٥) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [ابوداود: ١٥٥٠؛ نسائی: ١٣٠٦، ٥٥٤٠، ٥٥٤١؛ ابن ماجه: ٣٨٣٩]

فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے۔ انہوں نے کہا: آپ فرماتے تھے: "یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٦) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٧) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)). [بخاری:٧٣٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ آخر تک یعنی اے پروردگار! میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوائے تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دے مجھ کو۔ تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا، جن اور آدمی مرتے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور

كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ: ((سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

[ابو داود:٥٠٨٦]

صبح ہوتی تو فرماتے: ”سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے! ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٠١) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

[بخاری: ٦٣٩٨ تعليقاً، ٦٣٩٩]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي آخر تک یعنی ”یا اللہ! بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ یا اللہ! بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہے اے مالک میرے! بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ دعا آپ ﷺ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ ﷺ سے ہوا یا جوا مر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تو اضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے۔ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔ یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

(٦٩٠٢) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع:٦٩٠١]

شعبہ رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). [راجع:٦٩٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ آخر تک یعنی یا اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب۔“ (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

(٦٩٠٤) عَنْ عَبْدِاللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)).

[ترمذی: ٣٤٨٩؛ ابن ماجه: ٣٨٣٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یااللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت' پرہیزگاری' حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٥) عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰی قَالَ فِیْ رِوَايَتِهٖ: ((وَالْعِفَّةَ)).

[راجع: ٦٩٠٤]

اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں عَفَاف کی بجائے عِفَّةَ کا لفظ ہے۔ معنی ایک ہی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ! اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)). [نسائی: ٥٤٧٣]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ ﷺ فرماتے تھے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ یااللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کردے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے۔ یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰی قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)) قَالَ الْحَسَنُ: فَحَدَّثَنِی الزُّبَيْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ فِیْ هٰذَا: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ! اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ)).

[ابوداود: ٥٠٧١؛ ترمذی: ٣٣٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب شام ہوتی تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی' شکر ہے اللہ کا کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے' اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے' اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے'' (اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے: ''صبح کی ہم نے اور صبح کی اللہ کے ملک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٨) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ)) قَالَ: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ! اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَ هَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)).

[راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

O O O O

(٦٩٠٩) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: وَزَادَنِيْ فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

O O O O

(٦٩١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو

اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَاشَيْءَ بَعْدَهُ)). [بخاری:٤١١٤]

اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔"

(٦٩١١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ)).

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ نسائی: ٥٢٢٧، ٥٣٩١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا یہ دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کرے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے، شرع پر چلا جائے، ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا۔ اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل نہ ہو پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو، حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑا مشکل ہے۔ گمراہ کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرایا۔ اب مسلمان کو چاہیے کو موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

(٦٩١٢) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٩١١]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى...... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا راستے کا سوال کرتا ہوں، دُعا مانگا کرو۔" باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّسْبِيْحِ اَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ.

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔

(٦٩١٣) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسی حال میں رہیں، جب سے میں نے تم کو چھوڑا۔" جویریہ نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ

وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

[ترمذی: ۳۵۵۵؛ نسائی: ۱۳۵۱]

عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. یعنی میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں' سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جائے اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٩١٤) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَرَّبِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ۔ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمٰتِهِ)). [راجع:٦٩١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(٦٩١٥) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلٰى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلٰثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ)).

[بخاری: ۳۱۱۳، ۳۷۰۵، ۵۳۶۰، ۵۳۶۲، ۶۳۱۸؛ ابوداود:٥٠٦٢]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں یا انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ ﷺ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے بیان کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا حال۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' پھر آپ ﷺ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس 33 بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔''

فائدہ: سبحان اللہ! حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا' انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں۔ یا اللہ! بخش دے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔ آمین۔

(٦٩١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ ((اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ)). [راجع:٦٩١٥]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اِس سند میں ہے: جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩١٧) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ ﷺ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ [راجع:٦٩١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ترک نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩١٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ: ((مَا اَلْفَيْتِيْهِ عِنْدَنَا)) قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَاْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سبحان اللہ کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩١٩) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيْكِ.

باب: مرغ کی آواز سن کر دعا مانگنا۔

(٦٩٢٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا)). [بخاري: ٣٣٠٣؛ ابوداود: ٥١٠٢؛ ترمذي: ٣٤٥٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ (آواز) سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ.

باب: سختی کی دعا۔

(٦٩٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))۔ [بخاری: ٦٣٤٥، ٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١؛ ترمذی:٣٤٣٥؛ ابن ماجه: ٣٨٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے، کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے، کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ اَتَمُّ ۔ [راجع:٦٩٢١]

ہشام اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور حدیث معاذ مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ وَيَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ۔ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ))۔ [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))۔ [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

باب: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کی فضیلت۔

(٦٩٢٥) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَاهُ اللهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ))۔ [ترمذی:٣٥٩٣]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٦) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ فَقَالَ: ((اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو۔“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بتلایئے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ۔“

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)). [راجع:٦٩٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الدُّعَآءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

باب: پیٹھ پیچھے مسلمان کے لیے دعا کرنے کی فضیلت۔

(٦٩٢٧) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابوداود:١٥٣٤]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا''۔ (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بہت زیادہ ہے)۔

(٦٩٢٨) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ دَعَا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [راجع:٦٩٢٧]

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٩) عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابن ماجه:٢٨٩٥]

صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ان کے نکاح میں ام الدرداء تھیں۔ انہوں نے کہا: میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان پر گیا وہ نہیں ملے لیکن ام الدرداء ملیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ ام الدرداء نے کہا: تو میرے لیے دعا کرنا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین' اور تم کو بھی یہی ملے گا۔'' (مسلم کے صحیح نسخہ میں ''و کانت تحته بنت ام الدرداء'' کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ماجہ میں اس کی تائید موجود ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٠) قَالَ: فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذَالِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع:٦٩٢٧]

پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا۔ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣١) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَفْوَانَ. [راجع:٦٩٢٧]

اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِاللهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ.

باب: کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر کرنا مستحب ہے۔

(٦٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). [ترمذی:١٨١٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے۔'' (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِهِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بیان فرمایا۔

بَابُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَالَمْ يَعْجَلْ.

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔

(٦٩٣٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَا۔ اَوْفَلَمْ۔ يُسْتَجَبْ لِيْ)). [بخاری: ٦٣٤٠؛ ابوداود: ١٤٨٤؛ ترمذی: ٣٣٨٧؛ ابن ماجہ: ٣٨٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے: میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَّالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ)). [راجع:٦٩٣٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جلدی کے کیا معنی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔'' (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا۔ بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے۔ اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کر دینے والی باتوں کا بیان

بَابُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان۔

(٦٩٣٧) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)).

[بخاری: ٥١٩٦، ٦٥٤٧]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب وکتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا ہے اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)).

[بخاری: ٦٤٤٩ تعلیقاً، ترمذی: ٢٦٠٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٩) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٦٨٧٣]

ایوب سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ.

[راجع: ٦٩٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٩٣٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٢) عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: كَانَ لِمُطَرِّفِ

ابو التیاح سے روایت ہے، مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں۔ وہ ایک

ابْنِ عَبْدِاللهِ امْرَأَتَانِ فَجَآءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰی جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَآءُ)).

عورت کے پاس سے آئے۔ اور دوسری بولی: تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے۔ مطرف نے کہا: میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔''



(٦٩٤٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ'' اخیر تک یعنی یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

(٦٩٤٤) عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ. [ابوداود: ١٥٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٩٤٥) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً هِیَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ)). [بخاری: ٥٠٩٦؛ ترمذی: ٢٧٨٠؛ ابن ماجه: ٣٩٩٨]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

(٦٩٤٦) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). [راجع: ٦٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٩٤٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٩٤٥]

سلیمان التیمی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔



(٦٩٤٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَتْ فِی النِّسَآءِ)).

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو، تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔''

وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَشَّارٍ: ((لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ)).

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو؟ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تنزل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی۔ اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا' ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہوں نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے' کافروں کا چال چلن اختیار کیا' ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ.

باب: غار والوں کا قصہ۔

(٦٩٤٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوْا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَأَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنِّيْ نَأَى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا' اس میں گھس گئے۔ پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آ گیا اور منہ بند ہو گیا ایک نے دوسرے سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو اللہ کے لیے کیے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں کہا: میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے' کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا' سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا' اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی' تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا' پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا۔ مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے' میرے دونوں پیروں کے پاس' سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے' نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا' سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو

فَفَرَّجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ.

اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ.

دوسرے نے کہا: الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا' جیسے مرد عورت کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا' اور کہا: جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوں گی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادے سے) اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! ڈر اللہ سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھول دے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا)۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَجَآءَنِيْ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ: اِذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ.

[بخاری: ٢٢١٥، ٢٣٣٣]

تیسرے نے کہا: الٰہی! میں نے ایک شخص سے مزدوری لی' ایک فرق (وہ برتن جس میں ١٦ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا: میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور ان کے چرانے والے سب تو لے لے۔ وہ بولا: اللہ جبار سے ڈر اور مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا۔ وہ گائے اور بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے۔ اس نے ان کو لے لیا۔ پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا۔ (اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے)۔

فائدہ۔ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں۔ اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف اللہ کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور اللہ کو نہایت پسند ہے۔ چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بودے تو اس کے حاصلات کا مالک اصل مالک ہی ہے (تحفۃ الاخیار)

(٦٩٥٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ ضَمْرَةَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوْا فِيْ حَدِيْثِهِمْ: ((وَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ ((يَتَمَاشَوْنَ)) اِلَّا عُبَيْدَاللّٰهِ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهِ ((وَخَرَجُوْا)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ هَا شَيْئًا. [بخاری:٣٤٦٥]

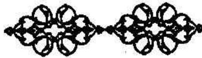
مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: ((اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا)) وَقَالَ: ((فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ)) وَقَالَ: ((فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ)) وَقَالَ: ((فَخَرَجُوْا مِنَ الْغَارِ يَمْشُوْنَ)). [بخاری:٢٢٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا۔ سارا قصہ جیسے اوپر مذکور ہوا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا: یا اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے، میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا، نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا، یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

○ ○ ○ ○



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ التَّوبَةِ

توبہ کے مسائل

بَابٌ فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا.

باب: توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٥٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَيَّ يَمْشِيْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پائے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔“ (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں۔ ایک: گناہ سے باز آنا۔ دوسرے: کیے پر شرمندہ ہونا۔ تیسرے: قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے بری الذمہ ہونا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو۔ اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جائے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٦٩٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِّنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا)).

[ترمذی: ٣٥٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم شدہ جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے

(٦٩٥٥) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثَيْنِ حَدِيْثًا عَنْ نَّفْسِهٖ وَحَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَّعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا وَبِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ)).

[بخاری: ٦٣٠٨؛ ترمذی: ٢٤٩٧، ٢٤٩٨]

حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا ان کی تیمارداری کو وہ بیمار تھے، انہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جائے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پائے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جائے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں، پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پائے اس پر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((مِنْ رَّجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ)).

[راجع: ٦٩٥٥]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٧) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع: ٦٩٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٨) عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: خَطَبَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَّجُلٍ حَمَلَ زَادَهٗ وَمَزَادَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِيْرُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا

سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو کہا: ''البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جائے، اس کی آنکھ لگ جائے اور اونٹ چل دے جب جاگے اور ایک اونچائی پر چڑھے تو اونٹ نہ پائے پھر دوسری اونچائی

ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَآءَهٗ بَعِيْرُهٗ يَمْشِىْ حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهٗ فِىْ يَدِهٖ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِيْنَ وَجَدَ بَعِيْرَهٗ عَلٰى حَالِهٖ)). قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِىُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ.

پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچائی پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ میں آئے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آئے یہاں تک کہ اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دے دے، البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے۔'' سماک نے کہا: شعبی نے کہا: نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔



(٦٩٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهٗ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَّعَلَيْهَا لَهٗ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهٖ؟)) قُلْنَا: شَدِيْدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ)). قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ.

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی، جس کا اونٹ بھاگ جائے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جائے، آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی نکیل اس جڑ سے اٹک جائے، پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پائے۔'' ہم لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس شخص کو بہت خوشی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار ہو جاؤ البتہ اللہ کی قسم اللہ! کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔''



(٦٩٦٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)).



انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب ودانہ جنگل میں، پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آ کر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے: یااللہ! تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے۔'' (یعنی یوں کہنا تھا: یااللہ! تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جائے)۔

(٦٩٦١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ)). [بخاری:٦٣٠٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔“

(٦٩٦٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔



بَابُ سُقُوْطِ الذُّنُوْبِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

باب: استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٦٣) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ)). [ترمذی:٣٥٣٩]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے کہا، میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جائیں) میں نے سنا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔“

(٦٩٦٤) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَّكُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا لَهُمْ)). [راجع:٦٩٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٦٩٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو، البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں، پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو۔“ (سبحان اللہ! مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔



بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ.

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔

(٦٩٦٦) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا نَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَاذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . [ترمذی:٦٤٥٦ مختصراً، ٢٥١٤؛ ابن ماجه:٤٢٣٩]

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا: کیسا ہے تو اے حنظلہ! میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہوگیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حنظلہ منافق ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا کیا مطلب ہے؟'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں۔ لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار۔'' تین بار یہ فرمایا۔



فائدہ: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ شعر

غفلت بجہاں اگر نبودے — از عمر دے پسر نبودے

(٦٩٦٧) عَنْ حَنْظَلَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ

حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ: ((مَهْ)) فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ: ((يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ)). [راجع:٦٩٦٦]

آپ ﷺ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بیوی سے کھیلا۔ پھر میں نکلا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے' میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ! تو منافق ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کہتا ہے؟'' میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حنظلہ! ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی۔ اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راستوں میں تم کو سلام کریں''۔



(٦٩٦٨) عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٦٩٦٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ فِيْ سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ.

باب: اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کا بیان اور رحمت غصہ سے زیادہ ہے۔

(٦٩٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی''۔



فائدہ۔ اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

(٦٩٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ)). [بخاري:٣١٩٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے''۔ (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

(٦٩٧١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس

فِيْ كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ)).

کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھالیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ وَخَبَأَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔"

(٦٩٧٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[ابن ماجه: ٤٢٩٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٥) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی قیامت کے لیے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٦) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

معتمر اپنے باپ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

(٦٩٧٧) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر جب

وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)).

قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ [قَالَ] قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِيْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا)).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے، ایک عورت ان میں سے کسی کو ڈھونڈھتی تھی، جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی؟" ہم نے کہا نہیں اللہ کی قسم وہ کبھی ڈال نہ سکے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔"

[بخاری:٥٩٩٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اے ہمارے مالک! اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں، تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچادے ہم کو جنت میں۔

(٦٩٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ! وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا: مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا آدھی سمندر میں کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ مجھ کو پائے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا۔ جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے اے پروردگار۔ اور تو خوب جانتا ہے، پروردگار نے اس کو بخش دیا۔"

[بخاری:٧٥٠٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تنگ کرے گا جیسے ﴿فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ﴾ یا اس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعض نے کہا: یہ مجازی ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعض نے کہا: شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ انتهى مختصراً

(٦٩٨١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ! أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ)). [بخاري: ٣٤٨١؛ نسائي: ٢٠٧٨؛ ابن ماجه: ٤٢٥٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا، پھر میری راکھ باریک پیسنا، پھر دریا میں، ہوا میں اڑا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا: جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔



(٦٩٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ [هَزْلًا])). قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ. [راجع: ٦٦٧٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو، نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی، یہاں تک کہ مر گئی۔“ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

(٦٩٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ: ((فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ)). وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ. وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: ((فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ)). [راجع: ٦٩٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے، وہ داخل کر۔



(٦٩٨٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((اَنَّ رَجُلًا فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّیَنَّ مِیْرَاثِیْ غَیْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ۔ وَاَكْثَرُ عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ:۔ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ فَاَذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَاِنِّیْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَاللّٰهِ خَیْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّعَذِّبَنِیْ قَالَ: فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِیْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ، وَرَبِّیْ! فَقَالَ اللّٰهُ: مَاحَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ غَیْرُهَا)).

[بخاری: ٣٤٧٨، ٦٤٨١، ٧٥٠٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا۔ اس نے اپنی اولاد سے کہا: تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردوں گا، جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے یہ بھی کہا: پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت پائے گا، تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مرگیا) میرے رب کی قسم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔



(٦٩٨٥) عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوْا جَمِیْعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ وَفِیْ حَدِیْثِ شَیْبَانَ وَاَبِیْ عَوَانَةَ: ((اَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا)). وَفِیْ حَدِیْثِ التَّیْمِیِّ: ((فَاِنَّهٗ لَمْ یَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ یَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا وَفِیْ حَدِیْثِ شَیْبَانَ: ((فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَاابْتَاَرَ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا)) وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ: ((مَاامْتَاَرَ)) بِالْمِیْمِ.

[راجع: ٦٩٨٤]

قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشه الله کے رغسه الله یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتهر کے بدلے لم يبتئر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ماامتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ قُبُوْلِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوْبُ وَالتَّوْبَةُ.

باب: باربار گناہ کرے اور باربار توبہ تو بھی قبول ہوگی۔

(٦٩٨٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَحْكِیْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُالذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ "ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا: اے مالک میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا:

فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)). قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی: لَااَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ: ((اعْمَلْ مَاشِئْتَ)). [بخاری:۷۵۰۷]

میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا۔ اور کہا: اے پالنے والے میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے۔ اے بندے! اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔'' عبدالاعلیٰ نے کہا: جوراوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا: ''اب جو چاہے عمل کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا: اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشتا جاؤں گا۔

(۶۹۸۷) عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ حَمَّادٍ النَّرْسِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۶۹۸۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِی الثَّالِثَةِ: قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَعْمَلْ مَاشَآءَ.

[راجع:۶۹۸۶]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

○ ○ ○ ○

(۶۹۸۹) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔ اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے، جیسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں۔ انتھٰی۔ بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں۔ پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجازاً ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر حقیقتاً ہے۔ پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سوائے لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

(٦٩٩٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالىٰ وَتَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔

(٦٩٩١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)).

[بخاری: ٥٢٢٠، ٧٤٠٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے، جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے۔ اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔"

(٦٩٩٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ)).

[راجع: ٦٩٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٦٩٩٣) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ قُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ)). [بخاری: ٤٦٣٤؛ ترمذی: ٣٥٣٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے ظاہری اور باطنی ہر قسم کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔"

(٦٩٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی۔

حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٦) قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں۔ (بخاری کی روایت میں شخص ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

(٦٩٩٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَآءَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٨) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[راجع:٦٩٩٦]

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٠) عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

علاء سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ.

باب: نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان۔

(٧٠٠١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب یہ آیت اتری ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعتوں میں۔ بے شک نیکیاں دور

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود:١١/ ١١٤] قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهٖ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ)). [بخاري: ٥٢٦، ٤٦٨٧؛ ترمذي: ٣١١٣؛ ابن ماجه: ١٣٩٨، ٤٢٥٤]

کر دیتی ہیں برائیوں کو، یہ نصیحت ہے قبول کرنے والوں کے لیے۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ! یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے۔“ (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا: وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ)۔

(٧٠٠٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّاقُبْلَةً اَوْمَسًّا بِيَدٍ اَوْشَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ. [راجع:٧٠٠١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا۔ تب یہ آیت اتری۔



(٧٠٠٣) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: اَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَالْمُعْتَمِرِ. [راجع:٧٠٠٢]

سلیمان تیمی سے روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوائے زنا کے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان کو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا، تب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔



(٧٠٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں، سوائے جماع کے۔ اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔“

[ابوداود: ٤٤٦٨؛ ترمذی: ٣١١٢]

(٧٠٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِى حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ: ((بَلْ لَكُمْ عَامَّةً)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اور یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں سب کے لیے ہے۔''

[راجع: ٧٠٠٤]

(٧٠٠٦) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ: ((هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا۔'' وہ بولا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔''

[بخاری: ٦٨٢٣]

(٧٠٠٧) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهُ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّىْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ؟))

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے، اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ ﷺ کے ساتھ۔اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو۔رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے۔اس نے پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر۔آپ ﷺ چپ ہو رہے۔اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا: اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا جب آپ ﷺ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ ﷺ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو، پھر وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے ملا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد لگائیے ابوامامہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟'' وہ بولا: کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟'' وہ بولا: ہاں یارسول اللہ۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ نے بخش

قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ثُمَّ شَهِدْتَّ الصَّلٰوةَ مَعَنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ)).

[ابو داود:٤٣٨١]

دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ قُبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَاِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ.

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔

(٧٠٠٨) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَاتَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے، اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا: میں نے ننانوے خون کیے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ راہب نے کہا: تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مارڈالا اور سو خون پورے کر لیے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا: سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا: میں نے سو خون کیے ہیں میری توبہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔ وہ بولا: ہاں ہوسکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدھی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہوں نے اس کو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے۔ اس نے کہا: دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے۔ ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے“۔ قتادہ نے کہا: حسن نے کہا: ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل

فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ)).

بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَلَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَيٰ بِصَدْرِهٖ. [بخاري: ٣٤٧٠؛ ابن ماجه:٢٦٢٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے۔ اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے ﴿فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾ اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دے چاہے معاف کر دے۔ البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالاجماع۔ اور بعض نے کہا: ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے۔ اور یہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ انتهٰى مختصراً۔

(٧٠٠٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا)). [راجع:٧٠٠٨]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا: میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے؟ اور ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا، وہ بولا: تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر لگا پوچھنے: اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا۔ پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠١٠) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذِبْنِ مُعَاذٍ وَزَادَفِيْهِ: ((فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ)). [راجع:٧٠٠٨]

قتادہ نے اسی سند کے ساتھ معاذ کی حدیث کی طرح بیان کیا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدساتھیوں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے۔ تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں۔ اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے۔ چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے۔ پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں، ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ (تحفة الاخيار)

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكُفِرِيْنَ.

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے۔

(۷۰۱۱) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرما دے گا: یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔''



(۷۰۱۲) عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا)) قَالَ: فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ قَالَ: فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ.

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔'' عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی، کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے تجھے بیان کیا ہے؟ انھوں نے قسم اٹھائی۔ (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیم ہے مومنوں کے لیے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔

(۷۰۱۳) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ.

ابو قتادہ سے اس سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح مروی ہے۔



(۷۰۱۴) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى)) فِيْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ: لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَعَمْ.

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔''



فائدہ۔ یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہوں گے وہ معاف نہ ہوں گے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ اور جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جائے گا تو ایک کافر جہنم میں جائے گا تاکہ جہنم بھر جائے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو، یہ مختصر ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر بوجھ ڈالنا درحقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے۔ چوں آب از سر گزشت۔ چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست۔

(٧٠١٥) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ: فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ)). [بخاری: ٢٤٤١، ٤٦٨٥، ٦٠٧٠، ٧٥١٤؛ ابن ماجه: ١٨٣]

صفوان بن محرز سے روایت ہے' ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''مؤمن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کروائے گا اس کے گناہوں کا اور کہے گا: تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو۔ وہ کہے گا اے رب! میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر۔''



بَابُ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ.

باب: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

(٧٠١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَهُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ

ابن شہاب سے روایت ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ ﷺ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے، ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا: میں نے سنا کعب بن مالک سے' وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوۂ تبوک کے' البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل

حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ.

گیا) بے وقت اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ ﷺ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ ﷺ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے دو بار ہوئی۔ پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقت ور اور مالدار تھا۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ ﷺ اس لڑائی کے لیے چلے، سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا، اور راہ میں جنگل تھے، (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے، اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے واضح طور پر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے، تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں، پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے، اور کوئی دفتر نہ تھا، جس میں ان کے نام لکھے ہوتے۔

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا يَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ

کعب نے کہا: تو ایسے شخص کم تھے، جو غائب رہنا چاہتے، اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا، جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے، اور یہ جہاد رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا، جب پھل پک گئے تھے، اور سایہ خوب تھا، اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا، آخر رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی، اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن ہر روز میں لوٹ آتا، اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں، (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، اور رسول اللہ ﷺ بھی صبح کے وقت نکلے، اور مسلمان بھی آپ ﷺ

مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَااَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْرَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَاللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ؟ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَاقُلْتَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ)) فَاِذَا هُوَاَبَا خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَالَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِحِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ.

کے ساتھ نکلے، اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کیا' میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے' اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش! میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف، اور ناتواں لوگوں میں سے' خیر رسول اللہ ﷺ نے راہ میں میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں پہنچے آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا: ''کعب بن مالک کہاں گیا؟'' ایک شخص بولا: بنی سلمہ میں سے یارسول اللہ! اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا، وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے۔ معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا: تو نے بری بات کہی اللہ کی قسم یارسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے، اتنے میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا چلنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوخیثمہ ہے۔'' پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھا اور ابوخیثمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا۔

فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا۔ میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ ﷺ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز، اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی کہ کیا بات بتاؤں جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب آ پہنچے اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ ﷺ سے نجات نہیں پانے کا، آخر میں نے نیت کر لی سچ

قَادِمًا وَّكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ
فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا
فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ
اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ
رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ
وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ
اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ
الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَ)) فَجِئْتُ اَمْشِيْ
حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: ((مَا خَلَّفَكَ
اَلَمْ تَكُنْ قَدِابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)) قَالَ قُلْتُ: يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ
مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتَ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ
سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ
وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ
كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ
يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ
تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ
وَاللّٰهِ! مَا كَانَ لِيْ عُذْرٌ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ
اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ
فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ)) فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ
مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ!
مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ
فِيْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
بِمَا اعْتَذَرَ (بِهٖ) اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ
كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ
قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ
اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ

بولنے کی، اور صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جب آپ ﷺ
سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے، اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے
ملنے کے لیے بیٹھتے۔ جب آپ ﷺ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے
انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے، ایسے
اسی (۸۰) سے زیادہ چند آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی ظاہر کی بات
کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی، اور
ان کی نیت یعنی دل کی بات کو اللہ کے سپرد کیا، یہاں تک کہ میں بھی آیا
جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی
حالت میں کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آ!'' میں چلتا ہوا
آیا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیوں پیچھے رہ
گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو
میں یہ خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا،
اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں
اور خوب بات بنا سکتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی
جھوٹ بات آپ ﷺ سے کہہ دوں، اور آپ ﷺ خوش ہو جائیں مجھ
سے تو قریب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ
آپ ﷺ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ﷺ
ناراض ہو جائیں گے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچ سچ کہوں گا تو بیشک
آپ ﷺ غصے ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر
کرے گا اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں کبھی نہ اتنا طاقت
ور تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب نے سچ کہا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
''اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دے تیرے باب میں۔'' میں کھڑا ہوا اور
چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے، اور مجھ سے کہنے لگے: قسم
اللہ کی ہم نہیں جانتے تم کو تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز
کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے
جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹانے

قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ.

کے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کافی تھا، اللہ کی قسم وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں، پھر میں نے ان لوگوں سے کہا: کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا: ہاں دو شخص اور ہیں۔ انہوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا: وہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی۔ ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے۔ اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا۔

فَقَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ. قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْقَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا قَتَادَةَ

اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے، ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے، لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا۔ میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ کو سلام کرتا آپ ﷺ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ ﷺ نے اپنے لبوں کو ہلایا، سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا، پھر آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیوں سے) آپ ﷺ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اور ابوقتادہ میرے چچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی، ان کو سلام کیا تو اللہ کی قسم انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں، کہ آپ ﷺ کے

اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ؟ قَالَ: فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَا شَدْتُهٗ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَایَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے؟ آپ ﷺ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، وہ خاموش رہے، پھر سہ بار قسم دی تو بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔

فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ فِیْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَیَّ حَتّٰى جَآءَنِیْ فَدَفَعَ اِلَیَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مُضِيْعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ: فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْنِیْ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَیَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ: فَجَآءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ

میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا، کہنے لگا: کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا؟ لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا۔ میں منشی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا: بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تم پر جفا کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا۔ جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو اچانک رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا، اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو میں نے کہا: میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا: نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی یہی پیام گیا۔ میں نے اپنی بی بی سے کہا: تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ ﷺ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی

ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدِمَهُ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ)) فَقَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَابِهِ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّ وَاللّٰهِ! مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا. قَالَ: فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ: لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَا اَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكُمِّلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ: بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْجَاءَ فَرَجٌ. قَالَ: وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ! مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ

خدمت کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا، لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔'' وہ بولی اللہ کی قسم! اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور اللہ کی قسم! وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی۔ میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے، اگر میں اجازت لوں اپنی بیوی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں، اس تاریخ سے جب سے آپ ﷺ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر۔ میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجود یہ کہ اتنی کشادہ ہے۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا، جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے۔ لوگ چلے ہم کو خوش خبری دینے کے لیے تو میرے دونوں ساتھیوں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے، اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی، خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیے، اس کی خوشخبری کے صلہ میں۔ اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی نیت سے۔ لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی، اور کہتے تھے: مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا۔ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ: كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَيَقُوْلُ: ((أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ.

اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کے پاس لوگ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا، تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ کعب نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جا آج کا دن تیرے لیے بہتر دن ہے، جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہو جاتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک جاتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ ﷺ کی خوشی کو)۔

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَوَاللّٰهِ! مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُّنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا

جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں، اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا مال اپنا رکھ لے۔'' میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے جیسا عمدہ انداز سے مجھ پر احسان کیا اللہ کی قسم میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا، جب سے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ﴾ آخر تک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنھوں نے

وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ. قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ○ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ [حَتّٰى بَلَغَ] ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ﴾. [التوبہ:١١٩] قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ! مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْهَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّمَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ○ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ﴾. [التوبہ: ٩٥، ٩٦] قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ

ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہوگئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تا کہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے۔'' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ ﷺ سے اور جھوٹ نہیں بولا، ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا: ''جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تا کہ تم کچھ نہ بولو ان سے۔ سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے۔ سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے۔'' کعب نے کہا: ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا، اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خُلِّفُوْا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ ﷺ کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَآءُهٗ اَمْرَنَا عَنْ مَنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

[بخاری: ۴۴۱۸، ۳۹۵۱، ۲۷۵۸، ۳۵۵۶، ۳۸۸۹، ۴۶۷۳، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۶۲۵۵، ۶۶۹۰، ۷۲۲۵؛ ابوداود: ۲۲۰۲؛ نسائی: ۳۴۲۳، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵]

○ ○ ○ ○

(۷۰۱۷) عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً. [راجع: ۷۰۱۶]

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(۷۰۱۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ اَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهٗ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۱۹) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهٗ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهٖ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَّزِيْدُوْنَ عَلٰى عَشَرَةِ الْاٰفٍ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ

عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ ﷺ کی۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ ﷺ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہ قصہ۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس (۱۰) ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوزرعہ رازی نے کہا: ستر (۷۰۰۰۰) ہزار آدمی تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا: تیس (۳۰۰۰۰) ہزار تھے اور یہی مشہور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے (۱) غنیمت کا مباح ہونا (۲) اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت (۳) بغیر قسم دیئے قسم کھانا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(﴾ گزشتہ سے پیوستہ ﴿) (۴) لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا (۵) نیک بات کی جو فوت ہو جائے آرزو کرنا (۶) مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا (۷) سچائی کی فضیلت (۸) سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا (۹) مجلس عام میں بیٹھنا (۱۰) ظاہر پر حکم کرنا (۱۱) اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام وکلام نہ کرنا (۱۲) اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے (۱۳) کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا (۱۴) سلام بھی کلام ہے (۱۵) اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے (۱۶) کلام میں یہ ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو (۱۷) کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے (۱۸) ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو (۱۹) عورت سے کہنا: اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو (۲۰) عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے (۲۱) صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے (۲۲) احتیاط کرنا بہتر ہے (۲۳) سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے (۲۴) خوشخبری دینا مستحب ہے (۲۵) مبارکبادی دینا مستحب ہے (۲۶) خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا (۲۷) قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے (۲۸) عاریت جائز ہے (۲۹) کپڑوں کی عاریت درست ہے (۳۰) لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے (۳۱) اہل فضل کی طرف جب آئیں کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے (۳۲) مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے (۳۳) امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے (۳۴) خوشی کے وقت صدقہ دینا (۳۵) تمام مال صدقہ نہ کرنا (۳۶) سب صدقہ کرنے سے منع کرنا (۳۷) جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

بَابٌ فِي حَدِيْثِ الْإِفْكِ وَقَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ.

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان۔

(۷۰۲۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوْا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ.

سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا، اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اس میں میرا نام نکلا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی اور یہ

رَسُوْلِ اللّٰهِﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ مَسِيْرَنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاءُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَحَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ.

ذکراس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودج میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودج میں رہتی۔ جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے۔ ایک بار آپ ﷺ نے رات کو کوچ کا حکم دیا، میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی، اور چلی، یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا۔ معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈھنے لگی۔ اس کے ڈھونڈھنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پہنچے جو میرا ہودج اٹھاتے تھے، انہوں نے ہودج اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودج میں ہوں۔

قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَآءُ اِذْذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا وَوَجَدْتُّ عِقْدِيْ بَعْدَ مَااسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّتِيْ كُنْتُ فِيْهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السَّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْعَرَّسَ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَدْ كَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ اَنْ يُّضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيَ بِجِلْبَابِيْ وَوَاللّٰهِ! مَا كَلَّمَنِيْ

اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں، اس لیے ان کو ہودج کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں نے اس کو اونٹ پر لادا اور اٹھایا، اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی، آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا، اور چل دیئے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا۔ میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی، وہیں بیٹھ جاؤں، اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پائیں گے، تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی، اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا، وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا، جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا، اس کو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا، جو سو رہا ہے، وہ میرے پاس آیا، اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی، اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی۔ میں جاگ اٹھی، اس کی آواز سن کر جب اس نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا مجھ کو پہچان کر۔ میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے۔ اللہ کی قسم اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی، نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سوائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

وَلَاسَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِيْ شَاْنِيْ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ وَلَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَذَاكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ خَرَجَتْ مَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: اَيْ هَنْتَاهُ! اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ: فَاَخْبَرَتْنِيْ

﴿رَاجِعُوْنَ﴾ کہنے کے۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا۔ میں اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے، جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا۔ آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے، اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی، جو پہلے میرے حال پر ہوتی۔ جب میں بیمار ہوئی آپ ﷺ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے: ''یہ عورت کیسی ہے۔'' سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی، یہاں تک کہ جب میں دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع جگہ تھی مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے کی جگہ تھی ہم لوگوں کے (پائخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے، اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پائخانے نہیں بنے تھے، اور ہم پہلے عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے، (پائخانے کے لیے) اور گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت رکھتے، تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (اس کا نام سلمی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں، تو واپس اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں، اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی: ہلاک ہوا مسطح۔ میں نے کہا: تو نے بری بات کہی۔ تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ وہ بولی: اے نادان! تو نے کچھ نہیں سنا۔ مسطح نے کیا کہا؟ میں نے کہا: کیا کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا جو

بِقَوْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيكُمْ؟)) قُلْتُ: اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ يَا اُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ: فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهٖ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ مِنْ عَائِشَةَ؟)) قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ قَالَتْ: فَقَامَ

بہتان والوں نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہو گئی، ایک اور بیماری بڑھی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا: ''اب اس عورت کا کیا حال ہے۔'' میں نے کہا: آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی۔ اور میرا اس وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا: اماں! یہ لوگ کیا بک رہے ہیں۔ وہ بولی: بیٹا! تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ اللہ کی قسم ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری رات روتی رہی۔ صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے، اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی، اور جناب رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ ﷺ کی محبت کو اس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! عائشہ آپ ﷺ کی زوجہ ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوائے عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاک دامنی میں شک پڑے۔'' بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی۔ اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَّعْذِرُنِيْ فِيْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِيَ الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ

(مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے۔ جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا منبر پر: اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی۔ اللہ کی قسم میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے) اس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں۔ اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہے تو آپ ﷺ حکم کیجیے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو اپنی قوم کی حمایت آ گئی اور کہنے لگے: اے سعد بن معاذ! اللہ کی قسم بقا کی، تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا۔ یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: تو نے غلط کہا قسم اللہ کی بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے۔ غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت وخون شروع ہو اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے ان کو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس دن بھی سارا دن روتی رہی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ پھر دوسری رات بھی روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ

عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ! فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ: اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ: اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَآ اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَأُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِّيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ قَالَتْ: وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيٌ يُّتْلٰى وَلَشَأْنِيْ كَانَ اَحْقَرَ فِيْ نَفْسِيْ

پھٹ جائے گا۔ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی ، اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی ۔ میں نے اس کو اجازت دی وہ بھی آ کر رونے لگی ۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے ۔ اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا: ”امابعد۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس مقدمہ میں جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ بولے: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے دم نہ مارا باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ بولی: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم اللہ کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا، ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا، بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے، اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں ، جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل

مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى لٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِيْ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ: ((اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ! اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَ تِيْ قَالَتْ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ بِبَرَاءَتِيْ قَالَتْ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ: وَاللّٰهِ! لَاُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَالَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ قَالَ: حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا

سوائے اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج میں ان کا نام یاد نہ رہا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب انہوں نے کہا: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ﴾ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں اللہ کی قسم اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جائے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جائے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں کوئی مضمون ایسا دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو۔ آپ ﷺ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے، جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ ﷺ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ ﷺ کی جاتی رہی یعنی وحی ختم ہو چکی تو آپ ﷺ ہنسنے لگے اور اول آپ ﷺ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا۔ فرمایا: ''اے عائشہ! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا۔'' میری ماں نے کہا: اٹھ اور حضرت ﷺ کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ ﷺ کے سر کا بوسہ لے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی، سوائے اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اتاری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اتارا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہٗ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے، یہ کہا کہ اللہ کی قسم اب میں اس کو کچھ نہ دوں

مِنْهُ أَبَدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: ((مَا عَلِمْتِ؟ أَوْ مَارَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ! وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ. [بخاري: ٢٦٣٧، ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤٦٩٠، ٤٧٥٠، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩، ٧٣٦٩، ٧٥٠٠، ٧٥٤٥]



گا جب اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے، پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا: میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا: جو وہ جانتی ہوں یا انہوں نے دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا: (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یارسول اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا ہی ایک زوجہ تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی ازواج میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا: تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث دلیل ہے مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے، اسی طرح عتق، وصیت اور قسمت میں۔ اور اس باب میں بہت احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا: قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا علیہما السلام اور محمد ﷺ نے۔ ابن منذر نے کہا: قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے۔ ابن منذر نے کہا: قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لے جانا اور دوسرے کو نہ لے جانا جائز نہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے، مالک رحمہ اللہ سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لے جائے۔ انتھٰی مختصراً۔ مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جو حدیث صحیح ہو جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔

میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهُ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا: ''جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔''

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا: کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دشمنی سے نہیں کہا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) کیونکہ ان کو حضرت عائشہ ؓ سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کا حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ ﷺ کو پریشانی تھی اور آپ ﷺ کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

نووی ؒ نے کہا: اس حدیث میں جو حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے۔ یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ ؓ غزوۂ خندق کے بعد ہی فوت گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ ہجری میں ہوا۔ اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے۔ البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا: سعد بن معاذ ؓ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر ؓ نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے۔ اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہیٰ۔ پھر نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے بہت فائدے نکلے (۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگر چہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) (۲) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بیوی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیویوں میں سے (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا۔ (۵) سفر میں اپنی بیوی کا ساتھ لے جانا (۶) عورتوں کا ہودج میں سوار ہونا (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا (۱۰) عورت کا جائے ضرور یہ کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا (۱۲) جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے باز نہ کریں اگر محرم نہ ہوں (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے (۱۴) لشکر میں سے بعض کا پیچھے رہ جانا (۱۵) مدد کرنا اس کی جو رہ جائے (۱۶) حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا (۱۷) آپ پیدل چلنا عورتوں کو سوار کرنا (۱۸) انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگر چہ وہ نیک ہو (۲۰) حلف کرنا بغیر استحلاف کے (۲۱) بلا ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا (۲۲) اپنی بیوی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا (۲۵) عورت کو ایک ساتھ لے کر نکلنا (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے (۲۷) اہل بدر کی فضیلت (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جائے (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے (۳۱) دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بلا تعلق منع ہے (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) صفوان بن معطل کی فضیلت (۳۵) سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر ؓ کی فضیلت (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا (۳۷) توبہ کا قبول کرنا (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا (۴۱) براءت حضرت عائشہ ؓ کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام۔

ابن عباس ؓ نے کہا: کسی پیغمبر کی زوجہ نے بدکاری نہیں کی ہے (۴۲) تجدید شکر بروقت تجدید نعمت کے (۴۳) فضیلت حضرت ابو بکر ؓ کی (۴۴) صلۂ رحمی مستحب ہونا اگر چہ وہ لوگ گنہگار ہوں (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے (۴۶) صدقہ کا استحباب (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا (۴۸) ام المومنین زینب ؓ کی فضیلت (۴۹) گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ ؓ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خیر خواہ اور مداح تھے (۵۱) خطبہ شروع کرنا اما بعد سے (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت (۵۴) متعصب کو برا کہنا: جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ انتہیٰ مختصراً

(٧٠٢١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اخْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ ؓ برا جانتی تھیں حسان ؓ کی برائی کو۔ وہ کہتی تھیں: یہ شعر حسان کا ہے۔

فَإِنَّ أَبِيْ وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں: میرے باپ اور ماں اور میری عزت

وَوَاللّٰهِ تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ اِنَّهُ قَالَ:

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ اَيْضًا: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِیْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ: مُوْعِرِيْنَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ. وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: مُوْغِرِيْنَ قَالَ عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ: قُلْتُ لِعَبْدِالرَّزَّاقِ: مَا قَوْلُهٗ مُوْغِرِيْنَ؟ قَالَ: الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ. [راجع: ٧٠٢٠]

یہ سب حضرت محمد ﷺ کی عزت کے لیے ڈھال ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ ﷺ کے مداح اور ثناخواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِیَ الَّذِیْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! اَشِيْرُوْا عَلَیَّ فِیْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِیْ وَايْمُ اللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِیَ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِیَ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ: وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتِیَ فَسَاَلَ جَارِيَتِیْ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰی تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ: خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اصْدُقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَسْقَطُوْا بِهٖ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰی

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا: ''امابعد! مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں میں جنہوں نے تہمت لگائی میرے گھر والوں کو اللہ کی قسم! میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا'' اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا: اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور انکا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ ﷺ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اس کو) وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو

تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ! وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَهُوَ الَّذِیْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ.

[بخاری: ۷۳۶۹ تعلیقاً، ۴۷۵۷؛ ترمذی: ۳۱۸۰]

پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے۔ وہ بولا: سبحان اللہ اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الرِّيْبَةِ.

باب: آپ کی لونڈی کی برأت اور عصمت کا بیان۔

(۷۰۲۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِیٌّ فَاِذَا هُوَ فِیْ رَكِیٍّ يَتَبَرَّدُ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ يَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَيْسَ لَهٗ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِیٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَالَهٗ ذَكَرٌ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ ﷺ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جا اور اس شخص کی گردن مار۔'' (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے اس کو باہر نکالا۔ دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نہ مارا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اسکا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ ﷺ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ پر آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا حال کھل جائے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ انکا واضح ہو جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ اَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

بَابُ صَفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ.

باب: منافقوں کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں۔

(٧٠٢٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ. قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِيْ قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ: فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهُ: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَقَالَ: كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ. [بخاری: ٤٩٠٠، ٤٩٠١، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤؛ ترمذی:٣٣١٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا: تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ ﷺ کے پاس سے۔

زہیر نے کہا: یہ قراءت ہے اس شخص کی جس نے من حوله پڑھا ہے (اور یہی قراءت مشہور ہے اور قراءت شاذ من حوله ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جائیں وہ لوگ جو آپ ﷺ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ ﷺ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے۔ اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا، اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ اتری، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾

گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ زید نے کہا: وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں۔ اس حدیث سے زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

(٧٠٢٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: آتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

[بخاری: ١٢٧٠، ١٣٥٠، ٣٠٠٨، ٥٧٩٥؛ نسائی: ١٩٠٠، ١٩٠١، ٢٠١٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيّ بْنَ سَلُوْلَ جَآءَ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهُ عَلٰى سَبْعِيْنَ)) قَالَ: اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ ﷺ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ منافق تھا۔ آخر آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری: مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے۔ اور بعض نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کرتا دیا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

(٧٠٢٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. [راجع: ٧٠٢٧]

عبیداللہ اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔



(٧٠٢٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْآيَةَ. [بخاری: ٤٨١٦، ٤٨١٧، ٧٥٢١؛ ترمذی: ٣٢٤٨]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ موٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا: اگر ہم پکاریں تو سنے گا، اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا: اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے تب بھی سنے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ﴾ آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

(٧٠٣٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ. [ترمذی: ٣٢٥٠]

عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٧٠٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ إِلٰى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾. [النساء:٨٨] [بخاری: ١٨٨٤، ٤٠٥٠، ٤٥٨٩؛ ترمذی: ٣٠٢٨]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے، بعض کہنے لگے: ہم ان کو قتل کریں گے، اور بعض نے کہا: قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے۔'' آخر تک۔

(٧٠٣٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٧٠٣١]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٧٠٣٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور

كَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾. [آل عمران:١٨٨] [بخاري: ٤٥٦٧]

حضرت ﷺ کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ ﷺ لوٹ کر آتے تو آپ ﷺ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوئے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کیے جائیں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے کہ وہ چھٹکارا پائیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔“



(٧٠٣٤) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اُتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ؟ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ [آل عمران:١٨٧] هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾[آل عمران:١٨٨] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ. [بخاري: ٤٥٦٨؛ ترمذي: ٣٠١٤]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، مروان نے کہا: اپنے دربان رافع سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور کہہ: اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو گا جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہو گا، (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہو گا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے؟ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ آخر تک۔ پھر اس آیت کو پڑھا: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتا دی آپ ﷺ کو وہ بات جو آپ ﷺ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ ﷺ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کیے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ ﷺ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ تعالیٰ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہو گا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔



(٧٠٣٥) عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمَّارٍ: اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ شَيْئًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قیس سے روایت ہے، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کچھ فرمایا

شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ.

تھا۔ عمار نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے'' (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لے گا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

(۷۰۳۶) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي)) قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ: ((فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جائیں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں۔ آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا اتمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا (یعنی اس میں انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھ دیا اللہ بچائے)۔



(۷۰۳۷) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے؟ لوگوں نے حذیفہ سے کہا: جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو۔ انہوں نے کہا: ہم کو خبر دی جاتی تھی (رسول اللہ ﷺ سے) کہ وہ (تیرے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو اللہ اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَاسَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِيْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَآءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ)) فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ ﷺ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

فائدہ: اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ ﷺ پر اچانک حملہ کریں اور آپ ﷺ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا۔ اسی وقت آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آئے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان راستہ ہے وہاں سے جائیں۔ سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ ﷺ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی۔ عمار آپ ﷺ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے۔ منافقوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے برے ارادہ کے ساتھ اچانک آپ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہوگئی۔ حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے چہرے کو مارے۔ حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے چہروں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے، دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ اللہ کے دشمنو! منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ ﷺ پر کھل گیا، واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے۔ آپ ﷺ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے راز دار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کا راز افشانہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے راز کا افشا ہے۔

(۷۰۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ)). قَالَ: فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)) فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا [لَهٗ] تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ يَّنْشُدُ ضَالَّةً لَهٗ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے۔ جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے۔ پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں۔'' ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا: چل رسول اللہ ﷺ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا: اللہ کی قسم! میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی۔ اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔



(٧٠٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ اَوِ الْمَرَارِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَآءَ يَنْشُدُ ضَآلَّةً لَهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو ثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔'' باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: فَرَفَعُوْهُ قَالُوْا: هٰذَا كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَاُعْجِبُوْا بِهِ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيْهِمْ فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوْهُ مَنْبُوْذًا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا رسول اللہ ﷺ کے لیے، پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے: یہ منشی تھا محمد ﷺ کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔ انہوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا۔ صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے، پھر انہوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ قَدْ مَاتَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے۔'' جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٢) عَنْ اِيَاسٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَّوْعُوْكًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ)) لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ.

ایاس نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے، انہوں نے کہا: ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آرہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا: اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر'' (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

(٧٠٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی۔ مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقی کرے۔

(٧٠٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ: ((تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً)). [نسائی:٥٠٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان۔

(٧٠٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اقْرَءُوا ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴾)). [بخاری:٤٧٢٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا جو اللہ کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا۔'' یہ آیت پڑھو: ''ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے۔'' (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے۔ اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

(٧٠٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْيَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾.

[بخاری: ٤٨١١، ٧٤١٤، ٧٥١٣؛ ترمذی: ٣٢٣٨، ٣٢٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلائے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ یعنی ''نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لائیں اور کیفیت کو اللہ کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ ﷺ نے تعجب کیا اس کی بداعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی۔ اور جو آپ ﷺ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا۔ صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے تیار ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

(٧٠٤٧) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: جَآءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ الْاٰيَةَ. [راجع:٧٠٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٨) عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ: جَآءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾. [بخاری:٧٤١٥، ٧٤٥١]

علقمہ سے روایت ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت کھل گئے پھر فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾.

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہنسے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ تَصْدِيْقًا لَّهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ. [راجع:٧٠٤٨]

○ ○ ○ ○

(٧٠٥٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟)).

[بخاری: ٦٥١٩، ٧٣٨٢؛ ابن ماجه: ١٩٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟“

○ ○ ○ ○

(٧٠٥١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ هُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟)).

[بخاری: ٧٤١٣؛ ابوداود: ٤٧٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟“

○ ○ ○ ○

(٧٠٥٢) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَاْخُذُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضِيْهِ بِيَدِهٖ فَيَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ)) وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ: اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابن ماجه: ١٩٨، ٤٢٧٥]

عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں“ اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے۔ اور کھولتے تھے۔ میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی۔ نہ اس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہیٰ مع زیادہ۔

(٧٠٥٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضِيْهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا۔“ پھر بیان کیا حدیث کو اسی

بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[راجع: ٧٠٥٢]

طرح جیسے یعقوب نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: آدم علیہ السلام اور مخلوقات کی پیدائش کا بیان۔

(٧٠٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں، سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس باب میں بعض نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے۔ کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا۔ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے شاید آدم علیہ السلام بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

حجاج سے اسی حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت والے دن زمین کی حالت کا بیان۔

(٧٠٥٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ اکٹھے کیے جائیں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا۔'' (یعنی کوئی عمارت

لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ)). [بخاري:٦٥٢١]

جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جائے گا۔)

(٧٠٥٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ﴾ [ابراهيم:٤٨] فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)).

[ترمذي: ٣١٢١؛ ابن ماجه: ٤٢٧٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن بدل جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پل صراط پر ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

باب: اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں۔

(٧٠٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَؤُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَ لَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ((ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا)). [بخاري:٦٥٢٠]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔'' پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دے رحمان تم پر ابو القاسم! کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں بتلا۔'' وہ بولا: زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا: میں تم سے کہوں ان کا سالن کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' وہ بولا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا: بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے آٹا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

(٧٠٥٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ)).

[بخاري:٣٩٤١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو۔'' (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

بَابُ سُؤَالِ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوْحِ وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ﴾.

باب: نبی کریم ﷺ سے یہودیوں کا روح کے متعلق سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان روح کے بارے میں۔

(٧٠٥٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالُوْا: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ؟ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوْا: سَلُوْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ: فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ قَالَ: فَقُمْتُ مَكَانِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا۝﴾.

[بخاری: ١٢٥، ٤٧٢١، ٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢؛ ترمذی: ٣١٤١]

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، ایک کھیت میں آپ ﷺ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے پوچھو روح کے متعلق۔ دوسرے نے کہا: تمھیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا: پوچھو، آخر کچھ لوگ ان میں سے اٹھے آپ ﷺ کی طرف اور پوچھا: روح کیا ہے؟ آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾ یعنی ”پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: مازری رحمہ اللہ نے کہا: روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا: روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا: وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعض نے کہا: روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعض نے کہا: روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں: روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعض نے کہا: روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ ﷺ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تا کہ وہ ایمان لائیں آپ ﷺ کی نبوت پر۔

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گھرا پھرا دیتے ہیں تا کہ اس ٹکڑے تک اتر جائے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٦٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ

عبداللہ ؓ سے روایت ہے، کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حفص کی حدیث کی طرح

حَفصٍ غَيرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنَ يُوْنُسَ وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ.

[راجع:٧٠٥٩]

ہے۔البتہ وکیع کی حدیث میں اِلَّا قَلِيْلًا ہے اور عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وَمَا اُوْتُوا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٢) عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ: لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنِّيْ لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ: وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِيْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾.

[بخاری: ٢٠٩١، ٢٢٧٥، ٤٧٣٢، ٤٧٣٣، ٤٧٣٤، ٤٧٣٥؛ ترمذی: ٣١٦٢]

خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمد ﷺ سے پھر نہ جائے گا۔ میں نے کہا: میں تو محمد ﷺ سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جائے پھر اٹھے۔ وہ بولا: میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا، اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری: ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا: مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٣) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ.

اعمش نے اسی سند کے ساتھ وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں ان کو عذاب نہیں کروں گا۔

(٧٠٦٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: یا اللہ! اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [الانفال: ٣٣، ٣٤]﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [بخاري: ٤٦٤٨، ٤٦٤٩]

عذاب بھیج، اس وقت یہ آیت اتری: ''اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں، جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں، اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: معاذ اللہ! مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے۔ ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہوگئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان اللہ سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں، اللہ ان کو ہدایت دے۔

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَّآهُ اسْتَغْنَى﴾.

باب: آیت ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى﴾ کا شان نزول۔

(٧٠٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْلَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ: فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا هُوَ يَنْكِصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: کیا محمد ﷺ اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابوجہل نے کہا: قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اس ارادہ سے کہ آپ ﷺ کی گردن روندے (کھندے) لوگوں نے دیکھا کہ اچانک ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد ﷺ کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے۔''

قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى ۝ أَنْ رَّآهُ اسْتَغْنَى ۝ إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى ۝ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۝ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى ۝ أَوْ أَمَرَ

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے۔ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ! جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا

بِالتَّقْوٰى○ اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى○﴾ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى○ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ○ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق: ٦-١٩] زَادَ عُبَيْدُاللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: وَاَمَرَهٗ بِمَآ اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ يَعْنِيْ قَوْمَهٗ.

ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلائیں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ ماننا۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)



بَابُ الدُّخَانِ.

(٧٠٦٦) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَأْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص:٨٦] اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ)) قَالَ: فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَاهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ

باب: دھوئیں کے بیان میں۔

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: اے عبدالرحمٰن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے: اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کے لیے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: کہہ تو اے محمد ﷺ! میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا: ”یااللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔“ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا، یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھالیا بھوک کے مارے، اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا: اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا، تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی، ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے

اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان: ١٠، ١١] اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ؟ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان:١٦] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ . [بخاری: ١٠٠٧، ١٠٢٠، ٤٦٩٣، ٤٨٠٩، ٤٧٧٤، ٤٨٢١، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣، ٤٨٢٤؛ ترمذی: ٣٢٥٤]

کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے۔ تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے: ﴿فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾ یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو: ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ میں مذکور ہے، یہ بھی حضرت ﷺ کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

(٧٠٦٧) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ......﴾ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہے، وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہیے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دُعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت وتنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَقَالَ: ((لِمُضَرَ؟ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾. [الدخان:١٥] قَالَ: فَمُطِرُوْا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ: عَادُوْا اِلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان:١٢، ١٠] ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان:١٦] قَالَ: يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع:٧٠٦٦]

کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مضر قبیلہ کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے مضر کے لیے بڑی جرأت کی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اللہ سے اُن کے لیے دُعا مانگی تو اللہ ربّ العزت نے ﴿اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ......﴾ ہم چند دنوں کے لیے عذاب روکنے والے ہیں لیکن تم پھروہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی بدعقیدگی کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ رب العزت نے یہ آیات: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي﴾ نازل کی ترجمہ گزر چکا ہے۔ پکڑ بدر کے دن ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ. [بخاری: ٤٧٦٧، ٤٨٢٠، ٤٨٢٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں: دخان، لزام، روم، بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٧٠٦٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٠) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ﴾ [السجدة:٢١] قَالَ: مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ. شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ.

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے۔ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں، روم، بطشہ، دخان۔ اور شعبہ کو شک ہے، بطشہ کہا یا دخان۔

○ ○ ○ ○

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ.

باب: شق القمر کا بیان۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: شق القمر ہمارے پیغمبر ﷺ کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا: اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن۔ اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہوں گے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خالص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جوان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

(۷۰۷۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِشْهَدُوْا)). [بخاری: ۳۶۳۶، ۳۸۶۹، ۳۸۷۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵؛ ترمذی: ۳۲۸۵، ۳۲۸۶]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، چاند پھٹا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گواہ رہو۔''

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷۱]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گواہ رہو۔''

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)). [راجع: ۷۰۷۱]

اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ. [ترمذی: ۲۱۸۲، ۳۲۸۸]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۵) عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: ((اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۶) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. [بخاری: ۳۶۳۷، ۴۸۶۷]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی چاہی آپ ﷺ نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۷) عَنْ اَنَسٍ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ. [ترمذی: ۳۲۸۶]

انس رضی اللہ عنہ شیبان کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۸) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ ﷺ کے زمانے

فِرْقَتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوُدَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ٤٨٦٨]

میں۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاري: ٣٦٣٨، ٣٨٧٠، ٤٨٦٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْكُفَّارِ.

باب: کافروں کا بیان۔

(٧٠٨٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)).

[بخاري: ٦٠٩٩، ٧٣٧٨]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجود یہ کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے) اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔“

فائدہ: صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم
کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

(٧٠٨١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلَّا قَوْلَهُ: ((وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ)) فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع: ٧٠٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٨٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَّيَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ وَيُعْطِيْهِمْ)). [راجع: ٧٠٨٠]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کر ان پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ کافر اللہ کے لیے ہمسر بناتے ہیں اور اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور دوسری چیزیں عطا کرتا ہے۔“

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا.

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان۔

(٧٠٨٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا: جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے کو

وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ: قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ۔ أَحْسِبُهُ قَالَ:۔ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ)).

[بخاری: ۳۳۳٤، ٦٥٥٧]

عذاب سے چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے آسان بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا، میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ! شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جائے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہے گا)۔



(۷۰۸٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ: ((وَلَا أُدْخِلُكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع: ۷۰۸۳]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں آخری فقرہ مذکور نہیں ہے ((ولا ادخلك النار))۔



(۷۰۸۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٦٥٣٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں، پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا۔" (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

(۷۰۸٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهُ: كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٦٥٣٨]

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ "اس سے کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان چیز کا سوال ہوا تھا۔"

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ.

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا۔

(۷۰۸۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) قَالَ قَتَادَةُ: بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا.

[بخاری: ٤٧٦٠، ٦٥٢٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلائے قیامت کے دن۔" قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا: بے شک اے ہمارے رب! تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔



فائدہ: یہ کون سی بات ہے، ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

بَابُ صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ.

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان۔

(٧٠٨٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)).

[نسائی: ٣١٦٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لایا جائے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے وہ شخص جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم! کبھی نہیں اے میرے رب! اور اہل جنت سے لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تکلیف میں رہا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔“



فائدہ: یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جائے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا۔

(٧٠٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِيْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيَجْزِيْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا۔ اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جائے۔“



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے: علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے اللہ کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا، صدقہ، آزادی، ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ حَدَّثَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ)).

جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔"

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ.

باب: مومن اور کافر کی مثال۔

(۷۰۹۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ)). [ترمذی:۲۸۶۶]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے۔ اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جائے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے، اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے۔ یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو اللہ کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

(۷۰۹۳) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهٖ تُمِيْلُهُ ((تُفِيْئُهُ)). [راجع:۷۰۹۲]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِبَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيْئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)). [بخاری:۵۶۴۳]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۰۹۵) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے، ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت

وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)).

آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔''

(٧٠٩٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ)) كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ. [راجع:٧٠٩٤]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا ہے جیسا کہ زہیر نے کہا۔



(٧٠٩٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ)). [راجع:٧٠٩٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ.

باب: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔

(٧٠٩٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَاهِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَاهِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ: هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [بخاري:٦١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے، وہی مثال ہے مسلمان کی، تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے؟'' لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' عبداللہ نے کہا: پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔



فائدہ: مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

(٧٠٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ: ((أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے: ''مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مؤمن کی مثال ہے۔'' لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں

يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِّنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ اَوْرُوْعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

[بخاری: ٦١، ٢٢٠٩، ٥٤٤٤، ٥٤٤٨]

سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“



(٧١٠٠) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٧٠٩٩]

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا مدینہ تک، میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں۔ وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

(٧١٠١) عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٧٠٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ شِبْهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا)). قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِيْ [اُكُلَهَا] وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِيْ اَيْضًا: وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [بخاری: ٤٦٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا: امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا (بغیر لا کے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ اور کوئی آفت نہیں پہنچتی۔ وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

فائدہ۔ ابراہیم بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا: وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا الگ ہے۔ لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ دار رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے، مومنوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا: وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مرجاتا ہے انسان کی طرح، یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعض نے کہا: وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم نووی رحمہ اللہ مختصراً۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ. باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں۔

(٧١٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). [ترمذی:١٩٣٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان ان کو بھڑکا دے گا۔'' (آپس میں لڑا دے گا)۔

(٧١٠٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٧١٠٣]

اعمش سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔



فائدہ: یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

(٧١٠٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے'' (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکائے)۔

(٧١٠٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی، فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو (بیوی) میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا

أَنْتَ)). قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ فَيَلْتَزِمُهُ. [بخاری ٥٦٧٣]

ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔'' اعمش نے کہا: اس کو چمٹا لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بیوی اور خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں: ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی، تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفة الاخیار)

(٧١٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٠٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ)) قَالُوْا: وَإِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ ﷺ شیطان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے نیکی کے۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کا ہمزاد شیطان آپ ﷺ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم، دل اور زبان میں۔

(٧١٠٩) عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِإِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ! أَغِرْتِ؟)) فَقُلْتُ: وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلَى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے نکلے رات کو، ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ ﷺ اور کسی زوجہ کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟'' میں نے کہا: مجھے کیا ہوا جو میری سی زوجہ (کم عمر، خوب صورت) کو آپ ﷺ ایسے خاوند پر رشک نہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے

قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ)).

ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔"

فائدہ: اب سوائے نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ ﷺ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم[1] تھے۔

[1] یعنی تبلیغ احکام میں آپ ﷺ معصوم تھے۔

بَابٌ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهٖ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے۔

(٧١١١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ)) قَالَ رَجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی تم میں سے نجات نہ پائے گا اپنے عمل کی وجہ سے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ اور آپ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں بھی نہیں مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔"

فائدہ: یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط۔ عبادت کرو، اچھے اعمال کرو، لیکن اعتدال سے، جس قدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف، بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا، آخرت اس کی بادشاہت میں ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جائے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جائے یہ فضل ہوگا۔ اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جائے پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جائے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔

انتہٰی ماقال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ جل شانہ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چوں وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہوں ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر ﷺ کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جا سکے بقول شخصے: پیر خود در ماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

(٧١١٢) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىْ رَبِّىْ بِرَحْمَةٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جائے'' لوگوں نے عرض کیا: اور نہ آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

(٧١١٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهٖ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔'' ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا: ''اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١١٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَدَارَكَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٦) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ)). [بخاری:٥٦٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو، یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو، افراط، تفریط، غلو، اور تعصب نہ کرو۔''

يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)).

○ ○ ○ ○

(٧١١٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهٗ.

جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

(٧١١٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

اعمش سے دوسندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٢٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ وَزَادَ: ((وَاَبْشِرُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

(٧١٢١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جائے یا جہنم سے بچائے)۔

(٧١٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهٗ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهٗ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ)). [بخاری:٦٤٦٤، ٦٤٦٧]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا“۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

(٧١٢٣) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَاَبْشِرُوْا)). [راجع:٧١٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ.

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا۔

(٧١٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ: اَتَكَلَّفُ هٰذَا؟ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)). [بخاری: ١١٣٠، ٤٨٣٦، ٦٤٧١؛ ترمذی: ٤١٢؛ نسائی: ١٦٤٣؛ ابن ماجہ: ١٤١٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ اللہ کریم کی نعمت کا شکرادا کرتے تھے۔

(٧١٢٥) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)).

[راجع: ٧١٢٤]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اپنے ربّ عزوجل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''



(٧١٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَتْ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟))

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''



بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِى الْمَوْعِظَةِ.

باب: وعظ میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان۔

(٧١٢٧) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّبِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ عَلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا.

[بخاری: ٦٨، ٦٤١١؛ ترمذی: ٢٨٥٥]

شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے، اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے، ہم نے اس کو کہا: عبداللہ کو ہماری اطلاع کر، پس وہ گیا پھر نکلے عبداللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ﷺ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔



(٧١٢٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ

مذکورہ بالا حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ. [راجع:۷۱۲۷]

(۷۱۲۹) عَنْ شَقِيْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! اِنَّا نُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَنَشْتَهِيْهِ وَلَوَ دِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِیْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [بخاری: ۷۰]

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ایک شخص بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ ﷺ کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اس واسطے کہ آپ ﷺ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيْمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کی صفات کا بیان۔

(٧١٣٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). [ترمذی: ٢٥٥٩]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔''

فائدہ: یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خوری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود، وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کر دیں یا عبادات سے غافل کر دیں۔ (نووی ؒ)

(٧١٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابو ہریرہ ؓ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧١٣٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [٣٢/ السجدہ:١٧].

[بخاری: ٣٢٤٤، ٤٧٧٩؛ ترمذی: ٣١٩٧]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمْ

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑو جو اللہ نے تم کو بتلایا۔'' (یعنی جو

اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوگی)۔

(٧١٣٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾.

[بخاري: ٤٧٧٩ تعليقاً، ابن ماجه: ٤٣٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔''



(٧١٣٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ: ((فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾.

[٣٢/ السجده: ١٧، ١٦]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے جنت کا حال بیان کیا، یہاں تک کہ بے انتہا تعریف کی، پھر آخر میں فرمایا: ''جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔'' پھر اس آیت کو پڑھا ''جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔''



بَابُ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا۔

(٧١٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

[ترمذي: ٢٥٢٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے۔'' (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔



(٧١٣٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اتنا زیادہ

((لَا يَقْطَعُهَا)).

ہے، کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

(۷۱۳۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔''

(۷۱۳۹) قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا)).

[بخاری: ۶۵۵۲، ۶۵۵۳]

ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا.

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا۔

(۷۱۴۰) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَالَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ؟ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا)). [بخاری: ۶۵۴۹، ۷۵۱۸؛ ترمذی: ۲۵۵۵]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے: اے رب! ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرمائے گا: تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے: ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! اس سے عمدہ کونسی چیز ہے۔ پروردگار فرمائے گا: میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ! مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

بَابُ تَرَائِي اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَآءِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستارں کو دیکھتے ہو۔

(٧١٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَآءِ)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں۔'' (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہوں گے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

(٧١٤٢) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: ((كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ)).

ابو حازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ''جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔''

(٧١٤٣) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ.

ابو حازم دونوں سندوں کے ساتھ حدیث یعقوب کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٧١٤٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). [بخاری:٣٢٥٦]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا انہوں نے پیغمبروں کو۔''

بَابٌ فِيْمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

باب: ان لوگوں کے بیان میں کہ جنہیں اپنے گھر اور مال کے بدلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پیارا ہوگا۔

(٧١٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ اِلَيَّ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے۔ جو میرے بعد پیدا ہوں گے، ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش! اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لے۔''

بَابٌ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْجَمَالِ.

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان۔

(٧١٤٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آئیں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے انکے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم! تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم! تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔''

بَابُ اَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کی رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

(٧١٤٧) عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ: اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَاِمَّا تَذَاكَرُوْا: الرِّجَالُ فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَآءُ؟ فَقَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ عَزَبٌ)).

محمد سے روایت ہے، لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی بن بیوی کے نہ ہوگا۔''



فائدہ: قاضی رحمہ اللہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہوں گی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی کی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہوں گی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

(٧١٤٨) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ اَيُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُ؟ فَسَاَلُوْا اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ

محمد بن سیرین سے روایت ہے، عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: انہوں نے کہا: ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

(٧١٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ عليه السلام سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)). [بخاري:٣٣٢٧؛ ابن ماجه:٤٣٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر جو گروہ ان کے بعد جائے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بیویاں حوریں ہوں گی بڑی آنکھوں والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔''

(٧١٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْزُقُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُوْلِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا)).

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَلَى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ. [ابن ماجه: ٤٣٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

بَابٌ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيْحِهِمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح وشام کی تسبیحات کا بیان۔

(٧١٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے۔ اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ

فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا اٰنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِّنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا)).

بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۵۲) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). [ابو داود:۴۷۴۱]

جابر ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جنت کے لوگ کھائیں گے، اور پئیں گے، نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے، نہ ناک سنکیں گے۔'' لوگوں نے عرض کیا: پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا، اس میں مشک کی خوشبو ہوگی، (پس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جائے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔''

فائدہ: یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔
نووی ؒ نے کہا: اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھائیں گے اور پئیں گے اور تمام مزے اٹھائیں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوں گی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

(۷۱۵۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((كَرَشْحِ الْمِسْكِ)). [راجع:۷۱۵۲]

اعمش سے اس سند کے ساتھ كَرَشْحِ الْمِسْكِ تک روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۱۵۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). قَالَ: وَفِيْ حَدِيْثِ حَجَّاجٍ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ)).

○ ○ ○ ○

(۷۱۵۵) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَيُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي دَوَامِ نَعِيْمِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾.

باب: جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

(۷۱۵٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں جائے گا چین کرے گا بغیر غم کے رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ اس کی جوانی مٹے گی۔'' (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

(۷۱۵۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا)) فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾. [۷/ الأعراف:٤٣] [ترمذی: ٣٢٤٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کبھی رنج نہ ہو گا اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیئے جائیں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔''

فائدہ: یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دے گا تا کہ ان کو کوئی اندیشہ نہ رہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا مِنَ الْاَهْلِيْنَ.

باب: جنتیوں کی بیویوں اور ان کے خیموں کی شان کا بیان۔

(۷۱۵۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

عبداللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہو گا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہو گی اس میں اس مومن کی بیویاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا پھر ایک، دوسرے کو نہ

فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [بخاری: ۳۲٤۳، ٤۸۷۹؛ ترمذی: ۲۵۲۸ تعلیقاً]

دیکھے گا۔'' (بوجہ کشادگی کے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۵۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)). [راجع: ۷۱۵۸]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن ان پر دورہ کرے گا۔'' (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

(۷۱٦۰) عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ)). [راجع: ۷۱۵۸]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیمہ ایک موتی ہوگا جس کی لمبائی اور اونچائی بھی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مسلمان کی بیویاں ہوں گی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔'' (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)۔



بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کی نہروں کا دنیا میں ہونے کا بیان۔

(۷۱٦۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سیحان اور جیحان جیحون کے سوا ہیں۔ یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے، اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں، ان دونوں میں جیحان بڑی ہے۔ اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے۔ غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے۔ حازمی نے کہا: سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا: سیحان اور جیحان دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور۔ تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے۔ انتہیٰ۔

بَابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ.

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے۔

(٧١٦٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کچھ لوگ جائیں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔“



فائدہ: یعنی نرم اور ضعیف اللہ کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(٧١٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ بِهٖ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ)).

[بخاری: ٣٣٢٦، ٦٢٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر۔ ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب ان کو بنا چکا تو فرمایا: جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔ حضرت آدم گئے اور کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام عليك ورحمة الله تو ورحمة الله بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔“



فائدہ: اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے۔ اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیك السلام ورحمة الله کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفة الاخیار)

بَابُ جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا.

باب: جہنم کا بیان اللہ ہم کو اس سے بچائے۔

(٧١٦٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔“ (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں

يَجُرُّوْنَهَا)). [ترمذی:۲۵۷۳]

گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

(۷۱۶۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے“۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۷۱۶٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۱٦۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالَ. قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُّمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا۔“ (معاذ اللہ! جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(۷۱٦۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((هٰذَا وَقَعَ فِيْ أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ”وہ پتھر نیچے گرا تم نے اس کا دھماکہ سنا۔“

○ ○ ○ ○

(۷۱٦۹) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى عُنُقِهٖ)).

سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”بعض کو ٹخنوں تک آگ پکڑ لے گی اور بعض کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کو گردن تک۔“

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر بند تک بعض کو ہنسلی تک۔“

مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)).

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۱) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ ((حُجْزَتِهٖ حَقْوَيْهِ)).

سعید رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔اس میں بجائے حُجْزَتِهٖ کے حَقْوَيْهِ ہے۔(حَقْوَيْهِ بھی وہی ازار باندھنے کی جگہ)۔

بَابُ النَّارِ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُوْنَ وَالْجَنَّةِ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ.

باب: اس بات کے بیان میں کے دوزخ میں ظالم ومتکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور ومسکین داخل ہوں گے۔

(۷۱۷۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ: اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔دوزخ نے کہا: مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا: مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھردی جاؤ گی۔''

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَالِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ فَيَضَعُ قَدَمَهٗ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِیُٔ وَيُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جنت اور دوزخ نے بحث کی۔دوزخ نے کہا: مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو متکبر اور زوروالے ہیں اور جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں۔(یعنی اکثر یہی لوگ ہوں گے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے: تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھردی جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہوگی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔وہ کہے گی: بس بس تب بھر جائے گی اور ایک پر ایک سمٹ جائے گی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں۔ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے۔ اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں: قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کیے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے۔ اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے۔ جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو، اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ اللہ تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنتا ہے، نہ جنا گیا ہے، نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے، نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے۔ اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا، چڑھنا، ہنسنا، دیکھنا، سننا، تعجب، کرنا، بیٹھنا، آواز دینا، بات کرنا، آنا، جانا، ہاتھ، آنکھ، پاؤں، منہ، قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف ﷭ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

(٧١٧٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِى الزِّنَادِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهٗ تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمه کے رجله ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)).

[بخاري: ٤٨٥٠]

○ ○ ○ ○

(٧١٧٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلٰى قَوْلِهِ ((وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاري: ٦٦٦١؛ ترمذي: ٣٢٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی: اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟ (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا، بڑی برکت والا، بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم اور ایک میں ایک سمٹ جائے گی۔''

(٧١٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧١٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). [بخاري: ٧٣٨٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے؟ یہاں تک پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جائے گی اور کہنے لگے گی: بس: بس: قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جائیں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ انتہٰی۔

(٧١٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَاءُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔''

(٧١٨١) عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ- زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ- وَاتَّفَقَا فِيْ بَاقِي الْحَدِيْثِ- فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ؟ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ: خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ)) قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْقُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [١٩/ مريم: ٣٩]وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا.

[بخاري: ٤٧٣٠، ترمذي: ٣١٥٦]

کے دن موت کو لائیں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرا دیں گے، پھر کہا جائے گا: اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھائیں گے، اور اس کو دیکھیں گے، اور کہیں گے؟ ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر کہا جائے گا: اے دوزخ والو! تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھائیں گے اور دیکھیں گے، اور کہیں گے: ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے پھر حکم ہو گا وہ مینڈھا ذبح کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنت والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف۔ (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔



(٧١٨٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيْلَ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا: وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا. [راجع:٧١٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧١٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ)).

[بخاري: ٦٥٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہو گا اور کہے گا: اے جنت والو! موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔''



(٧١٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِیْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ))۔ [بخاری:٦٥٤٨]

جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔''



(٧١٨٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ- اَوْنَابُ الْكَافِرِ- مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ))۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔''

فائدہ: یہ اس واسطے ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٧١٨٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَیِ الْكَافِرِ فِی النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ))۔ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيْعِیُّ: ((فِی النَّارِ))۔ [بخاری:٦٥٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔''



(٧١٨٧) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))۔ [بخاری: ٤٩١٨، ٦٠٧١، ٦٦٥٧؛ ترمذی: ٢٦٠٥؛ ابن ماجہ: ٤١١٦]

حارثہ بن وہب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ۔'' لوگوں نے کہا: بتلایئے۔ فرمایا: ''ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔'' اور پھر فرمایا: ''کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے؟'' لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر جھگڑالو، بڑے پیٹ والا، مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔''

(٧١٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ))۔ [راجع:٧١٨٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧١٨٩) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور، چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے۔

عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ)). [راجع:٧١٨٧]

○ ○ ○ ○

(٧١٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ)). [راجع:٦٦٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے، پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے۔'' (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ: ((﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَّنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَآءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ: ((اِلٰى مَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ؟)). فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ: ((جَلْدَ الْاَمَةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: ((جَلْدَ الْعَبْدِ. وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ)). [بخاری: ٣٣٧٧، ٤٩٤٢، ٥٢٠٤، ٦٠٤٢؛ ترمذی: ٣٣٤٣؛ ابن ماجہ: ١٩٨٣]

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اٹھا اس قوم میں سے بڑا بدبخت۔ اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر، مفسد، خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا۔ جیسے ابوزمعہ ہے۔'' پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا: ''کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلائے۔'' (تو شام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا: ''کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے۔'' (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ ابْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِيْ كَعْبٍ هٰؤُلَآءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی جداعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا۔ سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اِنَّ الْبَحِيْرَةَ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ

سعید بن مسیب کہتے تھے: بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ دوھنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے، تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکتا۔ اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس

مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.
قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)). [بخاري:٤٦٢٣]

پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعض کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(٧١٩٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).
[راجع:٥٥٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے پر بھی ننگی ہیں (یا اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے مگر وہ شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں، خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں، مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے۔“ (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول وہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَتِهِ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

اَذْنَابِ الْبَقَرِ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

باب: دنیا کے فنا اور حشر کا بیان۔

(۷۱۹۷) عَنْ مُسْتَوْرِدٍ رضی اللہ عنہ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ- وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ- فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ [اَحَدُكُمْ] بِمَ تَرْجِعُ؟))

وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا قَالَ: وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ. [ترمذی: ۲۳۲۳؛ ابن ماجه: ۴۱۰۸]

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے۔“ (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاری: ۶۵۲۷؛ نسائی: ۲۰۸۳؛ ابن ماجه: ۴۲۷۶]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ”قیامت کے دن لوگ حشر کیے جائیں گے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ کیے ہوئے۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک، دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا۔“ (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۹) عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((غُرْلًا)).

[راجع: ۷۱۹۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ: يَخْطُبُ. [بخاری: ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، نسائی: ۲۰۸۰]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پاپیادہ، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ۔“ (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾)) [المائدة: ١١٨، ١١٧] قَالَ: ((فَيُقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ)). وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ: ((فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)). [بخاری: ٣٣٤٩، ٣٤٤٧، ٤٦٢٥، ٤٦٢٦، ٤٧٤٠، ٦٥٢٦؛ ترمذی: ٤٢٢٣، ٣١٦٧؛ نسائی: ٢٠٨١، ٢٠٨٦]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا: ''اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤ گے ننگے پاؤں، بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو! سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائیں جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جائے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے کیا کچھ کیا تمہارے بعد۔ تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے) اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔''



(٧٢٠٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا: وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تین گروہوں پر اکٹھے کیے جائیں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہو گا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعض خوش ہوں گے، بعض ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ اسی طرح جب دوپہر کو سوئیں گے تب بھی آگ

[بخاري: ٦٥٢٢؛ نسائي: ٢٠٨٤]

ٹھہر جائے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی۔'' (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جائے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَعَانَنَا اللّٰهُ عَلٰى أَهْوَالِهِ.

باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے۔

(٧٢٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ: حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: ﴿يَقُوْمُ النَّاسُ﴾ لَمْ يَذْكُرْ ﴿يَوْمَ﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں، ''جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے۔ بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔''



(٧٢٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ: ((حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائے گا۔''

[بخاري: ٤٩٣٨، ٦٥٣١؛ ترمذي: ٢٤٢٢، ٢٤٢٢م، ٣٣٣٠، ٣٣٣٦؛ ابن ماجه: ٤٢٧٨]



(٧٢٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جائے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔'' شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

(٧٢٠٦) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ)).
قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ؟ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ! قَالَ: ((فَيَكُوْنُ النَّاسُ

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جائے گا۔'' (سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے؟ یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں) تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے، کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک، کسی کو پسینہ کی لگام ہو

عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) . قَالَ: وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ . [ترمذی:۲۴۲۱]

گی۔'' اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہوئے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صد ہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہوں گے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے۔ باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو تو وہ فراغت سے رہتے ہوں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

بَابُ صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ.

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان۔

(۷۲۰۷) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ ((اَلَا! اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ: رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ: وَاَهْلُ

عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا: ''آگاہ رہو! میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے، اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے، گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو، جیسے سائبہ، وصیلہ، بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گنا ہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعض نے کہا: مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا

الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَمُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. قَالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ)) وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ ((وَالشِّنْظِيرُ: الْفَحَّاشُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ: ((وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ)).

کہ تجھ کو آزماؤں صبر استقامت میں کافروں کی ایذا پر اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا، (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے، کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا۔ (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا: اے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہنا نہ مانیں۔ اور جنت والے تین شخص ہیں: ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے، سچا ہے، نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرے جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں: ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بےفکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چرائے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ ﷺ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا، فحش کہنے والا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۰۸) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۹) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى: قَالَ شُعْبَةُ عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ.

(۷۲۱۰) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا)). فَقُلْتُ: فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَتُهُمْ يَطَؤُهَا .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان۔

(۷۲۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری: ۱۳۷۹؛ نسائی: ۲۰۷۱]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ اس طرف قیامت کے دن۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جائے گا۔''

(٧٢١٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ. قَالَ: كَذَا كَانَ يَقُوْلُ الْجُرَيْرِيُّ. فَقَالَ: ((مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ: ((فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ؟)) قَالَ: مَاتُوْا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں، بلکہ زید بن ثابت سے سنی، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ ﷺ کو گرا دے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں۔“ ایک شخص بولا: میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کب مرے؟ وہ بولا: شرک کے زمانہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں، پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔“ بعد اس کے آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔“ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔“ لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں، ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔“ لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔“ لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں، ہم اللہ کی دجال کے فتنہ سے۔



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾ اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیات کا پیدا ہونا۔ اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ ﷺ کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج، معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر، بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں: اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں، اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگر چہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے، اس کو لذت ہوتی ہے، رنج ہوتا ہے، اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ کو وحی سناتے تھے مگر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جائے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھا لیں۔ اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے، اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جائے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف، سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنی تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آئے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہو گی اور آخرت سے تعلق پیدا ہو گا۔ اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء علیہم السلام اور صالحین اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم۔

(٧٢١٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دے۔“

(٧٢١٥) عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: ((يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِهَا)).

[بخاری: ١٣٧٥؛ نسائی: ٢٠٥٨]

ابو ایوب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ ﷺ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: ”یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٢١٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟)) قَالَ: ((فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ نَبِيُّ

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ والے پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کے باب میں اور آپ ﷺ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تا کہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)).

نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔'' قتادہ نے کہا: انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. [نسائی:۲۰۴۹]

فائدہ: پوری حدیث اور کتابوں میں ہے۔ مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے: پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر، دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے، تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

(٧٢١٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا)).

[بخاری: ١٣٧٤؛ ابوداود: ٣٢٣١، ٤٧٥٢؛ نسائی: ٢٠٤٨، ٢٠٥٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢١٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع:٧٢١٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس مردے کو دفنانے والے لوگ جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢١٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: ((نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾)) [١٤/ ابراهيم:٢٧] [بخاری:١٣٦٩، ٤٦٩٩؛ ابوداود: ٤٧٥٠؛ ترمذی: ٣١٢٠؛ نسائی: ٢٠٥٦؛ ابن ماجه: ٤٢٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر۔'' آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٢٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾[١٤/ ابراهيم: ٢٧]
قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. [نسائی:٢٠٥٥]

○ ○ ○ ○

(٧٢٢١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ: ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ [عَزَّوَجَلَّ] ثُمَّ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ: ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ. قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا. وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: (یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) ''جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں، اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔'' حماد نے کہا: (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں: (یعنی فرشتے) ''کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا، پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مؤمنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' (وہیں رکھو) ''اور کافر کی جب روح نکلتی ہے۔ حماد نے کہا: (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا، آسمان والے کہتے ہیں: کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ ﷺ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ: اَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ الْبَدْرِ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: تم چاند نہیں دیکھتے۔ دیکھو یہ چاند ہے۔ ان کو دکھلائی نہ دیا۔ وہ کہنے لگے: مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہوگا) اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ چاہے تو کل کے دن فلاں یہاں

شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ قَالَ: ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا)). [نسائی:۲۰۷۳]

گرے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دیکر بھیجا، جو حدیں آپ ﷺ نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ ﷺ نے بیان کر دیا تھا) پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک دوسرے کے اوپر۔ رسول اللہ ﷺ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا: ''اے فلاں فلاں کے بیٹے! اور اے فلاں فلاں کے بیٹے! جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔'' (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے) یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے، (وہ کیا سنیں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔''



فائدہ: اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام مازری رحمہ اللہ نے کہا: بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے۔ یہ کلام ہے نووی رحمہ اللہ کا۔

(۷۲۲۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ! يَا شَيْبَةَ ابْنَ رَبِيْعَةَ! اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا؟ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا)) ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا: ''اے ابوجہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے پایا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں؟ یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔'' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

(٧٢٢٤) عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِیْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ. [بخاری: ٣٩٧٦؛ ابوداود: ٢٦٩٥؛ ترمذی: ١٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ کافروں پر غالب ہوئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نعشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ الْحِسَابِ.

باب: حساب کا بیان۔

(٧٢٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)) فَقُلْتُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ: ((لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)). [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٧؛ ترمذی: ٣٣٣٧]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: پھر قریب حساب کیا جائے گا آسانی سے اور لوٹ جائے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ حساب کی رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے! ہم حساب کے لائق کہاں ہیں؟ ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوائے تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

(٧٢٢٦) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ایوب اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧٢٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ قَالَ: ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ)). [بخاری: ٤٩٣٩ تعليقاً، ٦٥٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ يُوْنُسَ. [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٦، ٦٥٣٧، ٦٥٣٧ تعليقًا؛ ترمذی: ٢٤٢٦، ٣٣٣٧]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰی عِنْدَ الْمَوْتِ.

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ نیک گمان رکھنا۔

(۷۲۲۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ)).

[ابوداود: ۳۱۱۳؛ ابن ماجه: ۴۱۶۷]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ کی وفات سے تین روز پہلے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر۔'' (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۳۰) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ۷۲۲۹]

اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے

○ ○ ○ ○

(۷۲۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ: ((لَايَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])). [راجع: ۷۲۲۹]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۳۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ)). [ابن ماجه: ۴۲۳۰]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا۔'' (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۳۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[راجع: ۷۲۳۲]

اعمش سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں انھوں نے عن النبی ﷺ کہا ہے اور سَمِعْتُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۳۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). [بخاری: ۷۱۰۸]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے۔'' (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ لیکن آخرت میں ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ.

(۷۲۳۵) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ: ((نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

[بخاری: ۳۳٤٦، ۳۵۹۸، ۷۰۵۹، ۷۱۳۵؛ ترمذی: ۲۱۸۷؛ ابن ماجہ: ۳۹۵۳]

باب: فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج وماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا: ”لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے، آج یاجوج و ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی۔“ اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب برائی زیادہ ہوگی۔“ (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۳٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. [راجع:۷۲۳۵]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

(۷۲۳۷) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا

ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے ڈرے ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا۔ فرماتے تھے: ”لا الہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔“

اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْاَبْهَامِ وَالَّتِیْ تَلِيْهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ. [راجع:٧٢٣٥]

اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ.

[بخاری: ٣٣٤٧، ٧١٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج یاجوج وماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا۔'' (یعنی اتنا سوراخ اس میں ہوگیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے۔ (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا۔ شاید یہ حدیث پہلے کی ہو۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کی بعد میں اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید۔ نووی رحمہ اللہ)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِیْ يَؤُمُّ الْبَيْتَ.

باب: بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر دھنسائے جانے کے بیان میں۔

(٧٢٤٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ)) قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: هِیَ بَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

[ابوداؤد: ٤٢٨٩]

عبیداللہ بن قبطیہ سے روایت ہے، حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جائے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔'' ابوجعفر نے کہا: مراد مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ابوالولید کتانی نے کہا: یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ ہجری میں، انہوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی رحمہ اللہ نے کہا: بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابوبکر بن خیثمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

(٧٢٤١) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

[راجع: ٧٢٤٠]

عبدالعزیز بن رفیع سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر سے ملا اور میں نے کہا: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم وہ مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٢) عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[نسائی: ٢٨٧٩]

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جائے اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جائیں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا۔ مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جوان کا حال بیان کریگا۔'' ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٣) عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ ـ يَعْنِي الْكَعْبَةَ ـ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَّلَا عَدَدٌ وَّلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)). قَالَ يُوْسُفُ: وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: اَمَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْجَيْشَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ.

[راجع: ٧٢٤٢]

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ (راوی نے نام نہیں لیا مراد حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہوگا، نہ سامان ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا: وہ لشکر نہیں ہے اللہ کی قسم جس کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دھنس جائے گا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: عَبِثَ رَسُوْلُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ

اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًافِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: ((الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ: ((نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًاوَاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ)).

نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جونہیں کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جائیں گے۔“ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔ان میں ایسے لوگ ہوں گے جو قصداً آئے ہوں گے اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر ہوں گے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہوجائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھائے گا۔“ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

باب: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٤٥) عَنْ اُسَامَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)).

[بخاری: ١٨٧٨، ٢٤٦٧، ٣٥٩٧، ٧٠٦٠]

اسامہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا: ”تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے گھروں میں فتنہ کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو۔“ (یعنی بہت ہوں گے بوندوں کی طرح، مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمودار ہوئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٤٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٧٢٤٥]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِيْهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهٖ)). [بخاری: ٣٦٠١]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت ﷺ کے بعد ظاہر ہوئے، جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہو گا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیار) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث اور اس حدیث کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

(٧٢٤٨) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ: ((مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ)).

نوفل بن معاویہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت ہے، اور اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جائے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔"

(٧٢٤٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيُقْظَانِ وَالْيُقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ)). [بخاري: ٧٠٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک فتنہ ہو گا جس میں سونے والا بہتر ہو گا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہو گا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے، پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو پناہ لے۔" (اس فتنہ سے)۔



(٧٢٥٠) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ فِيْ اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيْثًا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا! ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ [فِيْهَا] وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا! فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ: ((يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ

عثمان شحام سے روایت ہے، میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے ابو بکرہ سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک کئی فتنے ہوں گے خبردار ہو ہاں کئی فتنے ہوں گے۔ بیٹھنے والا ان میں بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ خبردار رہو! جب فتنے اور فساد اتریں یا واقع ہوں تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جائے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! جس کے اونٹ نہ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین، وہ کیا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار اٹھائے اور پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا

النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَ بَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْيَجِيْئُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)).

[ابو داؤد: ٤٢٥٦]

دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! بتایئے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گرہوں میں سے ایک میں لے جائیں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آئے اور مجھ کو قتل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جائے گا۔"



فائدہ: حضرت ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہو گا، اس واسطے حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرت ﷺ کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٢٥١) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: ((اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهُ.

[راجع: ٧٢٥٠]

اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ وکیع کی حدیث آپ کے ارشاد: "اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو۔" تک ہے آگے مذکور نہیں۔



بَابُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا.

باب: دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں۔

(٧٢٥٢) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ يَا اَحْنَفُ! قَالَ: قُلْتُ: اُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ: فَقَالَ لِيْ يَا اَحْنَفُ! ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: اَوْقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ)).

[بخاری: ٣١، ٦٨٧٥، ٧٠٨٣؛ ابو داؤد: ٤٢٦٨،

احنف بن قیس سے روایت ہے، میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ میں مجھ سے ابو بکرہ ملے، کہنے لگے: تم کہاں جاتے ہو اے احنف! میں نے کہا: میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوٹ جاؤ اے احنف! کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جائے دونوں جہنمی ہیں۔" میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! قاتل تو جہنم جائے گا لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔"

٤٢١٩؛ نسائی: ٤١٣٣، ٤١٣٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کردے گا اہل حق کا یہی مذہب ہے۔ اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا اس لیے کہ وہ مجتہد تھے ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

(٧٢٥٣) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)).

[راجع: ٧٢٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٤) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

[راجع: ٧٢٥٢]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٥) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا)).

[بخاری: ٧٠٨٣ تعليقا؛ نسائی: ٤١٢٧، ٤١٢٨؛ ابن ماجه: ٣٩٦٥]

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)). [بخاری: ٣٦٠٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔'' (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے واسطے لڑتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا: ''ہرج کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل، قتل۔'' (یعنی خون

قَالَ: ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ)).

بہت ہوں گے)

بَابُ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

باب: اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا بیان۔

(۷۲۵۸) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّي قَالَ يَامُحَمَّدُ! اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْقَالَ: مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [ابوداؤد: ۴۲۵۲؛ ترمذی: ۲۱۷۲؛ ابن ماجه: ۳۹۵۲]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جائیں) میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی حکم دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے مگر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے، جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیوا، کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب، روم، مصر، سوڈان، مغرب، زنجبار، ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں اور وہ وعدہ بھی پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(۷۲۵۹) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ. [راجع: ٧٢٥٨]

(٧٢٦٠) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ ﷺ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے، اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں، اس کو قبول نہیں کیا۔“

(٧٢٦١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ ﷺ گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.

باب: قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں۔

(٧٢٦٢) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: ((مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا

ابو ادریس خولانی سے روایت ہے، حذیفہ کہتے تھے اللہ کی قسم! میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ شمار کرتے تھے فتنوں کا، ”تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعض ان میں چھوٹے ہیں، بعض بڑے ہیں۔“ حذیفہ نے کہا: تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے، وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں

صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِيْ.

(اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٣) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذَالِكَ إِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَّسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

[بخاري: ٦٦٠٤؛ ابوداؤد: ٤٦٤٠]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی، اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی، مگر اس کو بیان کر دیا، پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا، اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا۔ پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جائے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَىٰ قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٧٢٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ جو بھول گیا تک اس کے بعد ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٥) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَامِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَسْأَلْهُ مَايُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.؟

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ ﷺ سے نہ پوچھا ہو، البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون سی چیز نکالے گی مدینہ سے۔

(٧٢٦٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٢٦٧) عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

ابوزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے، پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

بَابٌ فِي الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

باب: سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں۔

(٧٢٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ:؟ قَالَ: فَقُلْتُ: اَنَا قَالَ: اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ:؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ: ذَالِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ.

قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ! سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: عُمَرُ.

[بخاری: ٥٢٥، ١٤٣٥، ١٨٩٥، ٣٥٨٦، ٧٠٩٦؛ ترمذی: ٢٢٥٨؛ ابن ماجه: ٣٩٥٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں۔ میں نے کہا: مجھ کو یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ، نماز، صدقہ، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔) میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا: ہم لوگوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے۔ اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی۔ جو لغو نہ تھی شقیق نے کہا: ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے؟ ہم نے مسروق سے کہا: تم پوچھو۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا: وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

فائدہ: اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے۔ جس روز سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈنے لگا اور آپس میں کئی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کی اور رعب تھا کافروں پر، روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی۔ رضی اللہ عنہ۔

(٧٢٦٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ. [راجع:٧٢٦٨]

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٠) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع:٧٢٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧١) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: جِئْتُ يَوْمَ الْجُرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ: لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ: ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ: بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ: مَا هٰذَا الْغَضَبُ؟ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ.

محمد سے روایت ہے، جندب نے کہا: میں یوم الجرعہ (یعنی جس دن جرعہ میں فساد ہونے کو تھا۔ جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا: آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! خون نہ ہوں گے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور خون ہوں گے۔ وہ بولا اللہ کی قسم! ہرگز خون نہ ہوں گے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے، جو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا: تو برا ساتھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا: اس غصے سے کیا فائدہ؟ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: میں تیرا اخلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہوں گے تو میں کیوں خلاف کرتا۔ سبحان اللہ! ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

باب: دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ: كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا، لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جائیں گے اور ہر شخص یہ کہے گا (اپنے دل میں) شاید بچ جاؤں“ (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ! دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں



(۷۲۷۳) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ: اِنْ رَّاَيْتَهٗ فَلَا تَقْرَبَنَّهٗ .

ہوتی)۔(عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دے)۔

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے، البتہ سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔



(۷۲۷٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)) . [بخاری: ۷۱۱۹؛ ابوداؤد: ٤٣١٣؛ ترمذی: ٢٥٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔''



(۷۲۷۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). [راجع: ۷۲۷٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ پس جو بھی اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''



(۷۲۷٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَّعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ: اَجَلْ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَنْ عِنْدَهٗ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهٖ كُلِّهٖ قَالَ: فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ)). قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ: قَالَ: وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فِیْ ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ.

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے، میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا۔ انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جائیں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔'' ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں، میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔



(۷۲۷۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب و دینار کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔ اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔'' پھر

بَدَاتُمْ وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاتُمْ)) شَهِدَ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ. [ابوداؤد: ٣٠٣٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔



فائدہ: قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا، رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جائے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعض نے کہا: وہ مرتد ہو جائیں گے تو زکوٰۃ نہ دیں گے اور بعض نے کہا: وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا: تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا۔

بَابٌ فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَنُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: قسطنطنیہ کی فتح، خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے بیان میں۔

(٧٢٧٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَاهُمْ يَقْسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذَالِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّاْمَ خَرَجَ فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت نہ قائم ہو گی یہاں تک روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہو گا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے جورو لڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے۔ پھر لڑائی ہو گی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے۔ اللہ کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہو گی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہو گا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہو گا۔ اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آن پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ

فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ)).

ہوگی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہوگی اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسیٰ علیہ السلام کی برچھی میں۔"



فائدہ: جب صفیں باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے، ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنے مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ "اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست۔ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے۔" پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر، ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے۔ ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

بَابُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ .

باب: قیامِ قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں۔

(١/٢٧٩) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ قَالَ: عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ.

مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔" (یعنی ہندو اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا: دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا: اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں: وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

فائدہ: اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور انکی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور زائد ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں۔ مسلمان، نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

(٧٢٨٠) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ: مَاهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: قُلْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [قَالَ] فَقَالَ عَمْرٌو: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَّاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسٰكِيْنِهِمْ وَلِضُعَفَآئِهِمْ .

مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' یہ خبر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ اس نے مستورد سے کہا: یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا: اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

فائدہ: جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں۔ اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنی چاہیے مصیبت کے وقت صبر، شکر اور استقلال لازم ہے۔

بَابُ اِقْبَالِ الرُّوْمِ فِيْ كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ .

باب: خروج دجال کے وقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں۔

(٧٢٨١) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ! جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَايُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ: الرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمْ

یسیر بن جابر سے روایت ہے، ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا، جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے، انہوں نے کہا: قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی۔ (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا: دشمن (نصاریٰ) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے۔ میں نے کہا: دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے۔

اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّاغَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَمِثْلُهَا حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُوالْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ؟ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)). قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.



(یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے) پھر دونوں فرقے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی، کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے، جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی رہے گی، یہاں تک کہ رات ہو جائے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا، جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائیگا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونیکی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے، ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ننانوے ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جائے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جائے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے انکے بال بچوں میں آ گیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواروں کو طلائے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔''

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد مر جائیں گے۔ یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

(٧٢٨٢) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَهَبَّتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٨٣) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا فِيْ بَيْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ: فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

اُسَیر بن جابر سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنْ فُتُوْحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ.

باب: خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کی فتوحات ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٨٤) عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ: قَالَتْ لِيْ نَفْسِيْ: ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ: ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)). قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ.

[ابن ماجه: ٤٠٩١]

نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں، تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس، وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرے دل نے کہا: تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا رہ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا: شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ ﷺ کو ناگوار گزرے) پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے تم عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ اس کو فتح کر دے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ (یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا: اے جابر بن عمرو! ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ .

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی۔

(۷۲۸۵) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: ((مَاتَذْكُرُوْنَ؟)) قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ: ((اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ . [ابوداؤد: ٤٣١١؛ ترمذی: ٢١٨٣آ، ٢١٨٣ب، ٣١٨٣ج ٣١٨٣د؛ ابن ماجه: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا باتیں کرتے تھے“۔ ہم نے کہا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔“ پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا، اور زمین کے جانور کا، اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین دھنسا، ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں، اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے: مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اس کا بیان گزرا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انکار بھی گزرا۔ انہوں نے کہا: یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں۔ انتہٰی۔

اور ذکر کیا زمین کے جانور کا۔ یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے ﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ﴾ مفسرین نے کہا: یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی رحمہ اللہ) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا، سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے، سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا، ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلائے گا اور کہے گا: اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

(۷۲۸۶) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ اَسْفَلُ

ابو سریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو جھانکا اور فرمایا:

مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) قُلْنَا: السَّاعَةَ قَالَ: ((اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)).
قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.
[راجع:۷۲۸۵]

''تم کیا ذکر کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی۔ ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں، دوسری خسف مغرب میں، تیسری خسف جزیرہ عرب میں، چوتھے دھواں، پانچویں دجال، چھٹے زمین کا جانور، ساتویں یاجوج و ماجوج، آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے، نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔'' اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔



(۷۲۸۷) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ: اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ: رِيْحٌ تُلْقِيْهِمْ فِي الْبَحْرِ. [راجع:۷۲۸۵]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔''



(۷۲۸۸) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ بِنَحْوِهٖ قَالَ: الْعَاشِرَةُ: نُزُوْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ. قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ. [راجع:٧٢٨٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ.

باب: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٨٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے گی ایک آگ حجاز کے ملک سے، روشن کردے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو۔'' (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے)۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جائے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی ۶۵۴ ہجری میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی، پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی، لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی۔ سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے سامنے یہ ماجرا گزرا۔ چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت ﷺ کا۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابٌ فِي سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ.

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان۔

(٧٢٩٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ؟)) قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيْلًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔'' زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے کہا: اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے میل پر۔

(٧٢٩١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے، قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ.

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

(٧٢٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے،

اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ: ((اَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). [بخاري: ٧٠٩٣]

آپ ﷺ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے، آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔“ (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں، اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تا کہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔



(٧٢٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: ((الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔“ دوبار فرمایا یا تین بار۔ اور عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے تھے۔



(٧٢٩٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ: ((هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٢٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا: ”کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔“ آپ ﷺ مشرق مراد لیتے تھے۔



(٧٢٩٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: ((هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا)) ثَلَاثًا ((حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٢٩٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ! سَمِعْتُ اَبِيْ

سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے:

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هٰهُنَا)) وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِيْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا﴾ [طٰهٰ: ٤٠] وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ سَالِمًا.

میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”فتنہ ادھر سے آئے گا۔“ اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف ”جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں۔“ اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔“



بَابٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَاالْخَلَصَةِ .

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان۔

(٧٢٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)). وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد۔“ (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا) ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔



فائدہ: معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

(٧٢٩٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، فرمایا: ”رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ”اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگر چہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوائے اسلام کے) اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرجائے گا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر بھی

فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلٰى دِينِ اٰبَائِهِمْ)).

ایمان ہوگا مر جائے گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہے پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۰۰) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

عبدالحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَتَمَنّٰى أَنْ يَكُوْنَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ.

باب: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس کی جگہ ہوتا۔

(۷۳۰۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِیْ مَكَانَهُ)). [بخاری:۷۱۱۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا: کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔"

فائدہ: کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا، تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور لادینیت قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔

(۷۳۰۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِیْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ)). [ابن ماجه: ۴۰۳۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۰۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِی الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے۔" (ایسا اندھا دھند فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۰۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر

تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ)) فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)). وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ: هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَسْلَمِيَّ.

ایک دن آئے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کشت وخون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔''



(٧٣٠٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاري:١٥٩١؛ نسائي:٢٩٠٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کو خراب کرے گا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا۔'' (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جائیں گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔)



(٧٣٠٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاري:١٥٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٣٠٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٣٠٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). [بخاري: ٣٥١٧، ٧١١٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔''



(٧٣٠٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِمٌ: هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ: شَرِيكٌ وَعُبَيْدُاللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُالْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ. [ترمذي: ٢٢٢٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے۔''



(٧٣١٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے

كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)).

ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

[بخاری: ٢٩٢٩؛ ابوداؤد: ٤٣٠٤؛ ترمذی: ٢٢١٥؛ ابن ماجه: ٤٠٩٦]

○ ○ ○ ○

(٧٣١١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بتہ جمی ہوئیں۔" (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣١٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ناک موٹی اور چپٹی ہوگی۔"

[بخاری: ٢٩٢٩؛ ابن ماجه: ٤٠٩٧]

○ ○ ○ ○

(٧٣١٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِى الشَّعَرِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے وجوہ سپر کی طرح تہ بتہ ہونگے ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں۔" (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

[ابوداؤد: ٤٣٠٣؛ نسائی: ٣١٧٧]

○ ○ ○ ○

(٧٣١٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ۔ چہرے ان کے سرخ ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں۔"

[بخاری: ٣٥٩١]

○ ○ ○ ○

(٧٣١٥) عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ

ابونضرہ سے روایت ہے، ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا: قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور درہم نہ آئیں۔ ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا: قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آئے (مدی ایک

ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّأْمِ اَنْ لَّا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْىٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهُ عَدًّا)). قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ: اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ؟ فَقَالَا: لَا.

پیمانہ ہے اسی طرح قفیز) ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا۔ (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔“ جریر نے کہا: میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣١٦) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٣١٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((يَحْثِي الْمَالَ)).

ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣١٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)).

ابوسعید اور جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔“

(٧٣١٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوسعید ؓ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَيَقُوْلُ: ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ)).

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار بن یاسر ؓ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے: ”اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی ؓ کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی ؓ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ ؓ کا گروہ خاطی اور باغی تھا۔

(٧٣٢١) عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ قَتَادَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے۔ ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي اَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيْثِ خَالِدٍ وَيَقُوْلُ: ((وَيْسَ)) اَوْ ((يَاوَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ)).

○ ○ ○ ○

(۷۳۲۲) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ: ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

اُم المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے: ”تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ۔“ (باغی جو امام سے پھر جائے)۔

(۷۳۲۳) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

(۷۳۲٤) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔“

(۷۳۲۵) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُهْلِكُ اُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ)). [بخاري:۳٦۰٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے۔“ (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا: پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔“

فائدہ: اگر لوگ ان سے الگ رہیں بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں، پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے ساتھ شریک ہوئے اور انہوں نے وہ ظلم کیے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، مدینہ منورہ کو تباہ کیا، سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے۔ معاذ اللہ۔

(۷۳۲٦) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ. [راجع:۷۳۲۵]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۲۷) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) [ترمذی:۲۲۱٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔“

(۷۳۲۸) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ. [بخاري:۳٦۱۸]

زہری نے سفیان کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۲۹) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

[بخاری: ۳۰۲۷]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۳۳۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَىٰ فَلَا كِسْرَىٰ بَعْدَهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَوَاءً.

[بخاری: ۳۱۲۱، ۳۶۱۹، ۶۶۲۹]

(۷۳۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی'' (روای کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔'' قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلاشک وشبہ۔

(۷۳۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ عَوَانَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۳۳۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنْ بَنِيْ إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاءُ وهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)). قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: ((الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے۔'' اصحاب نے کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے۔ (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے، اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا: دجال نکلا، تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔''

فائدہ: اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنو اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنو اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بغیر ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری ہے کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

(٧٣٣٤) عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

ثور بن یزید دیلمی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے۔ آ اور اس کو مار ڈال۔'' (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ)).

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''پتھر کہے گا: یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔''

(٧٣٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَامُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے، پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا، تو وہ پتھر یا درخت بولے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ہے ایک یہودی ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے۔''

(٧٣٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَ يَدَيِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔''

السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ)). وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابو الاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ وہ بولے: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(۷۳٤۱) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ اَخِيْ يَقُوْلُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاحْذَرُوْهُمْ.

سماک سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے سماک نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ)۔

(۷۳٤۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہے گا: میں اللہ کا رسول ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(۷۳٤۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَنْبَعِثَ.

[بخاری: ۳٦۰۹؛ ترمذی: ۲۲۱۸]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں يُبْعَثَ کی مگر يَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ.

باب: ابن صیاد کا بیان۔

(۷۳٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ: لَا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے، ان میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے (آپ ﷺ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ ﷺ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' وہ بولا نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا۔'' (اور جو دجال نہیں تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابن صیاد یا ابن صائد اس کا نام صاف ہے۔ علما نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ علما نے کہا: ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ ﷺ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ ﷺ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں۔ اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ ﷺ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو۔ اور آپ ﷺ نے اس کو قتل نہ کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا۔ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

(۷۳۴۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا)) فَقَالَ: دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

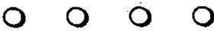
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔'' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نے بڑھ سکے گا۔'' (یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو چھوڑیئے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانے دے۔ اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔''



(۷۳۴۶) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: لَقِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَقَالَ هُوَ: [أَ]تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْكَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ)).

[ترمذی:۲۲۴۷]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملے مدینہ کی بعض راہوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' ابن صیاد نے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔'' وہ بولا: میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر۔ اور کیا دیکھتا ہے؟'' وہ بولا: دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوڑو اس کو۔ اس کو شک ہے اپنے باب میں۔'' (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔



(۷۳۴۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ.

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي: [أَ]مَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ)) قَالَ: قُلْتُ: بَلَىٰ قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ: بَلَىٰ قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ: فَلَبَسَنِي.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا: لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''دجال کی اولاد نہ ہوگی۔'' اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا۔'' میں نے کہا: ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا: میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے؟ ابوسعید نے کہا: تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ ﷺ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ پیشتر کی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٤٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِي وَلَكُمْ؟ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ يَهُودِيٌّ)) وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ)) وَقَدْ حَجَجْتُ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا: میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد ﷺ کے! کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ''دجال یہودی ہوگا۔'' اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے اولاد نہ ہوگی۔'' میری تو اولاد ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر۔'' اور میں نے تو حج کیا۔

قَالَ: فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ: فَقَالَ: [لَهُ] أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ أَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ

ابوسعید نے کہا: وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جائے پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا: بھلا تجھ کو یہ اچھا



عَلَىَّ مَا كَرِهْتُ.

لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا: اگر مجھ کو دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۵۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِیْتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِیْدَةً مِمَّا یُقَالُ عَلَیْهِ قَالَ: وَجَآءَ بِمَتَاعِهٖ فَوَضَعَهٗ مَعَ مَتَاعِیْ فَقُلْتُ: اِنَّ الْحَرَّ شَدِیْدٌ فَلَوْوَضَعْتَهٗ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَرُفِعَتْ لَنَاغَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ بِعُسٍّ فَقَالَ: اشْرَبْ اَبَا سَعِیْدٍ! فَقُلْتُ: اِنَّ الْحَرَّ شَدِیْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِیْ اِلَّا اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ یَدِهٖ اَوْقَالَ اٰخُذَ عَنْ یَدِهٖ فَقَالَ: اَبَا سَعِیْدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهٗ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا یَقُوْلُ لِیَ النَّاسُ یَا اَبَا سَعِیْدٍ! مَنْ خَفِیَ عَلَیْهِ حَدِیْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاخَفِیَ عَلَیْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَاَنَا مُسْلِمٌ؟ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ عَقِیْمٌ لَا یُوْلَدُ لَهٗ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِیْ بِالْمَدِیْنَةِ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَكَّةَ)) وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَكَّةَ؟

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ: حَتّٰی كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهٗ وَاَیْنَ هُوَ الْاٰنَ. قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْیَوْمِ. [ترمذی:۲۲٤٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے، لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صیاد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا۔ (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا: گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے نیچے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صائد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا: ابوسعید دودھ پی۔ میں نے کہا: گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں۔ صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صائد نے کہا: اے ابوسعید! میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ ﷺ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال کافر ہوگا۔'' میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال لاولد ہوگا۔'' اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جائے گا۔'' اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں) پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے؟ میں نے اس سے کہا: خرابی ہو تیرے سارے دن پر۔ (یعنی یہ تو نے کیا کہا پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٥١) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ يَااَبَا الْقَاسِمِ قَالَ: ((صَدَقْتَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے پوچھا: ''جنت کی مٹی کیسی ہے؟'' وہ بولا: باریک ہے سفید، مشک کی طرح خوشبودار، اے ابوالقاسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سچ کہا تو نے۔''



(٧٣٥٢) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جنت کی مٹی کیسی ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''باریک سفید، خالص مشک کی طرح خوشبودار۔''

(٧٣٥٣) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ: اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰی ذَالِكَ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِیُّ ﷺ

[بخاری: ٧٣٥٥؛ ابوداؤد: ٤٣٣١]

محمد بن منکدر سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا: تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ نے اس کا انکار نہ کیا۔



(٧٣٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰی وَجَدَهٗ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا تَرٰی؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اُمی لوگوں کے۔ (اُمی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ ﷺ مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَصَهٗ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپ ﷺ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا: ''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔'' وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ)).

(٧٣٥٥) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ [الْاَنْصَارِیُّ] اِلَی النَّخْلِ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ ابْنُ صَیَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [وَ] هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشٍ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ فِیْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ: یَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَیَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَیَّنَ)).

(٧٣٥٦) قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ مَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ[هٗ] قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ

”تیرا کام گڑ بڑ ہو گیا۔“ (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔“ ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے (دخ بمعنی یعنی دھویں کے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے یارسول اللہ! میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو نہ مار سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔“

سالم بن عبداللہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو دیکھے تو رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں۔ اس نے ابن صیاد کو پکارا: اے صاف! اے صاف! یہ نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد ﷺ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کاش تو اس کو ایسے ہی رہنے دیتی۔“ (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔



سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند و برتر کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ: ((إِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْيَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ)) وَقَالَ: ((تَعَلَّمُوْا أَنَّهُ لَنْ يَرٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ)). [بخاري: ١٣٥٤، ٣٣٣٧، ٧١٢٧؛ ترمذي: ٢٢٣٥؛ وراجع في مسلم: ٤٢٥]



شہاب نے کہا: مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا: ''کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک، ف اور رے۔ یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم میں سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔''

فائدہ۔ مازری نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر اللہ کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا۔ اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیا میں اللہ کا دیدار محال نہیں ہے، اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں، اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں۔ انتھٰی۔

(٧٣٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَالْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ إِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهِ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ أُمُّهُ بَيَّنَ أَمْرَهُ. [راجع: ٧٣٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔''

(٧٣٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍمِّنْ أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ابخاري: ٣٠٥٥، ٦٦١٨؛ ابوداؤد: ٤٣٢٩، ٤٧٥٧؛ ترمذى: ٢٢٣٥، ٢٢٤٩]

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٩) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ ابن عمر ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا۔ (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

(٧٣٦٠) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ: ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ اَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَّمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَّ وَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ: فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنِّيْ ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ: فَمَا شَعَرْتُ قَالَ: وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ؟ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا: تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، میں نے کہا: اللہ کی قسم تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں: پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا: تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم۔ وہ بولا: اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہے۔“ (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرُ الدَّجَّالِ .

باب: دجال کا بیان۔

(٧٣٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ)). [راجع:٤٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی نے کہا: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائے گا اسطرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تا کہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہوگا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کالفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہوں گے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہوگا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرادیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آئیں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلائے گا ایسے لوگوں میں سے ہوگا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلائے گا جیسے مُردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت دوزخ اس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں، جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ! ان کے الوہیت کے دعوے کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوجے کہتے ہیں ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پیئے اور بندوں کی طرح پیشاب پاخانہ کرے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟ اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں۔ آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں اناو لا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ربوبیت کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس! نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بیوقوفی کی بات کو بلاتکلف نان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک اللہ واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی اللہ نہیں، باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور اللہ اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جائے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی اسلام اور عیسائی ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ! تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی ہدایت دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو، بچالے۔

(٧٣٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٤٢٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبر

أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ ف ر)). [بخاری: ۷۱۳۱، ۸۴۰۸؛ ابوداؤد: ۴۳۱۶، ۴۳۱۷؛ ترمذی: ۲۲۴۵]

دار رہو! وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ ک ف ر لکھا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۶۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ ف ر أَيْ كَافِرٌ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كـ ف ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)). [ابوداؤد: ۴۳۱۸]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسیح کہتے ہیں) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک، ف اور ر ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔"

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا۔ اور بعض نے کہا: یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمودار ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ انتہی۔

(۷۳۶۶) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). [ابن ماجہ: ۴۰۷۱]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔" (اوپر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔" (علما نے کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے اللہ پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاکہ حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔



فائدہ۔ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

(۷۳۶۷) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی، اور دوسری دیکھنے میں

أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ)).

[بخاري: ٣٤٥٠، ٧١٣٠؛ ابوداؤد: ٤٣١٥]

بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پیے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چپٹ ہوگی اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''



(٧٣٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)). [راجع: ٧٣٦٧]

حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں۔'' (اس کے پانی میں گھس کر)

(٧٣٦٩) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے



(٧٣٧٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). فَقَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ. [راجع: ٧٣٦٧]

ربعی بن حراش نے کہا: میں عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہ سے: تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حذیفہ نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں، پھر جو کوئی تم میں سے موقع پائے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔'' عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچا کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔



(٧٣٧١) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرَى

ربعی بن حراش سے روایت ہے، حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ ''اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پائے گا۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ يَجِدُهُ مَاءً.)) قَالَ [أَبُو] مَسْعُودٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ.

[راجع: ٧٣٦٧]

نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَبِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ)). [بخاري:٣٣٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی، وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٣) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ إِنْ يَّخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ! خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ:

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا، جب ہم پھر آپ ﷺ کے پاس شام کو آ گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے۔“ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس کی لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا) سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے، مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور

((لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ ؑ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى ؑ اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى ؑ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا

فساد اٹھائے گا بائیں اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔'' اصحاب بولے! یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن تک ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔'' (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو۔ اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا۔'' (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر آپ ﷺ یوں صاف فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں ہی پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا بلائے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے

وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَام وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَیْهِ السَّلَام وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَیْهِ السَّلَام وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ: حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)) . [ابوداؤد: ٤٣٢١؛ ترمذی: ٢٢٤٠؛ ابن ماجه: ٤٠٧٥، ٤٠٧٦]

کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا: سو وہ جوان سامنے آئے گا۔ چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دیگا، وہ سمجھیں گے کہ آسمان

کے لوگ بھی مارے گئے۔) (یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے، اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے، جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھالے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھوڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کردے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دو دھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی، اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگ جائے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح ان پر قیامت قائم ہوگی۔"



فائدہ۔ دجال اور یاجوج و ماجوج کو اللہ تعالیٰ اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے۔ کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

(٧٣٧٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَمَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا)). وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((فَإِنِّيْ قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَايَدَيْ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)).

[راجع: ٧٣٧٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے، اس میں اس جملہ کے بعد کہ: ''اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا'' یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے زمین والے سب کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ اپنے تیروں کو پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا۔'' اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نازل کیا ہے، جنہیں قتل کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

O O O O

بَابٌ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَتَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ .

باب: دجال کے وصف اور اس پر مدینہ کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں۔

(٧٣٧٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا قَالَ: ((يَأْتِيْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِيْ إِلٰى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَّجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيْكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْآنَ قَالَ: فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

[بخاري: ١٨٨٢، ٧١٣٢]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ ''اس پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آئے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب جائے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا: بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا: اللہ کی قسم مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔''

O O O O

(٧٣٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٧٣٧٥]

زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُّ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: يَآيُّهَا النَّاسُ؟ اِنَّهُ لَايَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ: فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے: تو کہاں جاتا ہے۔ وہ بولے گا: میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے: تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا۔ وہ کہے گا: ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے: اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے: ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں۔ پھر اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول اللہ ﷺ نے۔ دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا: تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری ربوبیت پر) وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جائے گا آرے سے، سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک دو ٹکڑے ہو جائے گا پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا: اب تو میرے اوپر ایمان لایا۔ وہ کہے گا: مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے اس کے گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائیگا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العلمین کے نزدیک۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

باب: دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں۔

(۷۳۷۸) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ: ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَايَضُرُّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ: ((هُوَاَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)) [بخاري: ۷۱۲۲؛ ابن ماجه: ۴۰۷۳]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا، جتنا میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔“ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا، نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔“ (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔



(۷۳۷۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهٗ قَالَ: ((وَمَا سُؤَالُكَ)) قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ؟ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ، وَنَهْرٌ [مِنْ] مَاءٍ قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[راجع: ۵۶۲۴، ۷۳۷۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔



(۷۳۸۰) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِيْ: ((اَيْ بُنَيَّ)). [راجع: ۵۶۲۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابٌ فِي خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهٖ فِي الْاَرْضِ وَنُزُوْلِ عِيْسٰى عليه السلام وَقَتْلِهٖ اِيَّاهُ .

باب: خروج دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے کے بیان میں۔

(۷۳۸۱) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو وَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهٖ تَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! ـاَوْـ لَا

یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انہوں نے کہا: (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا: میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَوْ - كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)). قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ - أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ [قَالَ]: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ

کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا: تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلائے گا، اور وہ ہوگا، ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔“ میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ”پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔“ عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے: پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو۔ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی، مزے سے زندگی کریں گے پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا: اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو، ان سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، نکالو دوزخ کے لیے۔“ (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی

تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذَالِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)).

وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔'' (یعنی سختی ہوگی)



(٧٣٨٢) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وانَّكَ تَقُوْلُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ: اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حرِيْقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ)).
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ وَّعَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٣٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَّمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اِثْرِهَا قَرِيْبٌ)).

[ابو داؤد: ٤٣١٠؛ ابن ماجه: ٤٠٦٩]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کو پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔''



(٧٣٨٤) عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ: جَلَسَ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوْجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا: سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے اور

عَمْرٍو: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ۷۳۸۳]

میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔



(۷۳۸۵) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ: ضُحًى. [راجع: ۷۳۸۳]

ابوزرعہ سے روایت ہے، مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔



بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ .

باب: دجال کے جاسوس کا بیان۔

(۷۳۸٦) عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ: حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا: اَجَلْ حَدِّثِيْنِيْ فَقَالَتْ: نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِيْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ: ((انْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ)) وَاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ: سَاَفْعَلُ فَقَالَ: ((لَا

عامر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے، جو بہن تھیں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا۔ وہ بولیں: اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔ انہوں نے کہا: ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہا: میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں، پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھ کو پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے، رسول اللہ ﷺ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے۔" جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا: میرے کام کا اختیار آپ ﷺ کو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ام شریک کے گھر اٹھ جاؤ۔" اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے میں نے عرض کیا: بہت اچھا۔ میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں

تَفْعَلِيْ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الضِّيْفَانِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِيْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّذِيْ يَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَايَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا: وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ؟ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَآاَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ

اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس۔'' اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا: میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ ﷺ کا۔ پکارتا تھا: نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔'' پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا۔'' وہ بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے، سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلی سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا) پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپوں میں داخل ہوئے وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا: جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا: پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر

قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطٰنَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَحِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَانَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ: اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَّخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَآءٌ؟ قَالُوْا: هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ: اَمَا اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَّاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَآئِهَا قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ؟ قَالُوْا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ

میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اسکے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانوں کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: تم قابو پا گئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آ لگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا۔ ہم نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے، ہم نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں یہ بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا: کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھل دیتا ہے اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھل دے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا؟ ہم نے کہا: کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا: اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا: خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا: کیا حال اسکا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: اس چشمہ میں پانی ہے وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے اس نے کہا: مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انہوں نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا: کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیونکر انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا: وہ غالب ہوئے اپنے

وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ: قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰئِكَةٌ يَّحْرُسُوْنَهَا)) قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ: ((اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ ((فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَاَوْمَىٰ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ)) قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابوداؤد: ٤٣٢٦ ، ٤٣٢٧؛ ترمذی: ٢٢٥٣؛ ابن ماجه: ٤٠٧٤]

گردو پیش کے عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی ان کی۔اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا: ہاں۔اس نے کہا: خبردار رہو۔ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور طیبہ کے، وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔'' پھر حضرت ﷺ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکوار دیا اور فرمایا: ''طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔ طیبہ یہی ہے۔'' یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ ''خبردار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟'' تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال، مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں نہیں ہے بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔'' (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا: تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اول حضرت محمد ﷺ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس کے علاوہ ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے، قیامت کے قریب باذن الٰہی نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اس کے چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ! فرشتوں کا، قیامت کا، جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ اللہ اس کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

(٧٣٨٧) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ: رُطَبُ بْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَتْ: طَلَّقَنِىْ بَعْلِىْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِىَ النَّبِىُّ ﷺ اَنْ اَعْتَدَّ فِىْ اَهْلِىْ قَالَتْ: فَنُوْدِىَ فِى النَّاسِ: اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ: فَكُنْتُ فِى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَآءِ وَهُوَ يَلِى الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((اِنَّ بَنِىْ عَمٍّ لِتَمِيْمٍ الدَّارِىِّ رَكِبُوْا فِى الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ: قَالَتْ: فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَاَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ. [راجع: ٧٣٨٦]

شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب بن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہوں میں بھی چلی ان کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر، خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا: ”تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔“ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ ﷺ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا: ”طیبہ یہی ہے“ یعنی مدینہ۔



(٧٣٨٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيْمٌ الدَّارِىُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتُهٗ فَسَقَطَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَآءَ فَلَقِىَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعَرَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِىْ فِى الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ: ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ وَذٰلِكَ الدَّجَّالُ)). [راجع: ٧٣٨٦]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی کہ جو سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا: اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوائے طیبہ کے پھر رسول اللہ ﷺ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”طیبہ یہی ہے اور دجال وہی شخص ہے۔“



(۷۳۸۹) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِيْ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِهِ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِيْ سَفِيْنَةٍ لَّهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. [راجع:۷۳۸٦]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں، وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں سے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ اَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ.

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔

(۷۳۹۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)).

[بخاری:۱۸۸۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے، ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(۷۳۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَيَاْتِيْ سَبَخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رُوَاقَهُ وَقَالَ: فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۹۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔''

(۷۳۹۳) عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيْلٌ)).

[ترمذی:۳۹۳۰]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔'' ام شریک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ (یعنی دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''عرب ان دنوں تھوڑے ہوں گے۔'' (اور دجال کے ساتھی کروڑوں ہوں گے)۔

(٧٣٩٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.
[راجع: ٧٣٩٣]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٥) عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوْا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَىٰ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِيْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضي الله عنه فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتَجَاوَزُوْنِي إِلَىٰ رِجَالٍ مَا كَانُوْا بِأَحْضَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيْثِهِ مِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

ابوالدہما اور ابوقتادہ وغیرہ چند لوگوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا: تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے۔ آپ ﷺ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہیں۔ میں نے سنا آپ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر وفساد میں) دجال سے بڑی نہیں۔'' (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

(٧٣٩٦) عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالُوْا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَىٰ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَىٰ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

تین آدمیوں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث عبدالعزیز بن مختار کی حدیث کی طرح ہے۔ اس میں ہے کہ ''دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے، ایک دجال کے نکلنے سے دوسرے دھواں، تیسرے زمین کا جانور، چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا، پانچویں قیامت، چھٹے موت۔'' (یعنی جب یہ باتیں آجائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةُ أَحَدِكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٩) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ.

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت۔

(٧٤٠٠) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فساد

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). [ترمذی:۲۲۰۱؛ ابن ماجه:۳۹۸۵]

اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔“

(۷۴۰۱) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:۷۴۰۰]

حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ.

باب: قیامت کا قریب ہونا۔

(۷۴۰۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں قائم ہوگی مگران پر جو بدتر ہوں گے۔“

(۷۴۰۳) عَنْ سَهْلٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)).

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے: ”میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے، اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

(۷۴۰۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ: كَفَضْلِ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْقَالَهُ قَتَادَةُ. [بخاری: ۶۵۰۴؛ ترمذی: ۲۲۱۴]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔“ شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے۔ جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا، یا اپنے دل سے کہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ. [راجع:۷۴۰۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۶) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [بخاری: ۶۵۰۴]

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۷) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٠٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔'' راوی نے کہا: انس رضی اللہ عنہ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملائی۔

(٧٤٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، دیہاتی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ﷺ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے: اگر یہ جئے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جائے گی۔'' (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

(٧٤١٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَعِنْدَهٗ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ جئے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آ جائے۔''



فائدہ: مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔

(٧٤١١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُنَيَّةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ: ((اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِيْ يَوْمَئِذٍ. [بخاري:٦١٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے، پھر آپ ﷺ کے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''اگر اس بچہ کی عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔'' انس نے کہا: یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔



(٧٤١٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ غُلَامٌ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنْ يُّؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آ جائے گی۔''



(٧٤١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آ جائے گی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہوں گے

يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِيْ حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُوْمَ)).

کپڑے کی خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آ جائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہو گا سو اس کو درست کر کے واپس نہ آئے گا کہ قیامت آ جائے گی۔“



بَابُ مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ .

باب: صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا۔

(٧٤١٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ)) قَالُوْا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ قَالُوْا: أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوْا أَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ: ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)). قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلٰى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری:٤٩٣٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا۔“ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں) ”پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے لوگ ایسے پیدا ہوں گے جیسے سبزہ اُگ آتا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جائے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔“ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔



(٧٤١٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ)).

[ابو داؤد: ٤٧٤٣؛ نسائی: ٢٠٧٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔“



فائدہ: عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جائیں۔

(٧٤١٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالُوْا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((عَجْبُ الذَّنَبِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جائے گا قیامت کے دن۔“ لوگوں نے عرض کیا: وہ کونسی ہڈی ہے؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا ”ڈھڈی کی۔“



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

بَابُ الدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ.

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں۔

(٧٤١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). [ترمذی:٢٣٢٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں۔، عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا، قبر کا خوف ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں وحشت حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جائے گا اس وقت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہوگا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا۔

(٧٤١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ: ((أَتُحِبُّوْنَ أَنَّهُ لَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَاللهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: ((فَوَاللهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)). [ابو داود:١٨٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بازار میں سے گزرے۔ آپ ﷺ مدینہ میں آ رہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ ﷺ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا: ''تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درہم میں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم ایک درہم سے کم میں بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرنے پر اس کو کون لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(۷٤۱۹) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بمثله غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْكَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكُّ بِهٖ عَيْبًا. [راجع:۷٤۱۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷٤۲۰) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ: وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟)).

[ترمذی: ۲۳٤۲ ، ۳۳٥٤؛ نسائی: ۳٦۱٥]

مطرف سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' آدمی کہتا ہے مال میرا، مال میرا اور اے آدمی! تیرا مال کیا ہے؟ تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الغتوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کمائے اتنی محنت کرے مشقت اٹھائے اور مزے دوسرے اڑائیں لازم ہے کہ آپ خوب کھائے اور پیئے، پہنے اور اللہ کی راہ میں دے دوستوں اور عزیزوں کو کھلائے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

(۷٤۲۱) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ.

[راجع: ۷٤۲۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷٤۲۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلَاثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْاَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے مال میرا، مال میرا، حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور اللہ کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(۷٤۲۳) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷٤۲٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ)).

[بخاری: ٦٥١٤؛ ترمذی: ۲۳۷۹؛ نسائی: ۱۹۳٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے، مال اور عمل جاتے ہیں۔ تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔'' (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے اور لڑکے، بالے بچے مال و دولت یہ سب زندگی کے ساتھی ہیں مرنے

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

کے بعد کچھ کام نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

(٧٤٢٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟)) فَقَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ! مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ)).

[بخاري: ٣١٥٨، ٤٠١٥، ٦٤٢٥؛ ترمذي: ٢٤٦٢؛ ابن ماجه: ٣٩٩٧]

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو، پھر ابوعبیدہ مال لے کر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہنچی۔ انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ ﷺ کے سامنے آئے، آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں۔'' (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا: بیشک یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تم اللہ کی قسم فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے پہلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ: ((وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ)). [راجع: ٧٤٢٥]

زہری سے یونس کی سند کے مطابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''غافل کر دے تم کو جیسے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ؟)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا کہو گے۔'' عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور کچھ نہیں کہتے، رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر

غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَا فَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ)).

[ابن ماجه: ٣٩٩٦]

دشمنی کرو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے۔" یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔ "پھر مسکین مہاجرین کے پاس ہو جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔"

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں۔" (تا کہ اللہ کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

(٧٤٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: ((عَلَيْكُمْ)). [ترمذی: ٢٥١٣؛ ابن ماجه: ٤١٤٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔"

○ ○ ○ ○

(٧٤٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ. شَكَّ اِسْحٰقُ. اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا: اَلْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَلْبَقَرُ قَالَ: فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَقْرَعَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے: ایک کوڑھی سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ سو اللہ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے۔" اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے، لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے، سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا: اللہ تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت

فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ: وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَكَ فِیْهَا قَالَ: فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ؟ قَالَ: اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ)) قَالَ: ((ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ: الْحُقُوْقُ كَثِیْرَةٌ قَالَ لَهٗ: كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰی هٰذَا فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ

دے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''پھر گنجے کے پاس آیا سو کہا: کون سی چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے، جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے۔ سو اس کو گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ اللہ تیرے مال میں برکت دے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی۔ فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا: بھیڑ بکری تو اس کو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا۔ سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا سو آج منزل پر پہنچنا مجھ پر ممکن نہیں) بدوں اللہ کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ دے جو میرے سفر میں کام آئے۔ اس نے اس سے کہا: لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں) پھر فرشتہ نے کہا: البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے

فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَىَّ بَصَرِىْ فَخُذْمَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ! لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)). [بخاری:٣٤٦٤، ٦٦٥٣]

نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا: میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور پھر تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے۔ اس نے کہا: بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ اللہ کی قسم! آج جو چیز تو اللہ کی راہ میں لے گا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا) سو فرشتہ نے کہا: اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔''



فائدہ: اس حدیث میں شکر گزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول حقیقت میں کچھ نہ تھے جان، مال، علم، حکومت، محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ اللہ سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٤٣٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِىْ وَقَّاصٍ فِىْ إِبِلِهٖ، فَجَآءَهُ ابْنُهٗ عُمَرُ، فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ: أَنَزَلْتَ فِىْ إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِىْ صَدْرِهٖ فَقَالَ: اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِىَّ الْغَنِىَّ الْخَفِىَّ)).

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا: تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا: چپ رہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے، مالدار ہے۔ چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔'' (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت بھی خراب کی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)



(٧٤٣٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ ﷺ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ: اِذًا.

[بخاری: ٣٧٢٨، ٥٤١٢، ٦٤٥٣؛ ترمذی: ٢٣٦٥، ٢٣٦٦؛ ابن ماجه: ١٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے تیر مارا اللہ کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے حبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج: نواسد کے لوگ (یعنی زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو میں بالکل نقصان میں پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٤) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهٗ بِشَیْءٍ.

[راجع: ٧٤٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص پتے ہوتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٥) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِیْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ! لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ

خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے، عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر کہا بعد حمد وصلوٰۃ کے۔ معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے ساتھ نیکی کر کے لے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ اللہ کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے درخت کے پتوں کے یہاں تک کے ہماری باچھیں زخمی ہوگئی (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے

بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلَى مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِي نَفْسِي عَظِيْمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتُخْبِرُوْنَ وَيُجَرِّبُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

[ترمذی: ۲۵۷۵؛ ابن ماجه: ٤١٥٦]

کیے۔ ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)۔

(٧٤٣٦) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ: خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔



(٧٤٣٧) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے، وہ کہتے تھے: تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئی۔



(٧٤٣٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا: کہ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو۔'' اصحاب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں۔'' (یعنی جیسے چاند سورج کی رؤیت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی رؤیت سے اشتباہ نہ ہوگا) پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا: اے فلاں بندے! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں کیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا

اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّىْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ: اَىْ فُلْ! اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّىْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِىْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا اِذًا قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِىْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ: انْطِقِىْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِىْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٤٧٣٠]

تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا۔ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا۔ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے) جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے حساب کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا: سچ ہے اے میرے رب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا: اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائیگا: دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھل جاتا ہے۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگ جائے گی اور حکم ہوگا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تا کہ اس کا عذر باقی نہ رہے، اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا۔'' (اور پہلے دونوں کافر تھے معاذ اللہ! جب تک دل سے خالص اللہ کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ کرنا، وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟)) قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟'' ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ [عَلَيْكَ] شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ: انْطِقِيْ قَالَ: فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ: ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ)).

ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا۔ بندہ کہے گا: اے مالک میرے! کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے۔'' (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا) حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا تیری ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر مہر لگ جائیگی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں سے کہا جائے گا تم بولو: وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا: چلو دور ہو جاؤ اللہ کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا۔'' (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے ہو اب دوزخ میں جاؤ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے۔'' (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تا کہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

(٧٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).

وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو: ((اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْ)).

[راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

عمرو کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ کی بجائے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٢) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((كَفَافًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

[بخاري: ٥٤١٦، ٦٤٥٤؛ ابن ماجه: ٣٣٤٤]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل اور آپ ﷺ جب سے مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی (باوجود اس کے دین اور دنیا کی بادشاہت آپ ﷺ کو حاصل تھی اگر اللہ چاہتا تو تمام دنیا کی دولت آپ ﷺ کو مل جاتی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[ترمذی: ٢٣٥٧؛ ابن ماجه: ٣٣٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

(٧٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ. [بخاری: ٦٤٥٥]

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَّا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ: اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ. [ابن ماجه: ٤١٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو آگ سلگاتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيْ رَفِّيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ.

[بخاری: ٣٠٩٧، ٦٤٥١؛ ابن ماجه: ٣٣٤٥]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اور میں اسی کو کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے میں نے ان کو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٢) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اِنْ كُنَّا

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں اللہ کی قسم! اے بھانجے میرے! ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا۔ دو

لَنَنظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَفِیْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتِ: الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ۔

مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا: اے خالہ! پھر تم کیا کھاتیں؟ انہوں نے کہا: کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ﷺ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَيْتٍ فِیْ يَوْمٍ وَاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ۔ [بخاری: ٢٥٦٧]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ ﷺ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبارہ۔'' (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔ [بخاری: ٥٣٨٣، ٥٤٤٢]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ: الْمَاءِ وَالتَّمْرِ۔ [راجع: ٧٤٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٦) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔ [راجع: ٧٤٥٤]

سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔ [ترمذی: ٢٣٥٨؛ ابن ماجہ: ٣٤٥٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٨) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ مِرَارًا يَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ

ابو حازم سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کبھی

اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [راجع:٧٤٥٧]

تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

(٧٤٥٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ. وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ: بِهٖ. [ترمذی:٢٣٧٢]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: کیا تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو دیکھا ہے ان کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔



(٧٤٦٠) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ. [راجع:٧٤٥٩]

سماک سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں سے راضی نہیں ہوتے۔

(٧٤٦١) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ. [ابن ماجه: ٤١٤٦]

سماک بن حرب سے روایت ہے، کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے، وہ کہتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سارا دن بے قرار رہتے بھوک سے۔ آپ ﷺ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

(٧٤٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ: اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ.

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا: کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے کہا: تیرا گھر ہے۔ جس میں تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں عبداللہ نے کہا: تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ نے کہا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔



(٧٤٦٣) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! [اِنَّا] وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَانَفَقَةٍ وَلَا دَآبَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَّا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطٰنِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ

ابوعبدالرحمان نے کہا: تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابومحمد! اللہ کی قسم ہم کو کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبداللہ نے کہا: تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مہاجرین محتاج مال داروں سے چالیس

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا)). قَالُوْا: فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا.

برس پہلے (جنت میں) جائیں گے۔" وہ بولے: ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلٰی اَهْلِ الْحِجْرِ اِلَّا مَنْ یَّدْخُلُ بَاکِیًا.

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے۔

(٧٤٦٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ: ((لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی هٰٓؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا: "(غزوۂ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (اللہ کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو تم کو وہ عذاب آ لگے جو ان پر آیا تھا۔"



(٧٤٦٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاکِیْنَ حَذَرًا اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰی خَلَّفَهَا. [بخاری: ٣٣٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہ عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔" پھر آپ ﷺ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔



(٧٤٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِیْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّهْرِیْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَیَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِیْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں۔ (یعنی ثمود کے ملک میں) انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح علیہ السلام کی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے۔ (انتہٰی)

(٧٤٦٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاغْتَجَنُوْا بِهِ. [بخاري:٣٣٧٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ.

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان۔

(٧٤٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ]۔ وَأَحْسِبُهُ قَالَ۔: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)).

[بخاري: ٥٣٥٣، ٦٠٠٦، ٦٠٠٧؛ ترمذي: ١٩٦٩؛ ابن ماجه: ٢١٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بیواؤں کے لیے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا: جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ کا ناغہ نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔“ اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ.

باب: مسجد بنانے کی فضیلت۔

(٧٤٧٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صلى الله عليه وسلم إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا۔ قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ۔ يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ: ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)).

[راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

عبید اللہ خولانی سے روایت ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص بنائے ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بنائے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بنا دے گا جنت میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٧١) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ

محمود بن لبید سے روایت ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں

ذَالِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ اِلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ)).

[راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

رہے (جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی) انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٧٢) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ.

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب۔

(٧٤٧٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لِمَ سَاَلْتَنِيْ عَنِ اسْمِيْ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاءُهٗ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ)).

❖ ❖ ❖ ❖

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلاں کے باغ کو سینچ دیں (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہو گئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ اس نے باغ والے مرد سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام ہے، وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا: اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا: میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلاں کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔ باغ والے نے کہا: جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہوگا۔ ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔“ (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں، ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)۔

(٧٤٧٤) عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَاجْعَلْ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔



بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ.

باب: ریا اور نمائش کی حرمت۔

(٧٤٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔“ (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو۔“ (دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔



(٧٤٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهِ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا۔“ (یعنی صرف ثواب دکھلائے گا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو)۔



(٧٤٧٧) عَنْ جُنْدُبٍ الْعَلَقِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ)).

[بخاري: ٦٤٩٩؛ ابن ماجه: ٤٢٠٧]

جندب علقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا اللہ بھی اس کو دکھلائے گا۔“ (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھائے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھلائے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک کے)۔



(٧٤٧٨) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:٧٤٧٧]

سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔



(٧٤٧٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع: ٧٤٧٧]

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٠) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٧٤٠٢]

ولید بن حرب سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ.

باب: زبان کو روکنے کا بیان۔

(٧٤٨١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [بخاري: ٦٤٧٧؛ ترمذي: ٢٣١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ''بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے مشرق سے مغرب تک۔'' (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [راجع: ٧٤٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ يَّأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ.

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

(٧٤٨٣) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قِيْلَ لَهُ: اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ؟ فَقَالَ: اَتَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ؟ وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا: تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں تم کو سناؤں اللہ کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیستا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھا ہوں گے اس سے پوچھیں گے اے فلاں! کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا

عَنِ الْمُنكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى قَدْ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ)).

[بخاری: ۳۲۶۷، ۷۰۹۸]

تھا؟ وہ کہے گا: میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کو بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔"



(۷۴۸۴) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيْمَا يَصْنَعُ؟ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ۷۴۸۳]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهِ.

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے۔

(۷۴۸۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافَاةٌ اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ! قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيْتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: ((وَاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ)). [بخاری: ۶۰۶۹]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے: اے فلانے! میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپا تا رہا۔ صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔"



فائدہ: پوشیدہ گناہوں کو لوگوں پر ظاہر کرنا ایسا سخت کبیرہ گناہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں کہ صاحب جس کا اللہ سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے؟ سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا البتہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ.

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت۔

(۷۴۸۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ ﷺ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ وہ بولا کہ اس نے چھینکا تو آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا

عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)). [بخاري: ٦٢٢١، ٦٢٢٥؛ ابوداود: ٥٠٣٩؛ ترمذي: ٢٧٤٢؛ ابن ماجه: ٣٧١٣]

اور آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کیا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی۔ اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی رحمہ اللہ کے اور اکثر علما کے نزدیک سنت ہے۔

(٧٤٨٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٧٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٨) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ: عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ: إِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ)).

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا۔ پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں، جب انہوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمك الله نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا: میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا۔ ابو موسیٰ نے کہا: تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمدللہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (یعنی الحمدللہ کہے) تو اس کو جواب دو جو الحمدللہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٨٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ: [لَهُ] رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ مَزْكُومٌ)). [ابوداود: ٥٠٣٧؛ ترمذي: ٢٧٤٣؛ ابن ماجه: ٣٧١٤]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یرحمك الله۔“ پھر وہ چھینکا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو زکام ہو گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو

[ترمذی: ۲۷۰]

سکے۔" (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

(۷۴۹۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ)).

[ابوداود: ۵۰۲۶، ۵۰۲۷]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے۔" (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

(۷۴۹۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ)). [راجع: ۷۴۹۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔





(۷۴۹۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ)). [راجع: ۷۴۹۱]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے۔" (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز میں بھلانے کے لیے)

(۷۴۹۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَعَبْدِالْعَزِيْزِ.

[راجع: ۷۴۹۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابٌ فِیْ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ .

باب: متفرق حدیثوں کا بیان۔

(۷۴۹۵) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔"



بَابٌ فِی الْفَاْرِ وَاَنَّهٗ مَسْخٌ .

باب: چوہوں کے بیان میں اور وہ مسخ شدہ ہیں۔

(۷۴۹۶) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَاْرَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں۔" (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَعْبًا فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ ذَالِكَ مِرَارًا قُلْتُ: اَاَقْرَاُ التَّوْرٰةَ؟ قَالَ اِسْحٰقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((لَاتَدْرِيْ مَا فَعَلَتْ)).

[بخاري: ٣٣٠٥]

تھے اگر چہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا، پھر پوچھا: کئی بار پوچھا: میں نے کہا: کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا ہے)۔



(٧٤٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اَلْفَارَةُ مَسْخٌ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهٗ وَيُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ)) فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرٰةُ؟.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔



بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

(٧٤٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)). [بخاري: ٦١٣٣؛ ابوداود: ٤٨٦٢؛ ابن ماجه: ٣٩٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہیں لگتا (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المُجَرَّب حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعض نے کہا: یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ ﷺ کو نہ ستائے لیکن اس نے رہائی کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی۔ پھر پکڑا گیا۔ اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام باغرہ تھا)۔



(٧٤٩٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابٌ اَلْمُؤْمِنُ اَمْرُهٗ كُلُّهٗ خَيْرٌ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن کے ہر معاملے

میں خیر ہی خیر ہے۔

(۷۵۰۰) عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ)).

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔''



بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِفْرَاطٌ وَخِيْفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوْحِ.

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت۔

(۷۵۰۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهٗ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ۔ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ۔ كَذَا وَكَذَا)). [بخاري: ۲۶۶۲، ۶۰۶۱، ۶۱۶۲؛ ابوداود: ۴۸۰۵؛ ابن ماجه: ۳۷۴۴]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہائے! تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔'' کئی بار! آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔ ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے: میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔''



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت تب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آ جانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ انتہیٰ۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں۔ ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو لائق نہیں ان کی زبان پر اللہ کی پھٹکار اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط و خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مؤاخذہ ہوگا۔

(۷۵۰۲) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر

ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذَاكَ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا)).

[راجع: ٧٥٠١]

آیا۔ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہائے! تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی۔“ کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے: میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا۔“ (یعنی معلوم نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا ہے کیونکہ یہ علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں یا جس کو اللہ بتلائے)۔



(٧٥٠٣) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ: مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ.

[راجع: ٧٥٠١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔



(٧٥٠٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ)). [بخاری: ٢٦٦٣، ٦٠٦٠]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔“



(٧٥٠٥) عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

[ترمذی: ٢٣٩٣؛ ابن ماجہ: ٣٧٤٢]

ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا: حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقۃً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)۔



(٧٥٠٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ: مَاشَاْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ

ہمام بن حارث سے روایت ہے، ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔ مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقداد! تم کو کیا ہوا؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔“

التُّرَابَ)). [ابو داود:٤٨٠٤]

(٧٥٠٧) عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٧٥٠٦]

مقداد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ.

باب: کوئی چیز بڑے کو دینے کے بیان میں۔

(٧٥٠٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے۔'' (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنی چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)۔

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيْثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ.

باب: حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنا اور علم کو لکھنے کے بیان میں۔

(٧٥٠٩) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! وَعَائِشَةُ تُصَلِّيْ فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ اٰنِفًا؟ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ. [راجع: ٦٣٩٩]

عروہ سے روایت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے: اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی! سن اے حجرہ والی! اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا: تم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)۔

(٧٥١٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ۔ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ: مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [ترمذی: ٢٦٦٥]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو مٹا دے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ اکثر نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا۔ اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت ﷺ نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے۔ اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ ﷺ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ ﷺ نے اجازت دی کتابت کی اور بعض نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ . باب: اصحاب الاخدود کا قصہ۔

فائدہ: اُخدود کے معنی خندق اور اس کی جمع اخادید، قرآن میں سورۂ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ o النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

(۷۵۱۱) عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّىْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَىَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُّعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِىْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِىْ اَهْلِىْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِى السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِىَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَىْ بُنَىَّ! اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّىْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَىَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِى النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا۔ اس کو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا: جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا: الٰہی! اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا۔ وہ بولا: بیٹا! تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا

عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّي قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْئَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَيْ بُنَيَّ! قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْئَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْئَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا

علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دے گا وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا۔ اللہ نے اس کو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا: تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا: میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے کہا: میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹا! تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا: میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا۔ اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا۔ اس سے کہا: اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا، بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جا کر چوٹی پر چڑھاؤ۔ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو: اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر۔ نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی الٰہی! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ پھر بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ۔ اگر اپنے دین سے پھر

بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَإِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ صُدْغِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللّٰهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ فِيْهَا اَوْقِيْلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهْ! اِصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ)).

[ترمذی: ۳۳٤۰]

❖ ❖ ❖ ❖

جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا: الٰہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچائے۔ وہ ناؤ الٹی ہو گئی اور لڑکے کے سب ساتھی ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا: اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔ اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا: ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا: جس چیز سے تو ڈرتا تھا اللہ کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا: جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر تو سچے دین پر ہے۔'' (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے)۔

بَابُ حَدِيْثِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ الطَّوِيْلُ وَقِصَّةِ اَبِي الْيَسَرِ .

باب: جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث اور قصہ ابی الیسر کا بیان۔

(٧٥١٢) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَّهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَعَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ: يَا عَمِّ! اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ: اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوْا: لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ: اَيْنَ اَبُوْكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّيْ فَقُلْتُ: اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّيْ؟ قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ! اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ! مُعْسِرًا قَالَ: قُلْتُ: اٰللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قُلْتُ: اٰللّٰهِ! قَالَ اَللّٰهِ! قَالَ قُلْتُ: اٰللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قَالَ فَاَتٰى بِصَحِيْفَتِهٖ فَمَحَاهَا بِيَدِهٖ قَالَ: فَاِنْ وَجَدْتَّ قَضَاءً فَاقْضِنِيْ وَاِلَّا اَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں۔ (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے ان سے کہا: اے چچا! تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے: ہاں میرا قرض آتا تھا فلاں پر جو فلاں کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے۔ میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا، اور پوچھا: وہ شخص کہاں ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا: تمہاری آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور کہا: اے فلاں! باہر نکل۔ میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ نکلا۔ میں نے کہا: تو مجھ سے چھپ کیوں گیا؟ وہ بولا: اللہ کی قسم میں جو تم سے کہوں گا، جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا اللہ کی قسم کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ ﷺ کے اور میں اللہ کی قسم محتاج ہوں۔ میں نے کہا: سچ اللہ کی قسم تو محتاج ہے۔ وہ بولا: اللہ کی قسم میں نے کہا: اللہ کی قسم وہ بولا: اللہ کی قسم۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم۔ وہ بولا: اللہ کی قسم پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور کہا: اگر تیرے پاس روپیہ آئے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں

اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ)).

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٣) قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا: يَاعَمِّ! لَوْاَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ اَوْاَعْطَيْتَهٗ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ! بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(٧٥١٤) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ

نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا، ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔''

عبادہ نے کہا: میں نے ان سے کہا: اے چچا! تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے گا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: یا اللہ! برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔''

عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں آئے وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا یہاں تک کے ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا: میں نے یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ ﷺ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔'' ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ

يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ)) فَقَالَ: ((اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا)) فَثَارَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ: جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ فَجَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ.

تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔" ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟" ہم نے کہا: کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے نماز میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔" (نووی رحمہ اللہ نے کہا: یعنی جہت جس کو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا: "میرے پاس خوشبو لاؤ۔" ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٥) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهٗ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهٗ فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ بَعَثَهٗ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهٗ: شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ؟)) قَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((انْزِلْ عَنْهُ فَلَا يَصْحَبْنَا مَلْعُوْنٌ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ ﷺ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی۔ اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شأ (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر۔" وہ انصاری بولا: میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے۔ ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے۔" (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٦) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور

اِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا؟)) قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ؟)) فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْسَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَاْذَنَانِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَالَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَاجَابِرُ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پیئے اور ہم کو بھی پلائے گا۔'' جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ شخص آگے جائے گا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟'' تو جبار بن صخر اُٹھے خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی۔ بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ دکھلائی دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو۔'' (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا۔ اس نے پانی پیا پھر آپ ﷺ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا۔ پھر آپ ﷺ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں سے۔ میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ ﷺ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کے لیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ میرے بدن پر ایک چادر تھی۔ میں اس کو دونوں کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی۔ اس میں پھندے لگے تھے۔ آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے کیے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ اس کے بعد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں۔ بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تا کہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: ''اے جابر!'' میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں

وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حِقْوِكَ)).

کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔“

(٧٥١٧) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا [فِي] كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدْنَا لَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا۔ ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٨) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَّسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: ((الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُّحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ [محمد] بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ۔

پھر ہم چلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ ﷺ حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے۔ آپ ﷺ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا: ”میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔“ وہ آپ ﷺ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا: ”میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔“ وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیچا بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا: ”دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔“ وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار، جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ تھوڑی دیر تک کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: ”اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے

فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ بِرَاْسِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ: ((يَا جَابِرُ! هَلْ رَاَيْتَ بِمَقَامِيْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِيْ فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِيْ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُّرَفَّهَ ذَاكَ عَنْهُمَا مَادَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ)).

دیکھا۔'' جابر نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔'' جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا۔ وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف پھر آپ ﷺ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا: جو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں۔ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔''



(۷۵۱۹) قَالَ: فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِوَضُوْءٍ)) فَقُلْتُ: اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهٗ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ: فَقَالَ لِيَ: ((انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ)) قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ لَشَرِبَهٗ يَابِسُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لشکر میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! لوگوں میں پکارو وضو کریں۔'' میں نے آواز دی، وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اس کی مشک میں کچھ پانی ہے۔'' میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ پانی ہے اس کے منہ میں۔ اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔'' میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ ﷺ اس کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ اور کچھ کہتے جاتے تھے مجھے معلوم نہ ہوا کیا کہتے تھے پھر وہ

اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ ((اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٖ)) فَاَتَيْتُهُ بِهٖ فَاَخَذَهُ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَّا اَدْرِيْ مَاهُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِجَفْنَةٍ)) فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ! فَاُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ: ((خُذْ يَا جَابِرُ! فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ)) فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ)) قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَّهٗ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى.

مشک میرے حوالے کی اور فرمایا: ''اے جابر! آواز دے کہ قافلہ کا گھڑا لاؤ۔'' (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے آواز دی۔ وہ لایا گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس گھڑے میں پھرایا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا: ''اے جابر! وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا۔'' میں نے بسم اللہ کہہ کر وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ گھڑے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو۔'' (وہ آئے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا: کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گھڑے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔



(٧٥٢٠) وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَقَالَ: ((عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ)) فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَآبَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ: فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهٗ مَا يُطَاطِئُ رَاْسَهٗ. [ابن ماجه:٢٤١٩]

اور لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے بھوک کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلا دے۔'' پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا۔ ہم نے اس کے کنارے پر آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گولے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا) پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔



فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ درختوں کا رام ہو جانا۔ آپ ﷺ کے ساتھ چلنا، قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا۔ پانی کا بڑھا دینا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

بَابٌ فِيْ حَدِيْثِ الْهِجْرَةِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔

(٧٥٢١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه اِلَى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ مَعِىَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ: احْمِلْهُ وَخَرَجَ اَبِيْ مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: يَا اَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِيْ مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَمْ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ؟ يَا غُلَامُ! قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ لِيْ قَالَ: نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى قَالَ: فَرَاَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِيْ فِيْ قَعْبٍ مِنْهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ: وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِيْ فِيْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّاَ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے: تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے مکان تک میرے باپ نے بھی مجھ سے کہا: کجاوہ اٹھالے، میں نے اٹھالیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا: اے ابوبکر! مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف چلے مکہ سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں۔ پھر میں نے وہاں کملی بچھائی۔ بعد اس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ سو رہیے اور میں آپ ﷺ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا، جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا: میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا: ہاں ہے۔ میں نے کہا: اس کا تھن صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا: میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے، جھاڑتے تھے)۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ

اَنْ اُوْقِظَهُ مِنْ نَّوْمِهٖ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ: ((لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا۔ اُرٰى۔ فَقَالَ: اِنِّىْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَّا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ قَالَ: وَوَفٰى لَنَا

اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کے لیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور مجھے برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ ﷺ خود بخود جاگ اٹھے۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں نے کہا: یارسول اللہ! یہ دودھ پیجیے۔ آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟'' میں نے کہا: آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو کافروں نے پالیا۔ آپ ﷺ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی)۔ وہ بولا: میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے گا اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی۔ وہ چھٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی (کافر) اس کو ملتا وہ یہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں۔ غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سراقہ نے بات پوری کی۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں: ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں۔

(٧٥٢٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرٰى اَبُوْبَكْرٍ مِنْ اَبِيْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: فَلَمَّا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهٖ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّخَلِّصَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَاُعَمِّيَنَّ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آپہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے، تم اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ ﷺ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر آپ ﷺ لیتے جایئے اور آپ ﷺ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ ﷺ جو حاجت ہو ان میں

عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ وَهٰذِهٖ كِنَانَتِيْ فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى إِبِلِيْ وَغِلْمَانِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ إِبِلِكَ)) فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ)) فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَا مُحَمَّدُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

سے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے۔ لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ ﷺ کہاں اتریں (ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اتریں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنی نجار کے پاس اتروں گا۔“ وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر۔ پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے: یا محمد! یا رسول اللہ! یا محمد! یا رسول اللہ!۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔ تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔ چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحمی کی۔ چھٹے استحباب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

بَابٌ فِيْ تَفْسِيْرِ آيَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ.

(٧٥٢٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ [سُجَّدًا] وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ)). [بخاري:٣٤٠٣، ٤٦٤١]

باب: متفرق آیات کی تفسیر کے بیان میں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حِطَّةٌ یعنی بخشش گناہوں کی۔ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بدلے کہنے لگے: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ یعنی دانہ بالی میں۔" (ایک روایت میں ہے حطة فی شعرة کہنے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري:٤٩٨٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ ﷺ کی۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

(٧٥٢٥) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِيْنَا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِيْ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾.

طارق بن شہاب سے روایت ہے، یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ ہم لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ سورۂ مائدہ میں "یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام دین تمہارے لیے پسند کیا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ﷺ ٹھہرے ہوئے تھے

[بخاری: ٤٥، ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨؛ ترمذی: ٣٠٤٣؛ نسائی: ٣٠٠٢، ٥٠٢٧]

(٧٥٢٦) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ: لَوعَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَا تَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ والسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ. [راجع:٧٥٢٥]

عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی۔دوسری روایت میں ہے کہ اس دن جمعہ تھا، جمعہ بھی عید ہے)

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ یہ آیات مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آ گیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عرفات میں۔



(٧٥٢٧) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! آيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: وَاَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [٥/ المائدہ: ٣] فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ. [راجع:٧٥٢٥]

طارق بن شہاب سے روایت ہے، ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ آخر تک۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔



(٧٥٢٨) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ [٤/ النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ! هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا

عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت کا مطلب پوچھا (سورۂ نساء کے شروع میں)۔یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے! یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے

وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾. [٤/ النساء: ١٢٧] قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ الْاٰيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهَا: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتٰمَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ. [بخاری: ٢٤٩٤، ٥٠٦٤؛ ابوداود: ٢٠٦٨؛ نسائی: ٣٣٤٦]

مال میں) پھر اس ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہو اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ آخر تک (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ: اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

(٧٥٢٩) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَاكُنَّ قَلِيْلَاتِ



○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْمَالِ وَالْجَمَالِ. [بخاري: ٢٤٩٤، ٤٥٧٤]

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَا لِهَا فَيَضِرُّ بِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ يَقُوْلُ: مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَضُرُّ بِهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے۔'' یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اسکی طرف سے جھگڑنے والا سوائے اس کی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دے اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا: اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کرو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کرلے گی اس کا مال دے دو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيْمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيَعْضُلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں۔'' یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اسکا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا، آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے اور نہ کسی سے کرنے دے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ الاٰيَةَ قَالَتْ: هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِيْ اَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيَعْضُلُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی پھر وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کردے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (سورۂ

[٤/ النساء:٦] قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِیْ وَالِیْ مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِیْ يَقُوْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ.

نساء کے شروع میں) یعنی ''جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھائے۔'' اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھائے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)۔



(٧٥٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِیْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِیْ وَلِیِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيْبَ مِنْ مَّا لِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ.

[بخاری: ٢٧٦٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٧٥٣٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[بخاری: ١٢١٢، ٤٥٧٥]

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔



(٧٥٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِیْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [٣٣/ الاحزاب: ١٠] قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[بخاری: ٤١٠٣]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(سورۂ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے'' آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا کافروں پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

(٧٥٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [٤/ النساء: ١٢٨] الْآيَةَ قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِی الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ: لَا تُطَلِّقْنِیْ وَأَمْسِكْنِیْ وَأَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنِّیْ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. [بخاری: ٥٢٠٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت (سورۂ نساء میں) ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا﴾ آخر تک یعنی ''اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں۔'' اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے: مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

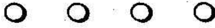


(٧٥٣٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِیْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: نَزَلَتْ فِی الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی آیت کے باب میں ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ﴾ آخر تک کہا: یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اسکے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت

فَلَعَلَّهُ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهُ: اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَأْنِيْ.

کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دے اس کو اپنے باب میں۔



(۷۵۳۹) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ.

عروہ سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے بھانجے میرے! حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے، انہوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔



(۷۵٤٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۷۵٤۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمہ اللہ قَالَ: اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهُ جَهَنَّمُ﴾ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

[بخاری: ٤٥٩٠، ٤٧٦٣؛ ابوداود: ٤٢٧٥؛ نسائی: ٤٠١١، ٤٨٧٩]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ نساء میں ہے) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گزر چکا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہو گی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جمہور علما اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت میں سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا پر ضروری نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)۔



(۷۵٤۲) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ: اِنَّهَا لَمِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ.

[راجع: ۷۵٤۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(۷۵٤۳) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمہ اللہ قَالَ: اَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھ سے عبدالرحمن بن ابزیٰ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھو ان دونوں آیتوں کے متعلق ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ آخر تک۔ میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو

لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [۲۵/ الفرقان: ۶۸] قَالَ: نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ.

[بخاری: ۳۸۵۵، ۴۷۶۴، ۴۷۶۵، ۴۷۶۶؛ ابو داود: ۴۲۷۳؛ نسائی: ۴۰۱۳، ۴۸۷۸]

معبود نہیں پکارتے ،اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے) اس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔'' یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی ۔البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ۔اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی)۔



(۷۵۴۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿مُهَانًا﴾ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: وَمَا يُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ [۲۵/ الفرقان: ۷۰] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ ﴿مُهَانًا﴾ تک مکہ میں اتری مشرکوں نے کہا: پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ؟ ہم نے تو اللہ کیساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ اخیر تک یعنی جو ایمان لائے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔



(۷۵۴۵) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا [قَالَ]: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا﴾ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ﴾.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں۔ میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ آخر تک جس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ کیوں کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

[بخاری: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠١٢، ٤٨٨٠]

(٧٥٤٦) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ: تَدْرِىْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِيْعًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ: صَدَقْتَ وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَىُّ سُوْرَةٍ وَلَمْ يَقُلْ: آخِرَ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو جانتا ہے کہ آخری سورت قرآن کی جو ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا: ہاں: ﴿اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو نے سچ کہا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٧) عَنْ اَبِىْ عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: اٰخِرُسُوْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ: وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ سُهَيْلٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِىَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا فِىْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [٤/ النساء: ٩٤] وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: اَلسَّلَامَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا: السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری: ”مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے۔“ (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعض نے سلم پڑھا (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

[بخاری: ٤٥٩١؛ ابوداود: ٣٩٧٤]

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوْتَ اِلَّا مِنْ ظُهُوْرِهَا قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾.

[بخاری: ١٨٠٣]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ کر) ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقرہ میں) ”یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ۔“ اخیر تک۔

بَابٌ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”کیا وقت نہیں آیا ان کے لیے جو ایمان لائیں کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے“ کے بیان میں۔

(٧٥٥٠) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكَانَ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت

بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [٥٧/ الحديد: ١٦] إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾ آخر تک یعنی "کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر، چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورۂ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت" کے بیان میں۔

(٧٥٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ: مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ: الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾. [٧/ الاعراف: ٣١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی: کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی: آج کھل جائے گا سب یا بعض پھر جو کھل جائے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ "یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔"

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: "اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے۔"

(٧٥٥٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ: اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

[٢٤/ النور: ٣٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار اپنی لونڈی سے کہتا: جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ "مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے۔" (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کروائے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٥٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ [بْنِ سَلُولَ] يُقَالُ لَهَا: مُسَيْكَةُ وَأُخْرٰى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں: ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ تھا وہ دونوں سے جبراً زنا کراتا تھا۔ انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ تب یہ آیت اتری۔ ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ﴾۔

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس آیت میں جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرنا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں۔ معاذہ، مسیکہ، امیمہ، عمری، اردی، اور قتیلہ، اور وہ ان سب کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ لوگ جن میں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ۔“

(٧٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ﴾ [١٧/ الاسراء: ٥٧] قَالَ: نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوْا وَكَانُوْا يُعْبَدُوْنَ فَبَقِيَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ. [بخاري: ٤٧١٤، ٤٧١٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (کہ یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل کی) ”جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں (عبداللہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی ان کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) ”وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں۔“ اس وقت اتری کہ بعض آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ﴾ آخر تک۔

(٧٥٥٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٧٥٥٤]

سلیمان سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنِّيُّوْنَ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

وَالْإِنسُ الَّذِينَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَنَزَلَتْ: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾. [١٧/ الاسراء: ٥٧]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ.

باب: سورۂ براءۃ، سورۂ انفال اور سورۂ حشر کے بیان میں۔

(٧٥٥٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سُوْرَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتَّى ظَنُّوْا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ: تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ: قُلْتُ: فَالْحَشْرُ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ.

[بخاری: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٣، ٤٠٢٩]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۂ توبہ۔ انہوں نے کہا: توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اترتا رہا وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ یعنی لوگوں کے احوال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں میں نے کہا: سورۂ انفال۔ انہوں نے کہا: وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں) میں نے کہا: سورۂ حشر۔ انہوں نے کہا: وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

بَابٌ فِي نُزُوْلِ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ.

باب: شراب کی حرمت کے بیان میں۔

(٧٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهِدَ إِلَيْنَا فِيْهِ: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[بخاری: ٤٦١٩، ٥٥٨١، ٥٥٨٨، ٥٥٨٨ تعلیقاً، ٧٣٣٨؛ ابوداود: ٣٦٦٩؛ ترمذی: ١٨٧٢]

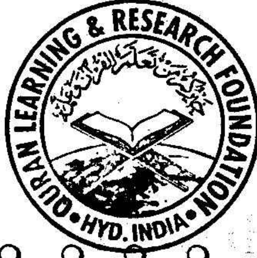
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے: جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں، جو، کھجور، انگور اور شہد سے۔ اور شراب وہ جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔ اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں: اے لوگو! کاش! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ! اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ: اَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا. [راجع:٧٥٥٩]



(٧٥٦١) عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِبِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِيْ حَدِيْثِهِ: الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: الزَّبِيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ. [راجع:٧٥٥٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ''یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں۔''

(٧٥٦٢) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [٢٢/ الحج: ١٩] اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيِّ وَّعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ. [بخاري: ٣٩٦٦، ٣٩٦٨، ٣٩٦٩، ٤٧٤٣؛ ابن ماجه: ٢٨٣٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورۂ حج میں) یعنی ''یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے۔'' اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

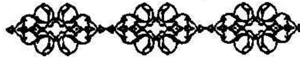
(٧٥٦٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ. ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ. [راجع: ٧٥٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

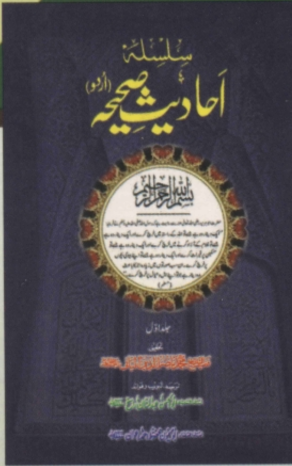
یا اللہ! میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جائیں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا، تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال، اولاد، صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ مکمل کرایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

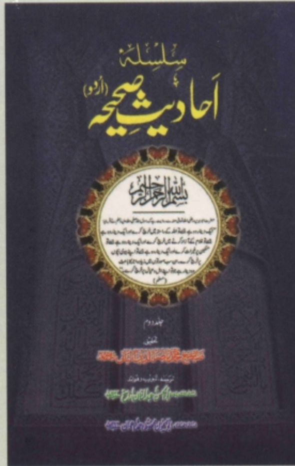
(گزشتہ سے پیوستہ) بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ! اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمالے۔ اور میری بھول چوک کو معاف فرمادے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد و توفیق سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ کروں۔ یا اللہ! مجھ کو بخش دے، میرے والدین، میرے بھائیوں، میرے عزیزوں، استادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ! مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں یا اللہ! برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں، اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں، یا اللہ! بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھپوایا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔





Sahih Muslim









www.qlrf.net



Al-Kitab International الکتاب انٹرنیشنل

Jamia Nagar, New Delhi-25
Ph.: 26986973 M. 931250876